بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 70

شمارہ 24

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 800روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50پاؤنڈ یا
80ڈالر امریکن
یا 60یورو

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

6/ذوالقعدہ 1442 ہجری قمری • 17/احسان 1400 ہجری شمسی • 17/جون 2021ء

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡہِ الۡوَسِیۡلَۃَ وَجَاہِدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِہٖ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ○

(سورۃ المائدہ:36)

ترجمہ: اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے قُرب کا وسیلہ ڈھونڈو اور اسکی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو۔

نوٹ: اللہ کی طرف وسیلہ پکڑنے میں وسیلہ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11/جون 2021 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے نہایت بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

نصیبین کے حاکم نے مسیح علیہ السلام کو جب وہ اپنی قوم کے ہاتھ سے تکلیفیں اُٹھا رہے تھے لکھا تھا کہ آپ میرے پاس چلے آئیں اس لئے یہ یقین ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام نصیبین میں ضرور آئے اور اسی راستہ سے وہ ہندوستان کو چلے آئے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

صلیب پر مسیحؑ کی موت نہیں ہوئی

اس ایک مسئلہ سے عیسائیت کا ستون بھی ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ جب صلیب پر مسیحؑ کی موت ہی نہیں ہوئی اور وہ تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر ہی نہیں گئے، تو الوہیت اور کفّارہ کی عمارت تو بیخ و بنیاد سے گر پڑی اور مسلمانوں کا غلط خیال (جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین ہوتی تھی کہ وہ زندہ آسمان پر چلے گئے ہیں اور پھر نازل ہوں گے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا، پرانا نبی نہیں آسکتا جس کی نبوت پر آپؐ کی مُہر نہ ہو) بھی دور ہو گیا اور قرآن شریف کی اصل اور پاک تعلیم سچی ثابت ہو گئی کیونکہ قرآن شریف میں تو مسیح علیہ السلام کا صاف اقرار فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ کا موجود ہے، جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

وفات مسیح کے مسئلہ پر زور دینے کی وجہ

یہی وجہ ہے کہ ہم وفات مسیح کے مسئلہ پر زیادہ زور دیتے ہیں، کیونکہ اسی موت کے ساتھ عیسائی مذہب کی بھی موت ہے اسی غرض سے میں نے کتاب مسیح ہندوستان میں لکھنی شروع کی ہے اور اس کتاب کے بعض مطالب کی تکمیل کیلئے میں نے مناسب سمجھا ہے کہ اپنی جماعت میں سے چند آدمیوں کو بھیجوں جو اُن علاقہ جات میں جا کر ان آثار کا پتہ لاویں جن کا وہاں موجود ہونا بتایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس غرض کو مدنظر رکھ کر ہم نے یہ جلسہ کیا ہے، تا کہ ان دوستوں کو رخصت کرنے سے پہلے ہم سب مل کر اُن کیلئے دعائیں کریں کہ وہ خیر وعافیت کے ساتھ اس مبارک سفر کیلئے رخصت ہوں اور کامیاب ہو کر واپس آئیں۔

حضرت مسیح کا واقعہ صلیب کے بعد نصیبین جانا

اگرچہ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سفر جو تجویز کیا گیا ہے، اگر نہ بھی کیا جاتا تو بھی خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے اس قدر شواہد اور دلائل ہم کو اس امر کیلئے دیدیئے ہیں، جن کو مخالف کا قلم اور زبان توڑ نہیں سکتی، لیکن مومن ہمیشہ ترقیات کی خواہش کرتا ہے اور وہ زیادہ سے زیادہ حقائق اور معارف کا بھوکا پیاسا ہوتا ہے، کبھی ان سے سیر نہیں ہوتا۔ اس لیے ہماری بھی یہی خواہش ہے کہ جس قدر ثبوت اور دلائل اور مل سکیں وہ اچھا ہے۔ اسی مقصد کیلئے یہ تقریب پیش آئی ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو نصیبین کی طرف بھیجتے ہیں۔ جس کے متعلق ہمیں پتہ ملا ہے کہ وہاں کے حاکم نے حضرت مسیح کو (جبکہ وہ اپنی ناشکر گزار قوم کے ہاتھ سے تکلیفیں اٹھا رہے ہیں) لکھا تھا کہ آپ میرے پاس چلے آئیں اور واقعہ صلیب سے بچ جانے کے بعد اس مقام پر پہنچ کر انہوں نے بدقسمت قوم کے ہاتھ سے نجات پائی۔ وہاں کے حاکم نے یہ بھی لکھا تھا کہ آپ میرے پاس آجائیں گے تو آپ کی خدمت کی سعادت حاصل کروں گا اور میں بیمار ہوں میرے لیے دعا بھی کریں اگرچہ یہ ایک انگریزی کتاب سے ہمیں معلوم ہوا ہے، لیکن میں دیکھتا ہوں کہ روضۃ الصفا جو ایک اسلامی تاریخ ہے، اس قسم کا مفہوم اس سے بھی پایا جاتا ہے۔ اس لیے یہ یقین ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام نصیبین میں ضرور آئے اور اسی راستہ سے وہ ہندوستان کو چلے آئے ہیں۔ سارا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے، لیکن ہمارا دل گواہی دیتا ہے کہ اس سفر میں انشاء اللہ حقیقت کھل جائے گی اور اصل معاملہ صاف ہو جائے گا۔ ممکن ہے کہ اس سفر میں ایسی تحریریں پیش ہو جاویں یا ایسے کتبے نکل آویں، جو مسیح علیہ السلام کے اس سفر کے متعلق بعض امور پر روشنی ڈالنے والے ہوں یا حواریوں میں سے کسی کی قبر کا کوئی پتہ چل جاوے یا اور اس قسم کے بعض امور نکل آویں، جو ہمارے مقصد میں مؤیّد ثابت ہو سکیں، اس لئے میں نے اپنی جماعت میں سے تین آدمیوں کو اس سفر کیلئے تیار کیا ہے۔ ان کیلئے ایک عربی تصنیف بھی میں کرنی چاہتا ہوں، جو بطور تبلیغ کے ہو اور جہاں جہاں وہ جاویں اسکو تقسیم کرتے رہیں۔ اس طرح پر اس سفر سے یہ بھی فائدہ ہوگا کہ ہمارے سلسلہ کی اشاعت بھی ہوتی جاوے گی۔ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 305 تا 306، مطبوعہ 2018 قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(1351) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب اُحد کی لڑائی ہوئی تو میرے باپ نے رات کو مجھے بلایا اور کہا: مجھے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مَیں بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ان ساتھیوں کے ساتھ مارا جاؤں گا جو پہلے شہید ہوں گے اور مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کے سوا اپنے بعد تجھ سے زیادہ عزیز اپنے لئے کسی کو نہیں چھوڑ رہا اور مجھ پر قرض ہے اسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں سے اچھا سلوک رکھنا۔ ہم صبح اٹھے تو میرے باپ ہی پہلے شہید ہوئے اور مَیں نے ان کو قبر میں دفن کیا۔ ان کے ساتھ ایک اور بھی تھا۔ اسکے بعد میرے نفس نے گوارا نہ کیا کہ مَیں دوسرے کے ساتھ اُن کو رہنے دوں۔ اس لئے مَیں نے ان کو چھ ماہ کے بعد نکالا تو کیا دیکھتا ہوں وہ ویسے ہی ہیں جیسے اُس دن تھے جس دن مَیں نے ان کو رکھا تھا۔ سوائے خفیف سے تغیر کے جو اُن کے کان میں تھا۔

۞ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہؓ فرماتے ہیں: حضرت جابرؓ کا فعل شخصی ہے یعنی اپنے ذاتی جذبات کی نوعیت رکھتا ہے اس لئے فتویٰ کی بناء اس پر نہیں رکھی جا سکتی۔ بعض فقہاء نے میت کا قبر سے دفنانے کے بعد نکالنا علی الاطلاق منع کیا ہے۔ امام بخاریؒ اس فتویٰ کی تائید میں نہیں۔

(صحیح بخاری، جلد 2، کتاب الجنائز، مطبوعہ 2006 قادیان)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)
خطبہ جمعہ فرمودہ 28/مئی 2021ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از نبیوں کا سردار)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
مستورات سے خطاب برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ 2012
اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ 2012
خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب
ملکی رپورٹیں
وصایا
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور

کاش جماعت احمدیہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور اسلام کے کھوئے ہوئے متاع کو پھر واپس لائے اور پھر وہی اخلاق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں دنیا دیکھے جنہیں دیکھ کر انسان کو خدا تعالیٰ نظر آجاتا ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
ایسا ہی لفظ حمید کے ماتحت مسلمانوں کی وہ حمد ہوئی کہ اسکی مثال نہیں ملتی۔ مسلمان کا لفظ ایک ضمانت ہوتی تھی جس میں کوئی شک نہ کرتا تھا۔ اس کا وعدہ ایک سماوی تقدیر سمجھی جاتی تھی جسے کوئی رد نہ کر سکتا تھا۔ ان کی تعریفوں کی گونج آج بھی دنیا میں سنائی دے رہی ہے۔ مثلاً ایک یہی واقعہ لے لو کہ ایک دفعہ ایک شخص سے کوئی ایسا جرم ہوا جو اسے سزائے قتل کا حقدار بناتا تھا۔ جب وہ خلیفۂ وقت کے سامنے پیش ہوا تو اس نے سزا کے سننے کے بعد عرض کی کہ میرے پاس کچھ امانتیں اور ذمہ واریاں اپنے یتیم بھتیجوں کی ہیں، ان کو میرے سوا اور کوئی نہیں جانتا مجھے کل اس وقت تک آپ مہلت دیں وہ کام کر کے پھر حاضر ہو جاؤں گا۔ خلیفہ نے کہا کوئی ضامن پیش کرو۔ اس نے خلیفہ کی مجلس میں ایک صحابی (ابوذر) کی طرف اشارہ کیا کہ یہ میرے ضامن ہیں حالانکہ وہ صحابی اسکو بالکل نہیں جانتے تھے۔ مگر صرف مسلمان ہونے کی وجہ سے اور اس لئے کہ اس نے آپ سے ایک بڑی ذمہ داری کی امید کی تھی اپنی شرافت اور وقار کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکی ضمانت دے دی لیکن مقررہ وقت قریب آگیا اور وہ نہ پہنچا۔ لوگوں نے حضرت ابوذرؓ سے پوچھا کہ وہ کون تھا تو انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ وہ کون تھا۔ ایک مسلمان جان کر میں نے اسکی

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِي العَالَمِ ❁ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَةُ الصُّلَحَاءِ

مولوی عبدالحق غزنوی کیلئے پانچ سو روپے کا انعام
اگر کوئی منصف قسم کھالے کہ مباہلہ کے بعد عبدالحق کی ذلّت نہیں ہوئی

مولوی عبدالحق غزنوی کی سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عداوت کے متعلق گزشتہ شمارہ میں ہم نے کچھ عرض کیا تھا۔ یہ شخص سلسلہ کا سخت مخالف تھا، اسکا تعلق امرتسر سے تھا۔ اس نے 10 ذیقعدہ 1310 ہجری مطابق 27 مئی 1893ء کو امرتسر میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مباہلہ کیا تھا۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شرطی پیشگوئی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے جب آتھم پندرہ ماہ کے اندر فوت نہیں ہوا تو عبدالحق نے لکھا کہ پیشگوئی جھوٹی نکلی اور یہ اُس مباہلہ کا اثر ہے جو اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا۔ مولوی عبدالحق غزنوی نے اسے مسیح موعود کی ذلت اور اپنی عزت قرار دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا کہ یہ مولوی عبدالحق کی جھوٹی خوشی ہے۔ پیشگوئی ہر پہلو سے سچی نکلی اور اسلام کو بھاری فتح عطا ہوئی اور عیسائیت کو بھاری شکست ملی۔ آپؑ نے فرمایا کہ مولوی عبدالحق کے لئے یہ بھی ایک قسم کی ذلت اور لعنت ہے کہ وہ اسلام اور عیسائیت کی اس مقدس جنگ میں اسلام کو مفتوح اور عیسائیت کو فاتح قرار دیتا ہے۔ عبدالحق نے مباہلہ میں یہ دعا کی تھی کہ ”جو جھوٹا ہے خدا کی اُس پر لعنت ہو برکتوں سے محروم ہو دنیا میں اُس کی قبولیت کا نام ونشان نہ رہے“ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تعلق میں بڑی وضاحت کے ساتھ بتلایا کہ مباہلہ کے بعد مولوی عبدالحق کو کیسی کیسی ذلتیں نصیب ہوئیں اور کیا کیا لعنتیں اس پر پڑیں اور آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر عزت اور شہرت عطا فرمائی۔ پہلے ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی عبدالحق غزنوی کے درمیان ہونے والے مباہلہ کا ذکر کریں گے پھر مباہلہ کے نتیجہ میں مولوی عبدالحق غزنوی کو ملنے والی ذلتوں اور لعنتوں اور سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی عزتوں برکتوں اور شہرتوں کا ذکر کریں گے۔

مباہلہ کا مطالبہ عبدالحق غزنوی کی طرف سے تھا، جو مباہلہ کے لئے مصر تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے جواب میں لکھا کہ جزئی اختلافات میں مباہلہ کرنا اور اس کے نتیجہ میں مسلمانوں کا آپس میں ہی ایک دوسرے کے خلاف بددعا کرنا اور ایک دوسرے پر لعنت ڈالنا جائز نہیں۔ پھر بعد میں اللہ کے اذن سے آپؑ نے نہ صرف عبدالحق سے مباہلہ منظور فرمالیا بلکہ تمام مکفرین ومکذبین کو مباہلہ کرنے کی عام اجازت دے دی کہ جو چاہے مجھ سے مباہلہ کرلے۔ لیکن پھر بھی آپؑ نے عبدالحق کے ساتھ مباہلہ میں عبدالحق پر لعنت نہیں ڈالی کیونکہ عبدالحق کے اس فعل کو آپؑ محض نادانی اور جہالت کا نتیجہ سمجھتے تھے۔

عبدالحق کی طرف سے مباہلہ کا اشتہار اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جواب

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میاں عبدالحق کے اشتہار کے جواب میں مولوی عبدالجبار غزنوی کو اپنے ایک خط میں لکھا کہ :

”السلام علیکم! ایک اشتہار جو عبدالحق صاحب کے نام سے جاری کیا گیا ہے، جس میں مباہلہ کی درخواست کی ہے کل کی ڈاک میں مجھ کو ملا۔ چونکہ مَیں نہیں جانتا کہ عبدالحق کون ہے، آیا کسی گروہ کا مقتدی یا مقتدا ہے، اس وجہ سے آپ ہی کی طرف خط ہذا لکھتا ہوں اس خیال سے کہ میری رائے میں وہ آپ ہی کی جماعت میں سے ہے اور اشتہار بھی دراصل آپ ہی کی تحریک سے لکھا گیا ہوگا۔ پس واضح ہو کہ مباہلہ پر مجھے کسی طرح سے اعتراض نہیں۔ جس حالت میں مَیں نے اس مدعا کی غرض سے قریب بارہ ہزار کے خطوط واشتہارات مختلف ملکوں میں بڑے بڑے مخالفوں کے نام روانہ کئے ہیں تو پھر آپ سے مباہلہ کرنے میں کونسی تامّل کی جگہ ہے...... مباہلہ کے لیے میں مستعد کھڑا ہوں لیکن امور مفصلہ ذیل کا تصفیہ ہونا پہلے مقدم ہے :

اوّل یہ کہ چند مولوی صاحبان نامی جیسے مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری بالاتفاق یہ فتویٰ لکھ دیں کہ ایسی جزئیات خفیفہ میں اگر الہامی یا اجتہادی طور پر اختلاف واقع ہو تو اسکا فیصلہ بذریعہ لعن طعن کرنے اور ایک دوسرے کو بددعا دینے کے جس کا دوسرے لفظوں میں مباہلہ نام ہے کرنا جائز ہے کیونکہ میرے خیال میں جزئی اختلافات کیوجہ سے مسلمانوں کو لعنتوں کا نشانہ بنانا ہرگز جائز نہیں۔

ہمیں......خوف ہے کہ اگر ہم مسلمانوں پر خلاف حکم شرع اور طریق فقر کے لعنت کرنے کیلئے امرتسر پہنچیں تو مولوی صاحبان ہم پر یہ اعتراض کردیں کہ مسلمانوں پر کیوں لعنتیں کیں اور ان حدیثوں سے کیوں تجاوز کیا جو مومن لعّان نہیں ہوتا اور اس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہتے ہیں۔ سو پہلے یہ ضروری ہے کہ فتویٰ لکھا جاوے اور اس فتوے پر ان تینوں مولوی صاحبان کے دستخط ہوں جن کا ذکر میں لکھ چکا ہوں۔ جس وقت وہ استفتاء مصدقہ بمواہیر علماء میرے پاس پہنچے تو پھر حضرات غزنوی مجھے امرتسر پہنچا سمجھ لیں۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 225، مطبوعہ قادیان 2019)

مسیح موعود علیہ السلام کے جواب پر عبدالحق کا اعتراض

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”میاں عبدالحق صاحب غزنوی کے پہلے اشتہار کے جواب میں جو مباہلہ کے لئے انہوں نے شایع کیا تھا۔ اس عاجز نے یہ جواب لکھا تھا کہ مسلمانوں کے جزئی اختلافات کی وجہ سے باہم مباہلہ کرنا عندالشرع ہرگز جائز نہیں مذہب اسلام ایسے اختلافات سے بھرا پڑا ہے ...... اس کے جواب میں میاں عبدالحق صاحب اپنے دوسرے اشتہار میں اس عاجز کو یہ لکھتے ہیں کہ اگر مباھلہ مسلمانوں سے بوجہ اختلافات جزئیہ جائز نہیں تو پھر تم نے مولوی محمد اسماعیل سے رسالہ فتح اسلام میں کیوں مباہلہ کی درخواست کی۔ سو انہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ درخواست کسی جزئی اختلاف کی بناء پر نہیں۔“ (ایضاً صفحہ 230، 231)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مباہلہ کا عام اشتہار

آپؑ نے اس بات کی وضاحت فرمائی کہ مولوی محمد اسماعیل کو آپؑ نے کس بنا پر مباہلہ کی دعوت دی تھی۔ وہ دراصل کوئی جزئی اختلاف نہیں تھا بلکہ ایک بنیادی اختلاف کی بنا پر تھا۔ اس کے بعد سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مباھلہ کا عام اشتہار شائع فرمایا اس کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔ آپؑ نے تحریر فرمایا :

اُن تمام مولویوں اور مفتیوں کی خدمت میں جو اس عاجز کو جزئی اختلافات کی وجہ سے یا اپنی نافہمی کے باعث سے کافر ٹھہراتے ہیں، عرض کیا جاتا ہے کہ اب میں خدا تعالیٰ سے مامور ہوگیا ہوں کہ تا میں آپ لوگوں سے مباہلہ کرنے کی درخواست کروں اس طرح پر کہ اوّل آپ کو مجلس مباہلہ میں اپنے عقائد کے دلائل از روئے قرآن وحدیث کے سناؤں، اگر پھر بھی آپ لوگ تکفیر سے باز نہ آویں تو اُسی مجلس میں مباہلہ کروں سو میرے پہلے مخاطب میاں نذیر حسین دہلوی ہیں اور اگر وہ انکار کریں تو پھر شیخ محمد حسین بطالوی اور اگر وہ انکار کریں تو پھر بعد اسکے تمام وہ مولوی صاحبان جو مجھ کو کافر ٹھہراتے اور مسلمانوں میں سرگروہ سمجھے جاتے ہیں اور میں ان تمام بزرگوں کو آج کی تاریخ سے جو دہم دسمبر 1892ء ہے چار ماہ تک مہلت دیتا ہوں اگر چار ماہ تک ان لوگوں نے مجھ سے بشرائط متذکرہ بالا مباہلہ نہ کیا اور نہ کافر کہنے سے باز آئے تو پھر اللہ تعالیٰ کی حجت ان پر پوری ہوگی۔ (ایضاً صفحہ 363)

مجھ کو عبدالحق اور ایسا ہی ہر ایک مکفر سے جو عالم یا مولوی کہلاتا ہے مباہلہ منظور ہے

اس کے بعد سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ :

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ کچھ تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ غزنوی صاحبوں کی جماعت میں سے جو امرتسر میں رہتے ہیں، ایک صاحب عبدالحق نام نے اس عاجز کے مقابلہ پر مباھلہ کے لئے اشتہار دیا تھا۔ مگر چونکہ اس وقت یہ خیال تھا کہ یہ لوگ کلمہ گو اور اہل قبلہ ہیں، ان کو لعنتوں کا نشانہ بنانا جائز نہیں، اس لئے اس درخواست کے قبول کرنے سے اُس وقت تک تامل رہا جب تک کہ ان لوگوں نے کافر ٹھہرانے میں اصرار کیا۔ اور پھر تکفیر کا فتویٰ تیار ہونے کے بعد اس طرف سے بھی مباہلہ کا اشتہار دیا گیا جو کتاب آئینہ کمالات اسلام کے ساتھ بھی شامل ہے اور ابھی تک کوئی شخص مباہلہ کے لئے مقابلہ پر نہیں آیا۔ (ایضاً صفحہ 418)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :

ایک اشتہار مباہلہ مؤرخہ 26 شوال 1310 ھجری شائع کردہ عبدالحق غزنوی میری نظر سے گزرا۔ سو اس لئے یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے کہ مجھ کو اس شخص اور ایسا ہی ہر ایک مکفر سے جو عالم یا مولوی کہلاتا ہے مباہلہ منظور ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ القدیر میں تیسری یا چوتھی ذیقعد 1310 ہجری تک امرتسر میں پہنچ جاؤں گا اور تاریخ مباہلہ دہم ذیقعد اور یا بصورت بارش وغیرہ کسی ضروری وجہ سے گیارہویں ذیقعدہ 1310ھ قرار پائی ہے جس سے کسی صورت میں تخلّف لازم نہیں ہوگا۔ اور مقام مباھلہ عیدگاہ جو قریب مسجد خان بہادر محمد شاہ مرحوم ہے قرار پایا ہے اور چونکہ دن کے پہلے حصہ میں قریباً بارہ بجے تک عیسائیوں سے دربارہ حقیت اسلام اس عاجز کا مباحثہ ہوگا اور یہ مباحثہ برابر بارہ دن تک ہوتا رہے گا اس لئے مکفّرین جو مجھ کو کافر ٹھہرا کر مجھ سے مباہلہ کرنا چاہتے ہیں دو بجے سے شام تک مجھ کو فرصت ہوگی۔ اس وقت میں بتاریخ دہم ذیقعد یا بصورت کسی عذر کے گیاراں ذیقعد 1310ھ کو مجھ سے مباہلہ کرلیں اور دہم ذیقعد اس مصلحت سے تاریخ قرار پائی ہے کہ تا دوسرے علماء بھی جو اس عاجز کلمہ گو اہل قبلہ کو کافر ٹھہراتے ہیں شریک مباہلہ ہوسکیں۔

نام بنام مباھلہ کی دعوت

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نام بنام علماء کو مباھلہ کی دعوت دی۔ آپؑ نے درج ذیل علماء کا نام لیکر انہیں مباھلہ کے لئے بلایا :

(1) محی الدین لکھو کے والے (2) مولوی عبدالجبار صاحب (3) شیخ محمد حسین بٹالوی (4) منشی سعد اللہ مدرس ہائی سکول لدہانہ (5) عبدالعزیز واعظ لدہانہ (6) منشی محمد عمر سابق ملازم ساکن لدہانہ (7) مولوی محمد حسن صاحب رئیس لدہانہ (8) میاں نذیر حسین صاحب دہلوی (9) پیر حیدر شاہ صاحب (10) حافظ عبدالمنان وزیر آبادی (11) میاں عبداللہ ٹونکی (12) مولوی غلام دستگیر قصوری (13) مولوی شاہ دین صاحب (14) مولوی مشتاق احمد صاحب مدرس ہائی سکول لدہانوی (15) مولوی رشید احمد گنگوہی (16) مولوی محمد علی واعظ ساکن بوپران ضلع گوجرانوالہ (17) مولوی محمد اسحٰق (18) سلیمان ساکنان ریاست پٹیالہ (19) ظہور الحسن سجادہ نشین بٹالہ (20) مولوی محمد ملازم مطبع کرم بخش لاہور وغیرہ۔

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اب خلافت اسی طرح جاری رہنی ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمادیا ہے

ظہورِ قدرتِ ثانیہ یعنی خلافتِ احمدیہ کی برکت سے جماعت احمدیہ مسلمہ پر گزشتہ 113 سال کے دوران نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی ایک جھلک

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی کامل فرمانبرداری تو تب ہوگی، دلی سکون اور امن تو تب ملے گا جب ہمارا ہر عمل صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے ہوگا

جو خالص ہو کر خلافت کے مطیع اور فرمانبردار ہوں گے یہی لوگ حقیقی رنگ میں خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والے ہیں، خلافت کی حفاظت کرنے والے ہیں اور خلافت ان کی حفاظت کرنے والی ہے، خلیفہ وقت کی دعائیں ان کے ساتھ ہوں گی ان کی تکلیفیں خلیفہ وقت کو ان کیلئے دعائیں کرنے کی طرف متوجہ کرنے والی ہوں گی

یہ وہ حقیقی خلافت ہے جس میں جماعت اور خلیفہ وقت کا تعلق خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہے اور یہی وہ خلافت ہے جو تمکنت اور امن کا باعث ہے

ہر احمدی کا ہر لمحہ جہاں اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری میں گزرنا چاہئے کہ
اس نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے وہاں اپنے جائزے لیتے ہوئے بھی گزرنا چاہئے کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کر رہے ہیں؟

ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اور اللہ تعالیٰ نے جو آپؑ سے وعدہ کیا تھا اس کے مطابق
گزشتہ 113 سال سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حرف بہ حرف پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں

بیعت وہی ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور جس میں خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے
ہر موقع پر اس اولوالعزم خلیفہ نے جماعت کی کشتی کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ کامیابی کی منزلوں تک پہنچایا اور محفوظ رکھا

اللہ تعالیٰ نے خلافت سے تعلق قائم کرنے کیلئے ایک نیا رستہ بھی سمجھا دیا ہے
جو آن لائن ملاقات یا ورچوئل ملاقات کے ذریعہ سے اس کووڈ کی بیماری کی وجہ سے سامنے آیا، اس ذریعہ سے میٹنگیں بھی ہو رہی ہیں، ملاقاتیں بھی ہو رہی ہیں جس سے براہِ راست جماعتوں سے رابطہ ہو رہا ہے، لوگ خلیفہ وقت سے براہ راست راہنمائی لے رہے ہیں، مَیں یہاں لندن سے کبھی افریقہ کے کسی ملک سے، کبھی انڈونیشیا سے، کبھی آسٹریلیا سے، کبھی امریکہ سے ملاقات کر لیتا ہوں تو یہ سب خدا تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے ہیں

ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جو اپنے فضلوں کے نظارے دکھا رہا ہے اور خلافت کے انعام سے جو ہمیں نوازا ہوا ہے
اس کا ہم نے ہمیشہ حق ادا کرنے والا بننا ہے تا کہ قیامت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہم اس نعمت سے فائدہ اٹھاتے رہیں

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 مئی 2021ء بمطابق 28 ہجرت 1400 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَ لَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۞ وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۞ (النور: 56-57)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لیے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

کل 27 مئی تھی جسے ہم یومِ خلافت کے نام سے یاد رکھتے ہیں۔ یومِ خلافت کی مناسبت اور حوالے سے جماعت میں جلسے بھی منعقد ہوتے ہیں تا کہ جماعت کی تاریخ اور خلافت کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں سے ہم واقف رہیں اور خلافت کی بیعت میں آنے کے بعد ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے والے بنیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر جو احسان کیا ہے کہ ہم نے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے کو مانا جو اس نے اسلام کی حقیقی تعلیم کے بتانے کیلئے ہم میں بھیجا اور پھر اس کے بعد خلافت کی بیعت میں آئے تا کہ اس تعلیم کو اپنے اوپر بھی لاگو کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتائی اور آگے دنیا میں پھیلاتے بھی چلے جائیں۔ پس خلافتِ احمدیہ سے منسلک ہونا ہر احمدی پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے۔ اگر ہم اس ذمہ داری کو ادا کریں گے تو تبھی ہم اس احسان کا حق ادا کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر کیا۔

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں اس میں جہاں اللہ تعالیٰ نے تمکنت عطا فرمانے، خوف کی حالت سے امن میں آنے کا وعدہ کیا ہے وہاں یہ وعدہ اس شرط کے ساتھ ہے کہ مضبوط ایمان والے ہو، نیک اعمال بجا لانے والے بنو، عبادت کا حق ادا کرنے والے ہو، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والے نہ ہو، کسی بھی قسم کا شرک کا پہلو تمہارے اندر نہ ہو اور ان چیزوں کے حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز بہت ضروری ہے۔ نماز جو اللہ تعالیٰ نے عبادت کا طریقہ بتایا ہے، ان نمازوں کی ادائیگی کرنے والے بنو۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بہت ضروری ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے بنو اور رسولؐ کی اطاعت انتہائی ضروری ہے۔ ان کے ہر حکم کو ماننے والے بنو۔

پس یہ باتیں جب ہم یاد رکھیں گے اور اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے، اپنا عہد جو ہم نے کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اس پر حقیقی روح کے ساتھ عمل کرنے کی کوشش کریں گے تو پھر ہی ہم اللہ تعالیٰ کے ان انعاموں سے حصہ لینے والے ہوں گے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور تبھی ہم

خلافت کے انعام سے حقیقی فیض پانے والے ہوں گے۔ پس یہ آیت مومنوں کیلئے ایک بہت بڑی خوشخبری ہے لیکن ساتھ ہی ہمارے لیے فکر کا مقام بھی ہے کیونکہ جو شرائط ہیں اگر اس پر پورا نہیں اتر رہے تو پھر اس انعام سے حقیقی طور پر فیض نہیں پا سکتے۔ اگر نماز، زکوٰۃ، حقوق اللہ کی ادائیگی نہیں، حقوق العباد کی ادائیگی نہیں تو پھر جیسا کہ ذکر ہوا اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرنے والے نہیں بن سکتے۔ پس صرف اپنی تاریخ سے واقفیت حاصل کر لینا اور یومِ خلافت منا لینا کافی نہیں ہے جب تک ہم حقیقی عبد نہیں بن جاتے۔ پس جب تک ہم اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے نہیں بن جاتے، بندوں کے حق ادا کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے نہیں بن جاتے، اس وقت تک ہمارا یہ یومِ خلافت منا لینا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہماری ایمانی حالت کیا ہے؟ کیا ہم میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت ہے؟ کیا ہم تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے ہیں؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ سے ہر چیز سے زیادہ محبت کرنے والے ہیں؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی کامل فرمانبرداری کرنے والے ہیں؟ اور پھر ساتھ ہی ہماری نظر اپنے عمل کی طرف پھرنے والی ہونی چاہیے کہ کیا ہمارا ہر عمل اسلام کی حقیقی تعلیم کے مطابق ہے؟ ہمارے عمل کہیں دکھاوے کے عمل تو نہیں؟ ہماری نمازیں کہیں دکھاوے کی نمازیں تو نہیں؟ ہمارا مال خرچ کرنا، زکوٰۃ دینا کہیں دکھاوا تو نہیں؟ ہمارے روزے کہیں دکھاوے کے روزے تو نہیں؟ ہمارے حج صرف حاجی کہلانے کیلئے تو نہیں؟ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی کامل فرمانبرداری تو تب ہوگی، دلی سکون اور امن تو تب ملے گا جب ہمارا ہر عمل صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے ہوگا اور تبھی وہ معاشرہ خلافت کے زیرِ سایہ قائم ہوگا جب ہمارا ہر عمل حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا حق ادا کرنے والا ہوگا۔ پس صرف زبانی باتیں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھنا ہوگا کہ وہ ایمان لانے والے اس سے فیض اٹھائیں گے جن کے عمل صالح ہوں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عملِ صالح بھی رکھا ہے۔ عملِ صالح اسے کہتے ہیں کہ جب ایک ذرّہ بھی فساد نہ ہو۔ یاد رکھو انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں؟“ وہ کون سے چور ہیں؟ وہ یہ ہیں۔ ”ریا کاری (یعنی جب انسان دکھاوے کیلئے ایک عمل کرتا ہے)، عُجب، (ایک عمل کر کے کوئی نیکی کر لی تو پھر دل میں بڑا خوش ہوتا ہے کہ میں نے بڑی نیکی کر لی) اور قسم قسم کی بدکاریاں (جن کو بعض دفعہ انسان محسوس بھی نہیں کرتا) اور گناہ (ہیں) جو اس سے صادر ہوتے ہیں۔ اس سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عُجب، ریاء، تکبر حقوق انسان کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔“ (وہ عمل صالح ہے۔ یہ نہیں کہ عمل نہیں کیا بلکہ فرمایا ان کا خیال بھی تمہارے دل میں نہ آئے تب وہ حقیقی مومن بنو گے اور عمل صالح کرنے والے کہلاؤ گے) فرمایا ”جیسے آخرت میں عمل صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔“ فرمایا کہ ”اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک کہ تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔“

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 274-275)

پس ایمان کے ساتھ عمل صالح انتہائی ضروری شرط ہے۔ پھر فرمایا کہ عمل صالح ہماری اپنی تجویز اور قرارداد سے نہیں ہو سکتا۔ یہ نہیں کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ عمل صالح ہے۔ اصل میں اعمال صالحہ وہ ہیں جس میں کسی نوع کا کوئی فساد نہ ہو کیونکہ صالح فساد کی ضد ہے۔ جیسے غذا طیب اس وقت ہوتی ہے کہ وہ نہ کچی ہو نہ سڑی ہوئی ہو اور نہ کسی ادنیٰ درجہ کی جنس کی ہو بلکہ ایسی ہو جو فوراً جزوِ بدن ہو جانے والی ہو جو جسم کا حصہ بن جائے۔ وہ غذا طیب ہے جس میں کسی قسم کی کمی نہ ہو۔ اسی طرح پر ضروری ہے کہ عمل صالح میں بھی کسی قسم کا فساد نہ ہو یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہو۔ جو اللہ نے حکم فرمایا ہے اس کے مطابق عمل ہو اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور کر کے دکھایا اور فرمایا اس کے مطابق ہو اور پھر نہ اس میں کسی قسم کا کسل ہو۔ کوئی سستی نہیں ہونی چاہیے۔ اس عمل کو بجا لانے میں نہ عُجب ہو نہ ریا ہو نہ وہ اپنی تجویز سے ہو جب ایسا عمل ہو تو وہ عمل صالح کہلاتا ہے۔ خود اپنی تجویزیں نہ بناتے رہو۔ عمل صالح کیلئے خود تشریحیں نہ کرتے رہو۔ خود یہ نہ کہتے رہو کہ اس سے یہ منشا ہے اور یہ منشا ہے بلکہ حرفاً حرفاً اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے حکموں پر عمل کرو تو عمل صالح ہوگا اور فرمایا کہ یہ کبریتِ احمر ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 425-426)

یہ بہت بڑی اور اہم چیز ہے۔ اگر اس حالت کو حاصل کر لیا تو سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے سے فیض اٹھانے والے بن گئے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے عہد کو بھی پورا کرنے والے ہیں نہ کہ وہ جو جب اپنے مفاد سامنے آئیں تو عمل صالح کی خود تشریح کرنے لگ جائیں۔ معروف فیصلہ کی خود تفسیر کرنے لگ جائیں۔ ان کی اَنا انہیں اپنے قبضہ میں لے لے۔ ایسے لوگ جو ہیں انہیں ان کا خلافت سے جڑنے کا اعلان کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ بے شک وہ کہتے رہیں ہم خلافت سے جڑے ہوئے ہیں۔ جو خالص ہو کر خلافت کے مطیع اور فرمانبردار ہوں گے یہی لوگ حقیقی رنگ میں خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والے ہیں۔ خلافت کی حفاظت کرنے والے ہیں اور خلافت ان کی حفاظت کرنے والی ہے۔ خلیفہ وقت کی دعائیں ان کے ساتھ ہوں گی۔ ان کی تکلیفیں خلیفہ وقت کو ان کیلئے دعائیں کرنے کی طرف متوجہ کرنے والی ہوں گی۔ یہ اعمال صالحہ بجا لانے والے ہی ہیں جن کا خلافت سے رشتہ اور خلافت کا ان سے رشتہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہے۔

پس یہ وہ حقیقی خلافت ہے جس میں جماعت اور خلیفہ وقت کا تعلق خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہے اور یہی وہ خلافت ہے جو تمکنت اور امن کا باعث ہے۔ یہی وہ افراد اور خلیفہ وقت کا تعلق ہے جو دونوں کو اللہ تعالیٰ کے

فضلوں کو حاصل کرنے والا بناتا ہے۔ دوسرے مسلمان خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں لیکن دنیاوی حیلوں سے، دنیاوی تدبیروں سے۔ اور یہ حیلے اور تدبیریں انہیں کبھی فائدہ نہیں دے سکتیں اور نہ اس طرح خلافت قائم ہو سکتی ہے جتنا چاہے یہ کوشش کر لیں۔ اب خلافت اسی طرح جاری رہنی ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا ہے۔ پس جہاں اس بات سے ہمارے اندر شکر گزاری کے جذبات پیدا ہونے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والا ہونا چاہئے کہ اس نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے وہاں ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اپنے اعمال پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا یہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے حکموں کے مطابق ہیں؟ کیا ہمارے حقوق اللہ کی ادائیگی اور حقوق العباد کی ادائیگی کے معیار اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے معیار کے مطابق ہیں؟

پس ہر احمدی کا ہر لمحہ جہاں اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری میں گزرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے وہاں اپنے جائزے لیتے ہوئے بھی گزرنا چاہیے کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کر رہے ہیں؟ اور جب اس سوچ کے ساتھ زندگی گزاریں گے اور پھر اپنے عملوں کو بھی اس کے مطابق کریں گے اور خلافت کے قائم رہنے کیلئے دعائیں بھی کر رہے ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بھی بنتے چلے جائیں گے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو تسلی بھی دی کہ خلافت کا نظام جاری رہے گا اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو جو خوشخبریاں دی ہیں وہ ضرور پوری ہوں گی اگر ہم ان شرائط کو پورا کرنے والے ہیں۔ چنانچہ رسالہ الوصیت میں آپؑ نے خلافت کے نظام کے بارے میں بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ”یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اِس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيۡ (المجادلہ: 22) (خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے۔ منہ) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اِسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔“

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304-305)

ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال نے ہر احمدی کو ہلا کر رکھ دیا وہاں غیروں نے بھی خوشی کے بڑے شادیانے بجائے۔ آپؑ کی وفات پر ایسی ہرزہ سرائیاں کی گئیں کہ انسانیت کو ان کے بارے میں سن کر شرم آتی ہے۔ وہ وہ بیہودہ گوئیاں کی گئیں کہ انسان حیران ہوتا ہے کہ اللہ اور رسولؐ کے نام لینے والے اس حد تک بھی گر سکتے ہیں۔ یہ تمام بیہودہ گوئی تو مجھے بیان کرنے کی ضرورت نہیں لیکن ان کی بعض دوسری کوششوں کا ذکر کر دیتا ہوں کہ کس طرح انہوں نے آپؑ کے وصال کے بعد کوشش کی کہ جماعت کو ختم کیا جائے۔ جماعت کے شیرازے کے بکھرنے کے بارے میں اور احمدیوں کو احمدیت سے تائب ہونے کے بارے میں انہوں نے جھوٹی خبریں کس طرح پھیلائیں۔ مثلاً پیر جماعت علی شاہ کے مریدوں نے کہا کہ مرزائی تائب ہو کر بیعت کر رہے ہیں۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 204)

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد احمدیت سے توبہ کر کے اب ان کے اندر شامل ہو رہے ہیں۔ خواجہ حسن نظامی صاحب احمدیوں کو مشورہ دیتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ اب مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت اور مہدویت سے احمدی صاف انکار کر دیں ورنہ اندیشہ ہے کہ مرزا صاحب جیسے سمجھدار اور منتظم شخص کی عدم موجودگی کے سبب احمدی جماعت مخالفین کی شورش کو برداشت نہ کر سکے گی اور اس کا شیرازہ بکھر جائے گا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 206)

بڑے سیاسی انداز میں اپنی طرف سے بڑی نرم زبان میں یہ مشورہ دے رہے ہیں۔ یہ صاحب سنجیدہ طبع تھے بظاہر۔ انہوں نے بڑے سادہ بن کر اور ہمدرد بن کر احمدیوں کو مشورہ دیا ہے کہ مرزا صاحب تو اب فوت ہو گئے، اب تمہیں کوئی نہیں سنبھال سکتا اس لیے چھوڑو احمدیت کو اور آؤ اور ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ لیکن ان کو نہیں پتہ تھا ان کی آنکھ ان وعدوں کی شان کو نہیں دیکھ سکتی تھی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیے تھے کہ ”میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔“

(الحکم جلد 11 نمبر 46 مورخہ 24 دسمبر 1907ء صفحہ 4)

اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپؑ کو فرمایا۔ آپؑ سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرما کر تسلی دی تھی کہ آپؑ کے بعد آپؑ کی خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا اور جو وعدے اور پیشگوئیاں ہیں ضرور پوری ہوں گی۔ آپؑ نے واضح فرمایا کہ یہ نبیوں کی جماعت دوسری قدرت کو بھی دیکھتی ہے۔ یہاں نبی کی یہ مثال دے کر ان لوگوں کو بھی یہ جواب دے دیا جو بعض کمزور طبع احمدی لوگ بعض دفعہ یہ کہتے ہوئے جھجکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی تھے۔ یہاں اس کا بھی جواب آ گیا۔ آپؑ نے خود یہ فرما دیا کہ میری جماعت نبی کی جماعت ہے اور میں نبی ہوں اور آپؑ نے فرمایا کہ نبیوں کی جماعت دوسری قدرت کو بھی دیکھتی ہے اور یہی تم لوگ بھی دیکھو گے جو ایمان پر قائم رہو گے اور عمل

صالح کروگے۔

چنانچہ آپؑ قدرت ثانیہ کے جاری رکھنے کے بارے میں فرماتے ہیں: ’’غرض‘ اللہ تعالیٰ ’’دوقسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔(۱)اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔(۲)دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا (النور:56) یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جمادیں گے۔‘‘ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304-305)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’سواے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-306)

سو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اور اللہ تعالیٰ نے جو آپؑ سے وعدہ کیا تھا اس کے مطابق گزشتہ 113 سال سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حرف بہ حرف پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔وہی لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر کہتے تھے کہ ان کا سرکٹ گیا ہے اور اب ان کے پاس کچھ نہیں رہا۔کچھ باتیں تو میں نے پہلے بیان کیں کہ یہ چھوڑ دیں۔اب کوئی ان کو سنبھال نہیں سکے گا۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بارے میں اخبار کرزن گزٹ نے لکھا کہ اب مرزائیوں میں کیا رہ گیا ہے۔ان کا سرکٹ چکا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خلافت کے بعد یہ لکھا کہ ایک شخص جو ان کا امام بنا ہے اس سے اَور تو کچھ نہیں ہوگا۔ہاں یہ کہ وہ تمہیں مسجد میں قرآن سنایا کرے گا۔لیکن ان عقل کے اندھوں کو کیا پتہ تھا کہ یہی تو وہ عظیم کام ہے جس کے کرنے کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی نسل میں سے ایک عظیم رسول مبعوث ہونے کی دعا مانگی تھی اور یہی وہ عظیم شریعت ہے جسے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے اور یہی وہ کامل اور مکمل کتاب ہے جس کو پڑھنے اور پڑھانے والے دنیا و آخرت میں بامراد ہوتے ہیں۔یہی تو وہ کتاب ہے جس کی تعلیم کو پھیلانے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے اور یہی کام ہے جس کے کرنے کیلئے خلافت کا نظام جاری ہوا ہے۔بہرحال ان کی یہ بات سن کر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا کہ خدا کرے کہ یہی ہو کہ مَیں تمہیں قرآن ہی سنایا کروں۔

(ماخوذ از بدر قادیان 7/جنوری 1909ء جلد 8 شمارہ نمبر 10 صفحہ 5)

یہ کام تو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے کیا اور خوب کیا لیکن دشمن کا جو یہ خیال تھا کہ اب جماعت میں انتظامی کمزوریاں پیدا ہو جائیں گی اور اس کا شیرازہ بکھر جائے گا اسکے دیکھنے کی انہیں حسرت ہی رہی۔حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے منافقین اور انجمن کے بعض عمائدین کے فتنوں کو اس سختی سے دبایا کہ کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ کسی قسم کا شر پیدا کر سکے۔آپؓ نے اپنی خلافت کی پہلی تقریر میں فرمایا کہ ’’اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی۔‘‘

(بدر قادیان 2 جون 1908ء شمارہ نمبر 22 جلد 7 صفحہ 8)

پھر آپؓ نے ایک موقع پر مسجد مبارک میں بڑے جلالی رنگ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نے اپنے عمل سے مجھے اتنا دکھ دیا ہے کہ میں اس حصہ مسجد میں بھی کھڑا نہیں ہوا جو تم لوگوں کا بنایا ہوا ہے بلکہ میں اپنے مرزا کی مسجد میں کھڑا ہوا ہوں یعنی وہ حصہ مسجد جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ابتدا میں بنا ہوا تھا آپؑ وہاں کھڑے تھے نہ کہ اس حصہ میں کہ جس کی بعد میں جماعت کے چندوں سے ایکسٹینشن ہوئی۔آپؓ نے فرمایا کہ مَیں تو وہاں بھی نہیں کھڑا ہوتا۔مَیں تو اصل حصہ مسجد میں کھڑا ہوں جو مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کا بنا ہوا ہے یا آپؑ کے ابتدا میں تھا بعد کی ایکسٹینشن نہیں تھی۔اور فرمایا کہ میرا فیصلہ ہے کہ قوم اور انجمن دونوں کا خلیفہ مطاع ہے اور یہ دونوں خادم ہیں یعنی انجمن بھی، ماننے والے بھی یہ سب خادم ہیں۔انجمن مشیر ہے۔ہاں مشیر کے طور پر انجمن سے مشورہ لیا جاتا ہے اور یہ مشورہ بھی ضروری چیز ہوتا ہے۔اسی طرح یہ بھی فرمایا کہ جس نے یہ لکھا ہے کہ خلیفہ کا کام بیعت لینا ہے، اصل حاکم انجمن ہے وہ توبہ کرے۔خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ اگر اس جماعت میں سے کوئی تجھے چھوڑ کر مرتد ہو جائے گا تو میں اس کے بدلے تجھے ایک جماعت دوں گا۔پھر فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھانا یا نکاح پڑھا دینا یا پھر بیعت لے لینا ہے۔یہ کام تو ایک ملاں بھی کر سکتا ہے۔اس کیلئے خلیفہ کی کیا ضرورت ہے؟ اس کیلئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں۔فرمایا اس کے لیے تو کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں کہ اس طرح کی بیعت لوں۔بیعت وہی ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور جس میں خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 262)

پس اس خطاب نے جہاں منافقین کے منصوبے ناکام و نامراد کر دیے وہاں مخالفین کے منہ بھی بند کر دیے اور جس شخص کو بوڑھا کمزور شخص سمجھتے تھے وہ جب خدا تعالیٰ کی تائید سے بولا تو ایسا بولا کہ سب جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔تعلّیاں کرنے والے اپنا منہ چھپانے لگے۔مخلصین جماعت نے ایک نئے عزم کے ساتھ بیعت کا عہد کیا اور پھر دنیا نے دیکھا کہ کس طرح جماعت ترقی کی طرف رواں دواں ہو گئی۔

پھر جب مارچ 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا وصال ہوا تو اس وقت جماعت میں پھر ایک زلزلہ کی کیفیت پیدا ہوئی۔انجمن کے جو عمائدین انجمن کو ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اصل جانشین منوانے پر تلے ہوئے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وجہ سے خاموش ہو گئے تھے پھر سر اٹھانے لگے۔اسی طرح منافقین نے بھی سر اٹھانے کی کوشش کی لیکن پھر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کا ہاتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیے ہوئے وعدے کے مطابق خلافت کے منصب کو سنبھالنے کا ذریعہ بنا۔انجمن کے عمائدین کو خطرہ تھا کہ جماعت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کو اگلا خلیفہ منتخب کر لے گی۔اس لیے انہوں نے بہت کوشش کی کہ خلیفہ نہ ہو۔کسی نہ کسی طرح یہ بات ٹل جائے چاہے کچھ عرصہ کے لیے ہی سہی۔حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے صاف کہا کہ خلیفہ تو بہرحال ہونا چاہیے لیکن ساتھ ہی یہ بھی مَیں واضح کر دیتا ہوں کہ مجھے کوئی شوق نہیں کہ مَیں خلیفہ بنوں۔تم جسے چاہو خلیفہ بنا لو مَیں اور میرا پورا خاندان اس کی سچے دل سے بیعت کر لیں گے۔لیکن یہ لوگ جو اپنے آپ کو عقلِ کل سمجھتے تھے اور ان کو خطرہ بھی تھا کہ فیصلہ تو ان کے حق میں ہی ہونا ہے، جو صرف اقتدار چاہنے والے تھے وہ یہ بات نہیں مانے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے جب کہا کہ میں کسی کی بھی بیعت کرنے کیلئے تیار ہوں تم جس کو مقرر کرو لیکن خلیفہ بہرحال ہونا چاہیے تو وہ یہ بات نہیں مانے۔بہرحال پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت کے مطابق مومنین کی جماعت مسجد نور میں اکٹھی ہوئی اور یہ کم و بیش تقریباً دو ہزار یا زیادہ لوگ ہوں گے۔سب نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو اپنا خلیفہ منتخب کر لیا اور لوگ ایک دوسرے کے سروں پر سے پھلانگتے ہوئے بیعت کیلئے آگے بڑھ رہے تھے۔دیکھنے والے لکھتے ہیں کہ لگتا تھا کہ فرشتے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے اس انتخاب کی بیعت میں لا رہے ہیں۔

(ماخوذ از سلسلہ احمدیہ جلد اول صفحہ 330-331)

آخر یہ سب کچھ دیکھ کر انجمن کے بعض عمائدین، ان میں سے جو بڑے بڑے چند لوگ تھے، انجمن کا تمام خزانہ لے کر وہاں سے غائب ہو گئے لیکن دنیا نے دیکھا کہ کس طرح خلافت احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تمکنت عطا فرمائی۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا باون سالہ دورِ خلافت اس بات کا گواہ ہے کہ وہ نوجوان جس کے سپرد اللہ تعالیٰ نے خلافت کی باگ ڈور کی، کس تیزی سے جماعت کو لے کر ترقی کی منزلوں پر قدم مارتے ہوئے بڑھتا چلا گیا۔وہ لوگ جو انجمن کا خزانہ خالی کر کے گئے تھے اور یہ دعویٰ کرتے تھے کہ قادیان میں اب عیسائیوں کی حکومت ہوگی۔ہم تو یہ دیکھ رہے ہیں کہ آج ان کی نسلیں دیکھ رہی ہیں کہ خلافتِ احمدیہ کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہیں وہ ہمیں عیسائیوں کو مسیح محمدی کے جھنڈے تلے جمع ہوتے دکھا رہی ہیں۔حضرت مصلح موعودؓ نے دنیا کے بے شمار ملکوں میں مشن کھولے۔افریقہ میں عیسائی مبلغین کو احمدی مبلغین کے سامنے کھڑے ہونے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔آخر انہیں تسلیم کرنا پڑا کہ عیسائیت کے پھیلاؤ میں احمدیت ایک بہت بڑی روک ہے اور اس کا ان کی رپورٹوں میں ذکر ہے۔غرض ہم دیکھتے ہیں کہ قادیان پر حملے کے منصوبے ہوں یا تبلیغ کا میدان ہو یا ہجرت کا وقت ہو ہر موقع پر اس اولوالعزم خلیفہ نے جماعت کی کشتی کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ کامیابی کی منزلوں تک پہنچایا اور محفوظ رکھا۔

آخر الٰہی تقدیر کے مطابق نومبر 1965ء میں جب آپؓ کی وفات ہوئی تو الٰہی وعدوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر کو کھڑا کیا۔پھر جماعت کو اللہ تعالیٰ نے خوف سے امن میں لاتے ہوئے

حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ہاتھ پر اکٹھا کر دیا اور پھر جماعت ترقی کی منزلوں پر قدم مارنے لگی۔ افریقہ میں سکول اور ہسپتال جاری ہونے کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ احمدیت کے افریقہ میں تعارف کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ دنیا میں جماعت کا تعارف بڑھنے لگا۔ خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا افریقہ کے بعض ممالک کا پہلا دورہ ہوا جس کے غیر معمولی اثرات نظر آنے لگے۔ کسی بھی خلیفہ کا افریقہ کے ممالک میں یہ پہلا دورہ تھا جو خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے کیا۔ 1974ء میں حکومتِ وقت نے احمدیوں کے خلاف ایک سخت مہم چلا کر احمدیوں کے خلاف غیر مسلم ہونے کا قانون پاس کیا تو خلافت کی ڈھال کے پیچھے اس خوفناک حملے سے بھی جماعت کامیاب ہو کر نکلی اور دشمن کی جماعت کی ترقی کو روکنے کی کوشش ناکام و نامراد ہوئی۔ دشمن جو جماعت کے ہاتھوں میں کشکول دینے کی باتیں کرتا تھا اس کی خواہش خاک میں مل گئی اور اللہ تعالیٰ نے مالی کشائش کے نئے نئے رستے کھول دیے۔ لوگوں کو، جماعت کے افراد کو جو معاشی لحاظ سے بالکل ہی کرپل (cripple) کر دیا گیا تھا یا کوشش کی تھی کہ ختم کر دیں ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مالی کشائش بھی عطا فرمائی اور پھر باہر نکلنے کے رستے بھی کھولے۔ پس وہ لوگ جو 74ء کے بعد جرمنی میں اور بعض دوسری جگہوں پر باہر آئے ہیں ان کو مالی کشائش ملی ہے ان کو یہ باتیں اپنی نسلوں اور اولاد کو بھی بتانی چاہئیں کہ کس طرح دشمن نے ایک کوشش کی تھی اور کس طرح خلافت کے سائے تلے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے نئے رستے کھولے اور پہلے سے ہزاروں گنا زیادہ مالی کشائش عطا فرما دی۔

پھر جون 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بھی ہم سے رخصت ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے وعدے کے مطابق حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ذریعہ جماعت کے خوف کو امن میں بدلا۔ دشمن جماعت کی ترقی کو دیکھ کر اس وقت حواس باختہ ہو چکا تھا۔ اس نے نئے سرے سے حملے کا منصوبہ بنایا اور کوشش کی کہ خلافتِ احمدیہ کو عضوِ معطل کر دیا جائے۔ یہاں دشمن نے اپنے زعم میں سر کاٹنے کی کوشش کی لیکن ان جاہلوں اور عقل کے اندھوں کو کیا پتہ کہ خدا تعالیٰ کے منصوبے کیا ہیں! غیر معمولی تائید و نصرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی پاکستان سے ہجرت کروائی اور دشمن دیکھتا رہ گیا اور پھر ہجرت کے بعد خلافتِ رابعہ میں ترقیات کا ایک نیا دور شروع ہوا اور سیٹلائٹ کے ذریعہ خلیفہ وقت اور احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام احمدیوں کے گھروں کے ساتھ ساتھ غیروں کے گھروں میں اور ہر ملک میں پہنچنا شروع ہو گیا اور تبلیغ کے نئے رستے کھلے۔ کئی ملکوں میں احمدیت کے پودے لگے اور حقیقی اسلام کی تعلیم پھیلنی شروع ہوئی۔ قرآن کریم کی اشاعت پہلے سے بڑھ گئی۔ اس کے تراجم نئی نئی زبانوں میں شروع ہوئے۔

پھر الٰہی تقدیر کے مطابق اپریل 2003ء میں خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا وصال ہوا تو پھر جماعت کیلئے ایک بہت بڑا دھچکا تھا اور دشمن کے خیال میں ان کیلئے احمدیت کو ختم کرنے کا ایک بہت بہترین موقع تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا ہے اس نے ایک دفعہ پھر جماعت کو سنبھالا اور ایسا سنبھالا کہ مخالف مولوی بھی کہنے لگے کہ باوجود اس کے کہ ہم تمہیں سچا نہیں سمجھتے لیکن ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے۔ لیکن یہ ماننے کے باوجود کہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت ہمارے ساتھ ہے پھر بھی ماننے کو تیار نہیں۔ مومنین کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے سنا اور خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا اور اسلام کی تاریخ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خلافتِ خامسہ کا دور شروع ہوا۔

اسلام کے ابتدائی دور میں اگر خلافتِ راشدہ چار خلافتوں تک محدود تھی تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق تھی اور اب جو خلافتِ خامسہ کا دور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے شروع ہوا تو یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد جس طرح اسلام کی تاریخ میں بہت سے نئے باب کھلے ہیں خلافت خامسہ بھی انہی کا ایک حصہ ہے۔ دشمن سمجھتا تھا کہ اب تو جماعت کی قیادت اتنے مضبوط ہاتھوں میں نہیں ہے لیکن ان کو کیا پتہ کہ اصل ہاتھ تو خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے جو جس کی تائید میں اور جس کے ساتھ ہو اسے مضبوط کر دیتا ہے۔ آج دشمن کی حسد کی آنکھ پہلے سے بڑھ کر جماعت کی ترقیات کو دیکھ رہی ہے۔ جماعت کا جو تعارف اور دنیا میں اس کا غیر معمولی طور پر اظہار اس دور میں، ہر طبقے میں اور ہر سطح پر ہوا ہے یہ غیر معمولی ہے۔ مَیں تو ایک بہت کمزور انسان ہوں میری کسی خوبی کی وجہ سے یہ ترقی نہیں ہو رہی۔ دنیا کی حکومتوں کے سرکردہ لوگوں اور ایوانوں میں جماعتِ احمدیہ کا تعارف ہو رہا ہے تو یہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیے گئے وعدوں کی وجہ سے ہو رہا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہو رہا ہے۔ ہر روز اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے ہم دیکھ رہے ہیں۔ اشاعتِ قرآن اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا کام مختلف زبانوں میں بہت بڑھ چکا ہے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا کے تمام ممالک میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچ رہا ہے۔ پہلے ایک زبان میں تھا اور ایک چینل تھا۔ اس وقت دنیا میں ایم ٹی اے کے آٹھ مختلف چینل کام کر رہے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ایم ٹی اے سٹوڈیوز بن گئے ہیں جہاں سے ایم ٹی اے کے پروگرام جاری رہتے ہیں۔ اب ایک جگہ سٹوڈیو نہیں ہر جگہ بن چکے ہیں، ہر جگہ تو نہیں لیکن کئی جگہ افریقہ میں بھی اور نارتھ امریکہ میں بھی اور یورپ میں بھی بن چکے ہیں۔ اگر ہم اپنے وسائل کو دیکھیں تو یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی اسلام کا حقیقی پیغام پہنچ رہا ہے۔ پاکستان کی حکومت نے اس پر مختلف طریقوں سے پابندی لگائی ہے تو دنیا کے دوسرے ممالک میں پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے راستے کھول دیے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خلافت سے تعلق قائم کرنے کیلئے ایک نیا رستہ بھی سمجھا دیا ہے جو آن لائن (online) ملاقات یا ورچوئل (virtual) ملاقات کے ذریعہ سے اس کووِڈ کی بیماری کی وجہ سے سامنے آیا۔ اس ذریعہ سے میٹنگیں بھی ہو رہی ہیں۔ ملاقاتیں بھی ہو رہی ہیں جس سے براہِ راست جماعتوں سے رابطہ ہو رہا ہے۔ لوگ خلیفہء وقت سے براہ راست راہنمائی لے رہے ہیں۔ میں یہاں لندن سے کبھی افریقہ کے کسی ملک سے، کبھی انڈونیشیا سے، کبھی آسٹریلیا سے، کبھی امریکہ سے ملاقات کر لیتا ہوں تو یہ سب خدا تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے ہیں۔ پس ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جو اپنے فضلوں کے نظارے دکھا رہا ہے اور خلافت کے انعام سے جو ہمیں نوازا ہوا ہے اس کا ہم نے ہمیشہ حق ادا کرنے والا بننا ہے تا کہ قیامت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہم اس نعمت سے فائدہ اٹھاتے رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تو اللہ تعالیٰ نے ترقیات کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن ہمیں اس سے فیض پانے کیلئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ بنتے ہوئے اُس کے آگے جھکنا ہوگا۔ خلافت کی نعمت کا اظہار ہمارے ہر قول اور فعل سے ہونے کی ضرورت ہے۔ خلافت سے کامل اطاعت کا عہد آخری سانس تک نبھانے کیلئے ہمیں ہر قربانی کے لیے تیار رہنا چاہیے تبھی ہم قیامت تک اپنی نسلوں کو خلافت کا مطیع بنانے کا حق ادا کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم میں سے انہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کی یقین دہانی کروائی ہے جو ایمان پر قائم رہتے ہوئے ہر قربانی کے لیے تیار رہیں گے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں ”یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٔ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کیلئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔“ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ”خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی۔ کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آ جائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔“

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 303-304)

پس ان شاء اللہ تعالیٰ یہ ترقیات تو ہونی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ثابت قدم رکھے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ سلسلہ کی پوری ترقی کے نظارے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عہدوں کو پورا کرنے والا بنائے تا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے پورا ہونے کا نظارہ ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ سکیں۔ ہماری عبادتیں، ہماری نمازیں، ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ ہم خلافت کا صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں اور اس بارے میں اپنی نسلوں کو بتانے والے ہوں تا کہ قیامت تک ہماری نسلیں اس نعمت سے فیضیاب ہوتی چلی جائیں۔

آج پھر مَیں دعاؤں کا کہنا چاہتا ہوں۔ پاکستان کے احمدیوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ مظلوم احمدیوں کو جہاں کہیں بھی ہیں دعاؤں میں یاد رکھیں۔ مظلوم مسلمانوں کو جہاں بھی ہیں، فلسطین کے یا کہیں بھی ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی مشکلات کو دور فرمائے اور آسانیاں پیدا فرمائے۔ اور جو احمدی ہیں ان سب کو توفیق دے کہ وہ حقیقی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اور حقیقی احمدی بنیں اور وہ مسلمان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابھی تک پہچان نہیں رہے اللہ تعالیٰ انہیں پہچاننے اور بیعت میں آنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام دنیا میں ہم جلد از جلد اسلام کا جھنڈا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہراتے ہوئے دیکھیں اور تمام دنیا میں ہم توحید کو قائم ہوتا ہوا دیکھیں۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَ اَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا (سورۃ الجن:19)

ترجمہ: اور یقیناً مسجدیں اللہ ہی کیلئے ہیں پس اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔

طالب دعا : صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

نبیوں کا سردارؐ

(از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

انصاف

انصاف اور عدل آپ کے اندر اتنا پایا جاتا تھا کہ جس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتی۔ عربوں میں لحاظ داری اور سفارشوں کا قبول کرنا ایک عام مرض تھا۔ عرب کا کیا ذکر ہے اِس زمانہ کے متمدن ممالک میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ بڑے آدمیوں کو سزا دیتے وقت جھجکتے ہیں اور غریبوں کو سزا دیتے وقت نہیں گھبراتے۔ ایک دفعہ ایک مقدمہ آپ کے پاس آیا، ایک بہت بڑے خاندان کی کسی عورت نے کسی دوسرے کا مال ہتھیا لیا تھا۔ جب حقیقت کھل گئی تو عربوں میں بڑا ہیجان پیدا ہو گیا کیونکہ ایک بہت بڑے معزز خاندان کی ہتک ہوتی اُنہیں نظر آئی۔ انہوں نے چاہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے یہ درخواست پیش کریں کہ اس عورت کو معاف کر دیا جائے۔ اور تو کسی شخص نے جرأت نہ کی لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز اسامہؓ بن زید کو لوگوں نے چنا اور انہیں مجبور کیا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کی سفارش کریں۔ اسامہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات شروع ہی کی تھی کہ آپ کے چہرہ پر غصہ کے آثار ظاہر ہوئے اور آپ نے فرمایا! اسامہ! یہ کیا کہہ رہے ہو، پہلی قومیں اِسی طرح تباہ ہوئیں کہ وہ بڑوں کا لحاظ کرتی تھیں اور چھوٹوں پر ظلم کرتی تھیں۔ اِسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا اور میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ خدا کی قسم! اگر میری بیٹی فاطمہ بھی اِس قسم کا جرم کرتی تو میں اُسے سزا دیئے بغیر نہ رہتا۔

یہ واقعہ پہلے سوانح میں آچکا ہے کہ بدر کی جنگ میں جب حضرت عباسؓ قید ہوئے تو اُن کے کراہنے سے آپ کو تکلیف محسوس ہوئی لیکن جب صحابہؓ نے آپ کی تکلیف دیکھ کر حضرت عباسؓ کے ہاتھوں کی رسیاں کھول دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوگئی تو آپ نے فرمایا جیسے میرے رشتہ دار ویسے ہی دوسروں کے رشتہ دار۔ یا تو میرے چچا عباسؓ کو بھی پھر رسیوں سے باندھ دو یا سارے قیدیوں کی رسیاں کھول دو۔ صحابہ کو چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کا احساس تھا اُنہوں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! ہم پہرہ سختی سے دے لیں گے لیکن سب قیدیوں کی رسیاں ہم کھول دیتے ہیں، چنانچہ سب قیدیوں کی رسیاں اُنہوں نے کھول دیں۔

آپ انصاف کا خیال جنگ کے موقع پر بھی رکھتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے کچھ صحابہؓ کو باہر خبر رسانی کیلئے بھجوایا۔ دشمن کے کچھ آدمی اُن کو حرم کی حد میں مل گئے صحابہ نے اِس خیال سے کہ اگر ہم نے ان کو زندہ چھوڑ دیا تو یہ جا کر مکہ والوں کو خبر دیں گے اور ہم مارے جائیں گے اُن پر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک لڑائی میں مارا گیا۔ جب یہ خبریں دریافت کرنے والا قافلہ مدینہ واپس آیا، تو پیچھے پیچھے مکہ والوں کی طرف سے بھی ایک وفد شکایت لے کر آیا کہ اُنہوں نے حرم کے اندر ہمارے دو آدمی مار دیئے ہیں۔ جو لوگ حرم کے اندر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم کرتے رہتے تھے اُن کو جواب تو یہ ملنا چاہئے تھا کہ تم نے کب حرم کا احترام کیا کہ تم ہم سے حرم کے احترام کی امید رکھتے ہو مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جواب نہ دیا بلکہ فرمایا ہاں بے انصافی ہوئی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ اس خیال سے کہ حرم میں وہ محفوظ ہیں اُنہوں نے اپنے بچاؤ کی پوری کوشش نہ کی ہو اس لئے آپ لوگوں کو خون بہا دیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے قتل کا وہ فدیہ جس کا عربوں میں دستور تھا اُن کے ورثاء کو ادا کیا۔

جذبات کا احترام

اپنے تو اپنے غیروں کے جذبات کا احترام بھی آپ بہت زیادہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک یہودی آپ کے پاس آیا اور اُس نے آ کے شکایت کی کہ دیکھئے! حضرت ابوبکرؓ نے میرا دل دُکھایا ہے اور کہا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کو خدا نے موسیٰ سے افضل بنایا ہے۔ اِس بات کو سن کر میرے دل کو تکلیف پہنچی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو بلا کر اُن سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا، یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! اِس شخص نے ابتداء کی تھی اور کہا تھا کہ میں موسیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کو خدا نے ساری دنیا پر فضیلت عطا فرمائی ہے اس پر میں نے کہا کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کو خدا نے موسیٰ سے افضل بنایا ہے۔ آپ نے فرمایا ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ دوسروں کے جذبات کا احترام کرنا چاہئے مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دیا کرو۔ اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ آپ اپنے آپ کو موسیٰ سے افضل نہ سمجھتے تھے بلکہ مطلب یہ تھا کہ یہ فقرہ کہنے سے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے موسیٰ پر فضیلت عطا فرمائی ہے یہودیوں کے دلوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

غرباء کا خیال اور اُن کے جذبات کا احترام

آپ ہمیشہ غرباء کے حالات کو درست رکھنے کی کوشش رکھتے اور اُن کو سوسائٹی میں مناسب مقام دینے کی سعی فرماتے۔ ایک دفعہ آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک امیر آپ کے سامنے سے گزرا آپ نے ایک ساتھی سے دریافت کیا کہ اس شخص کے بارہ میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اُس نے کہا یہ معزز اور امیر لوگوں میں سے ہے اگر یہ کسی لڑکی سے نکاح کی خواہش کرے تو اِس کی درخواست قبول کی جائے گی اور اگر یہ کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش مانی جائے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر خاموش رہے۔ اس کے بعد ایک اور شخص گزرا جو غریب اور نادار معلوم ہوتا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ساتھی سے پوچھا اِس کے بارہ میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اُس نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! یہ غریب آدمی ہے اور اس لائق ہے کہ اگر یہ کسی کی لڑکی سے نکاح کی درخواست کرے تو اس کی درخواست قبول نہ کی جائے اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش نہ مانی جائے اور اگر یہ باتیں سنانا چاہے تو اِس کی باتوں کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ یہ سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِس غریب آدمی کی قیمت اِس سے بھی زیادہ ہے کہ ساری دنیا سونے سے بھر دی جائے۔

ایک غریب عورت مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دن اُس کو نہ دیکھا تو آپ نے پوچھا وہ عورت نظر نہیں آتی۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ فوت ہوگئی ہے۔ آپ نے فرمایا جب وہ فوت ہوگئی تھی تو تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی کہ میں بھی اُس کے جنازہ میں شامل ہوتا پھر فرمایا شاید تم نے اس کو غریب سمجھ کر حقیر جانا۔ ایسا کرنا درست نہیں تھا مجھے بتاؤ اس کی قبر کہاں ہے پھر آپ اُس کی قبر پر گئے اور اُس کیلئے دعا کی۔

آپ فرمایا کرتے تھے بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے سر کے بال پراگندہ ہوتے ہیں اور اُن کے جسموں پر مٹی پڑی ہوتی ہے اگر وہ لوگوں سے ملنے جائیں تو لوگ اپنے دروازے بند کر لیتے ہیں لیکن ایسے لوگ اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا بیٹھیں تو خدا تعالیٰ کو اُن کا اِتنا احترام ہوتا ہے کہ وہ ان کی قسم پوری کر کے چھوڑتا ہے۔

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کچھ غریب صحابہؓ جو کسی وقت غلام ہوتے تھے بیٹھے ہوئے تھے۔ ابوسفیان اُن کے سامنے سے گزرے تو اُنہوں نے اس کے سامنے اسلام کی جیت کا کچھ ذکر کیا۔ حضرت ابوبکرؓ سن رہے تھے اُنہیں یہ بات بُری معلوم ہوئی کہ قریش کے سردار کی ہتک کی گئی ہے اور اُنہوں نے اُن لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کیا تم قریش کے سردار اور اُن کے افسر کی ہتک کرتے ہو!! پھر حضرت ابوبکرؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر یہی بات شکایتاً بیان کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکرؓ! شاید تم نے اللہ تعالیٰ کے ان خاص بندوں کو ناراض کر دیا ہے اگر ایسا ہوا تو یاد رکھو کہ تمہارا رب بھی تم سے ناراض ہو جائے گا۔ حضرت ابوبکرؓ اُسی وقت اُٹھے اور اُٹھ کر اُن لوگوں کے پاس واپس آئے اور کہا اے میرے بھائیو! کیا میری بات سے تم ناراض ہو گئے ہو؟ اِس پر اُن غلاموں نے جواب دیا اے ہمارے بھائی! ہم ناراض نہیں ہوئے خدا آپ کا قصور معاف کرے۔

مگر جہاں آپ غرباء کی عزت اور ان کے احترام کو قائم کرتے اور اُن کی ضرورتیں پوری فرماتے تھے وہاں آپ اُن کو عزتِ نفس کا بھی سبق دیتے تھے اور سوال کرنے سے منع فرماتے تھے۔ چنانچہ آپ ہمیشہ فرماتے تھے کہ مسکین وہ نہیں جس کو ایک کھجور یا دو کھجوریں یا ایک لقمہ یا دو لقمے تسلی دے دیں۔ مسکین وہ ہے کہ خواہ کتنی ہی تکلیفوں سے گزرے سوال نہ کرے۔ آپ اپنی جماعت کو یہ بھی نصیحت کرتے رہتے تھے کہ ہر وہ دعوت جس میں غرباء نہ بلائے جائیں وہ بدترین دعوت ہے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک دفعہ ایک غریب عورت میرے پاس آئی اور اس کے ساتھ اُس کی دو بیٹیاں بھی تھیں اُس وقت ہمارے گھر میں سوائے ایک کھجور کے کچھ نہ تھا میں نے وہی کھجور اُس کو دے دی۔ اُس نے وہ کھجور آدھی آدھی کر کے دونوں لڑکیوں کو کھلا دی اور پھر اُٹھ کر چلی گئی۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر میں داخل ہوئے تو میں نے آپ کو یہ واقعہ سنایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس غریب کے گھر میں بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے خدا تعالیٰ اُسے قیامت کے دن عذابِ دوزخ سے بچائے گا۔ پھر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اُس عورت کو اِس فعل کی وجہ سے جنت کا مستحق بنائے گا۔

اسی طرح ایک دفعہ آپ کو معلوم ہوا کہ آپ کے ایک صحابی سعدؓ جو مالدار تھے وہ بعض دوسرے لوگوں پر اپنی فضیلت ظاہر کر رہے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہاری یہ قوت اور طاقت اور تمہارا یہ مال تمہیں اپنے زورِ بازو سے ملے ہیں؟ ایسا ہرگز نہیں تمہاری قومی طاقت اور تمہارے مال سب غرباء ہی کے ذریعہ سے آتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

یعنی اے اللہ! مجھے مسکین ہونے کی حالت میں زندہ رکھ، مسکین ہونے کی حالت میں وفات دے اور مساکین کے زُمرہ میں ہی قیامت کے دن مجھے اُٹھا۔

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف لے جا رہے تھے تو آپ کے ایک غریب صحابی جو اتفاقی طور پر نہایت بدصورت بھی تھے گرمی کے موسم میں بوجھ اُٹھا اُٹھا کر ایک طرف سے دوسری طرف منتقل کر رہے تھے۔ ایک طرف اُن کا چہرہ بدصورت تھا تو دوسری طرف گرد و غبار اور پسینہ کی وجہ سے وہ اور بھی بدنما نظر آ رہا تھا۔ عین اُس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں سے گزرے اور آپ نے اُن کے چہرہ پر افسردگی کی علامتیں دیکھیں۔ آپ خاموشی سے اُن کے پیچھے چلے گئے اور جیسے بچے آپس میں کھیلتے وقت چوری چھپے پیچھے سے جا کر کسی دوست کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیتے اور پھر یہ امید کرتے ہیں کہ وہ اندازہ لگا کر بتائے کہ کس شخص نے اُس کی آنکھیں بند کی ہیں اِسی طرح آپ نے اُن کی آنکھوں پر جا کر ہاتھ رکھ دیا۔ اس نے اپنے ہاتھ سے آپ کے بازو اور جسم کو ٹٹولنا شروع کیا اور سمجھ لیا کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ یوں بھی وہ سمجھتا تھا کہ اتنے غریب، اتنے بدصورت اور اتنے بدحال آدمی کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سِوا اپنی محبت کا اظہار اور کون کر سکتا ہے۔ یہ معلوم کر کے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی اس کے ساتھ اظہارِ محبت کر رہے ہیں اس نے اپنا مٹی آلودا اور پسینہ سے بھرا ہوا جسم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کے ساتھ ملنا شروع کیا۔ شاید وہ یہ دیکھتا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور آپ کا حوصلہ کتنا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسکراتے رہے اور اُس کو اِس حرکت سے منع نہ کیا جب وہ پیٹ بھر کر آپ کے کپڑوں کو خراب کر چکا تو آپ نے مذاقاً فرمایا میرے پاس ایک غلام ہے کوئی اس کا خریدار ہے؟ آپ کے اِس فقرہ نے اُس کو عرش سے فرش پر لا کر پھینک دیا اور اِس بات کی طرف اس کی توجہ پھرا دی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا کون مجھ کو قدر کی نگاہوں سے دیکھ سکتا ہے اور میں کس قابل ہوں کہ غلام کر کے ہی کوئی مجھے خریدے۔ اس نے افسردگی سے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! میرا خریدار دنیا میں کوئی نہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں! نہیں! ایسا مت کہو تمہاری قیمت خدا کی نظر میں بہت زیادہ ہے۔

آپ نہ صرف غرباء کا خیال رکھتے تھے بلکہ اپنی جماعت کو بھی غرباء کا خیال رکھنے کی ہمیشہ نصیحت فرماتے رہتے تھے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی حاجتمند آتا تو آپ اپنی مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے فرماتے کہ آپ بھی اس کی سفارش کریں تا کہ نیک کام کی سفارش کے ثواب میں شامل ہو جائیں۔ اس طرح آپ ایک طرف تو اپنی جماعت کے لوگوں کے دلوں میں غرباء کی امداد کا احساس پیدا کرتے تھے اور دوسری طرف خود سوالی کے دل میں دوسرے مسلمانوں کی نسبت محبت کا احساس پیدا کرنے کی کوشش کرتے۔ (باقی آئندہ)

(نبیوں کا سردارؐ، صفحہ 283 تا 290، مطبوعہ قادیان 2014ء)

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(319) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ قاضی محمدؐ یوسف صاحب پشاوری نے مجھے بذریعہ خط اطلاع دی کہ میں جب شروع میں قادیان گیا تو ایک شخص نے اپنے لڑکے کو حضرت صاحب کے سامنے ملاقات کیلئے پیش کیا۔ جس وقت وہ لڑکا حضرت صاحب کے مصافحہ کیلئے آگے بڑھا تو اظہار تعظیم کیلئے حضرت کے پاؤں کو ہاتھ لگانے لگا جس پر حضرت صاحب نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اسے ایسا کرنے سے روکا اور میں نے دیکھا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ نے بڑے جوش میں فرمایا کہ انبیاء دنیا میں شرک مٹانے آتے ہیں اور ہمارا کام بھی شرک مٹانا ہے نہ کہ شرک قائم کرنا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یوں تو اسلام کا لُبِّ لُباب ہی ادب و احترام ہے چنانچہ اَلطَّرِیْقَۃُ کُلُّھَا اَدَبٌ کا بھی یہی منشاء ہے کہ ہر چیز کا اس کے مرتبہ کے مطابق ادب و احترام کیا جاوے نہ کم نہ زیادہ کیونکہ افراط و تفریط ہر دو ہلاکت کی راہیں ہیں۔

(320) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ 1895ء میں مجھے تمام ماہ رمضان قادیان میں گزارنے کا اتفاق ہوا اور میں نے تمام مہینہ حضرت صاحب کے پیچھے نماز تہجد یعنی تراویح ادا کی۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ وتر اوّل شب میں پڑھ لیتے تھے اور نماز تہجد آٹھ رکعت دو دو رکعت کر کے آخر شب میں ادا فرماتے تھے جس میں آپ ہمیشہ پہلی رکعت میں آیت الکرسی تلاوت فرماتے تھے یعنی اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ تک اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص کی قرأت فرماتے تھے اور رکوع اور سجود میں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اکثر پڑھتے تھے اور ایسی آواز سے پڑھتے تھے کہ آپ کی آواز میں سن سکتا تھا نیز آپ ہمیشہ سحری نماز تہجد کے بعد کھاتے تھے اور اس میں اتنی تاخیر فرماتے تھے کہ بعض دفعہ کھاتے کھاتے اذان ہو جاتی تھی اور آپ بعض اوقات اذان کے ختم ہونے تک کھانا کھاتے رہتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ در اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ جب تک صبح صادق افق مشرق سے نمودار نہ ہو جائے سحری کھانا جائز ہے اذان کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ صبح کی اذان کا وقت بھی صبح صادق کے ظاہر ہونے پر مقرر ہے اس لئے لوگ عموماً سحری کی حد اذان ہونے کو سمجھ لیتے ہیں قادیان میں چونکہ صبح اذان صبح صادق کے پھوٹتے ہی ہو جاتی ہو بلکہ ممکن ہے کہ بعض اوقات غلطی اور بے احتیاطی سے اس سے بھی قبل ہو جاتی ہو، اس لئے ایسے موقعوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اذان کا چنداں خیال نہ فرماتے تھے اور صبح صادق کے تبیّن تک سحری کھاتے رہتے تھے اور دراصل شریعت کا منشاء بھی اس معاملہ میں یہ نہیں ہے کہ جب علمی اور حسابی طور پر صبح صادق کا آغاز ہوا سکے ساتھ ہی کھانا ترک کر دیا جاوے بلکہ منشاء یہ ہے کہ جب عام لوگوں کی نظر میں صبح کی سفیدی ظاہر ہو جاوے اس وقت کھانا چھوڑ دیا جاوے چنانچہ تبیّن کا لفظ اسی بات کو ظاہر کر رہا ہے۔ حدیث میں بھی آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بلال کی اذان پر سحری نہ چھوڑا کرو بلکہ ابن مکتوم کی اذان تک بیشک کھاتے پیتے رہا کرو کیونکہ ابن مکتوم نابینا تھے اور جب تک لوگوں میں شور نہ پڑ جاتا تھا کہ صبح ہو گئی ہے، صبح ہو گئی ہے اس وقت تک اذان نہ دیتے تھے۔

(321) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ منشی عبداللہ صاحب سنوری نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام الٰہی کے ذریعہ یہ معلوم ہوا کہ آپ اس صدی کے مجدّد ہیں (ابھی تک آپ کو مسیحیت و مہدیت کا دعویٰ نہ تھا) تو آپ نے ایک اشتہار کے ذریعہ جو اردو اور انگریزی ہر دو زبانوں میں شائع کیا گیا تھا یہ اعلان فرمایا کہ خدا نے مجھے اس زمانہ کا مجدّد مقرر فرمایا ہے اور مجھے اس کام کیلئے مامور فرمایا ہے کہ میں اسلام کی صداقت بمقابلہ دوسرے مذاہب کے ثابت و قائم کروں اور نیز اصلاح اور تجدید دین کا کام بھی میرے سپرد فرمایا گیا ہے اور نیز آپ نے یہ بھی لکھا کہ میرے اندر روحانی طور پر مسیح ابن مریم کے کمالات ودیعت کئے گئے ہیں۔ اور آپ نے تمام دنیا کے مذاہب کے متبعین کو دعوت دی کہ وہ آپ کے سامنے آکر اسلام کی صداقت کا امتحان کریں اور اپنے روحانی امراض سے شفاء پائیں یہ اشتہار بیس ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا اور منشی عبداللہ صاحب سنوری بیان کرتے ہیں پھر بڑے اہتمام کے ساتھ تمام دنیا کے مختلف حصوں میں بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک اس کی اشاعت کی گئی۔ چنانچہ تمام بادشاہوں و فرماں روایان دول و وزراء و مدبرین و مصنفین و علماء دینی و نوابوں و راجوں وغیرہ وغیرہ کو یہ اشتہار ارسال کیا گیا اور اس کام کیلئے بڑی محنت کے ساتھ پتے حاصل کئے گئے اور حتی الوسع دنیا کا کوئی ایسا معروف آدمی نہ چھوڑا گیا جو کسی طرح کوئی اہمیت یا اثر یا شہرت رکھتا ہو اور پھر اسے یہ اشتہار نہ بھیجا گیا ہو کیونکہ حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ جہاں جہاں ہندوستان کی ڈاک پہنچ سکتی ہے وہاں وہاں ہم یہ اشتہار بھیجیں گے نیز میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس کا اردو حصہ پہلے چھپ چکا تھا اور انگریزی بعد میں ترجمہ کرا کے اس کی پشت پر چھاپا گیا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ اشتہار ابتداءً غالباً 1884ء میں شائع کیا گیا اور پھر بعد میں ''شحنہ حق'' اور ''آئینہ کمالات اسلام'' اور ''برکات الدعا'' کے ساتھ بھی اس کی اشاعت کی گئی۔ اور میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب نے اسکے ترجمہ کیلئے مجھے میاں الٰہی بخش اکونٹنٹ لاہور کے پاس بھیجا تھا اور فرمایا تھا کہ وہیں لاہور میں اس کا ترجمہ کرا کے چھپوا لیا جاوے۔

(322) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ سیرۃ المہدی کے حصہ اول کی روایت نمبر 6 میں جو سنگترہ کا واقعہ خاکسار نے لکھا ہے اسکے متعلق میرے ایک بزرگ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ روایت قابل توجیہہ ہے اور مجھے ایسا خیال آتا ہے کہ چونکہ اس وقت حضرت میاں صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ابھی بالکل بچہ تھے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن کو خوش کرنے کیلئے بطور مزاح کے ایسا کیا ہوگا کہ چپکے سے اپنی جیب میں سے سنگترہ نکال کر درخت پر ہاتھ مارا ہوگا اور پھر ان کو وہ سنگترہ دے دیا ہوگا۔ ورنہ اگر واقعی ایسا خارق عادت امر پیش آتا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کسی تصنیف یا تقریر میں اس کا ذکر فرماتے جیسا کہ آپ نے کرتہ پر سرخی کے چھینٹے پڑنے کا ذکر فرمایا ہے۔ خاکسار اس رائے کو وقعت کی نظر سے دیکھتا ہے اور عقلاً اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہوا اور اسی لئے خاکسار نے جب یہ روایت لکھی تھی تو اسے بغیر نوٹ کے چھوڑ دیا تھا لیکن خاکسار اس واقعہ کے ظاہری پہلو کو بھی ہرگز ناممکن الوقوع نہیں سمجھتا اور نہ میرے وہ بزرگ جنہوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے ایسا خیال فرماتے ہیں اور میرے نزدیک حضرت صاحب کے اسے شائع نہ کرنے سے بھی یہ استدلال یقینی طور پر نہیں ہوتا کہ یہ واقعہ حضرت کی طرف سے بچہ کو خوش کرنے کیلئے مزاحًا ظہور پذیر ہوا تھا۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ جو نشانات وہ اپنے کسی نبی یا مامور کے ہاتھ پر ظاہر کرتا ہے وہ عموماً دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو مخالفین کیلئے ظاہر کئے جاتے ہیں اور دوسرے وہ جو مؤمنین کیلئے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اوّل الذکر قسم میں اخفاء کا پردہ زیادہ رکھا جاتا ہے۔ اور احتمالات کے پہلو زیادہ کُھلے رہتے ہیں مگر ثانی الذکر قسم میں مقابلۃً اخفاء کم ہوتا ہے اور کچھ کچھ شہود کا پہلو غالب ہوتا جاتا ہے۔ یہ اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے نہایت حکیمانہ فعل سے یہ مقدر کیا ہے کہ ایمان کی ابتداء غیب سے شروع ہو اور پھر جوں جوں ایک انسان ایمان کے راستہ پر قدم اُٹھاتا جاتا ہے اس کیلئے علیٰ قدر مراتب شہود کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں اور میرے اس یقین کے میرے پاس وجوہ ہیں کہ کئی نشانات انبیاء و مرسلین پر ایسے ظاہر ہوتے ہیں کہ جن کا وہ کسی فرد بشر پر بھی اظہار نہیں کرتے کیونکہ وہ محض انکی ذات کیلئے ہوتے ہیں اور ایسے نشانات میں ان کے مقام قرب و عرفان کے مطابق پورا پورا شہود کا رنگ ہوتا ہے۔ پس اگر کوئی خارق عادت امر حضرت مسیح موعود پر ظاہر ہوا ہو اور حضرت نے اس کو عام طور پر ظاہر نہ کیا ہو تو میرے نزدیک یہ بات ہرگز قابل تعجب نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ یہ حقیقت جو خاکسار نے بیان کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (فداہ نفسی) کے حالات زندگی میں بھی واضح طور پر نظر آتی ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ تھوڑے کھانے سے زیادہ آدمیوں کے شکم سیر ہو جانے اور تھوڑے پانی سے ایک بڑی جماعت کے سیراب ہو جانے اور آپ کی انگلیوں سے پانی کے پھوٹ پھوٹ کر بہنے وغیرہ وغیرہ واقعات صرف صحابہ کی جماعت کیلئے ظاہر ہوئے اور مشرکین کو (جن کو بظاہر ان باتوں کی زیادہ ضرورت تھی) ان نشانات میں سے حصہ نہ ملا۔ جس کی یہی وجہ تھی کہ جو نشانات مشرکین کو دکھائے گئے ان میں زیادہ اخفاء مقصود تھا۔ ہاں اس موقعہ پر مجھے یہ بھی یاد آیا کہ خود حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر کھانے کے زیادہ ہو جانے کا خارق عادت امر ظاہر ہوا مگر اسکے دیکھنے والے صرف آپ کے خاص خاص صحابہ تھے اور آپ نے کبھی ان باتوں کا عام طور پر اظہار نہیں فرمایا اور کرتہ پر سرخی کے چھینٹے پڑنے کو جو آپ نے ظاہر فرمایا تو اوّل تو خود اسکے متعلق میاں عبداللہ صاحب کی روایت سے ظاہر ہے کہ ابتداءً آپ نے اسے مخفی رکھنے کی کوشش فرمائی تھی اور پھر میاں عبداللہ صاحب کے اصرار پر اسے بڑی لمبی چوڑی تمہید کے بعد ظاہر فرمایا تھا۔ علاوہ ازیں اسکے بیان کرنے میں خاص حکمت تھی اور یہ کہ مسئلہ قدامت روح و مادہ کی بحث میں خلق مادہ کے اثبات کیلئے اس کے اظہار کی ضرورت پیش آگئی تھی اور چونکہ کُرتہ جس پر چھینٹے پڑے تھے موجود تھا اور اسکے ساتھ ایک دوسرے شخص کی (جو اس واقعہ کے وقت عاقل بالغ مرد تھا اور حضرت کیساتھ کوئی دنیاوی یا جسمانی تعلق نہ رکھتا تھا) عینی شہادت بھی موجود تھی اس لئے آپ نے اس واقعہ کو خدمت اسلام اور جہاد فی سبیل اللہ کی غرض سے ظاہر فرمایا اور ایک آریہ معترض پر حجت پوری کی۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ علاوہ ازیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس روایت میں حضرت والدہ صاحبہ بھی راویہ ہیں۔

(323) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ سیرۃ المہدی کے حصہ اوّل کی روایت نمبر 10 (صحیح نمبر 11) میں خاکسار نے یہ لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام منگل کے دن کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ اس کا مطلب بعض لوگوں نے غلط سمجھا ہے کیونکہ انہوں نے اس سے ایسا نتیجہ نکالا ہے کہ گویا منگل کا دن ایک منحوس دن ہے جس میں کسی کام کی ابتداء نہیں کرنی چاہیے۔ ایسا خیال کرنا درست نہیں اور نہ حضرت صاحب کا یہ مطلب تھا بلکہ منشاء یہ ہے کہ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے دن اپنی برکات کے لحاظ سے ایک دوسرے پر فوقیت رکھتے ہیں۔ مثلاً جمعہ کا دن مسلمانوں میں مسلّمہ طور پر مبارک ترین دن سمجھا گیا ہے۔ اس سے اتر کر جمعرات کا دن اچھا سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے سفروں کی ابتداء اس دن میں فرماتے تھے۔ خلاصہ کلام یہ کہ دن اپنی برکات و تاثیرات کے لحاظ سے ایک دوسرے پر فوقیت رکھتے ہیں اور اس توازن اور مقابلہ میں منگل کا دن گویا سب سے پیچھے ہے۔ کیونکہ وہ شدائد اور سختی کا اثر رکھتا ہے جیسا کہ حدیث میں بھی مذکور ہے نہ یہ کہ نعوذ باللہ منگل کا دن کوئی منحوس دن ہے۔ پس حتی الوسع اپنے اہم کاموں کی ابتداء کیلئے سب سے زیادہ افضال و برکات کے اوقات کا انتخاب کرنا چاہیے لیکن ایسا بھی نہ ہو کہ اس غرض کو پورا کرنے کیلئے کوئی نقصان برداشت کیا جاوے یا کسی ضروری اور اہم کام میں توقف کو راہ دیا جاوے ہر ایک بات کی ایک حد ہوتی ہے اور حد سے تجاوز کرنے والا شخص نقصان اُٹھاتا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ جو لوگ دنوں وغیرہ کے معاملہ میں ضرورت سے زیادہ خیال رکھتے ہیں ان پر بالآخر توہم پرستی غالب آ جاتی ہے۔ ''گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی'' کا اصول جیسا کہ اشخاص کے معاملہ میں چسپاں ہوتا ہے ویسا ہی دوسرے امور میں بھی صادق آتا ہے اور یہ سوال کہ دنوں کی تاثیرات میں تفاوت کیوں اور کس وجہ سے ہے، یہ ایک علمی سوال ہے جس کے اُٹھانے کی اس جگہ ضرورت نہیں۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، مطبوعہ قادیان 2008)

ارشاد باری تعالیٰ

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (آل عمران:32)

ترجمہ: تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ہر احمدی عورت اور ہر احمدی مرد کو اس اہم بات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ احمدی ہونے کے بعد ہماری ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں،

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف دیکھیں کہ وہ ہمیں کیا بنانا چاہتے ہیں

ہمارے ہر عمل اور قول کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہونا چاہئے تا کہ اس دنیا سے ہی جنت کی زندگی شروع ہو جائے

ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ کوئی دوسرا شخص نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور پھر جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کے صحابہ اور صحابیات ہیں، پھر اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق و عاشق صادق کی وہ ذات ہے جو ہمارے لئے نمونہ ہے، پھر خلافت کا جاری نظام ہے جو رہنمائی کرنے والا ہے، پس کسی دوسرے شخص کو ہم نے نہیں دیکھنا

اگر ایک حقیقی احمدی عورت بننا ہے تو اُس چادر کو اوڑھیں جو تقویٰ کی چادر ہے، جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہے، جو آپ کی حیا کی حفاظت کرنے والی ہے

(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں اہم نصائح)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ ہالینڈ کے موقع پر مستورات سے خطاب فرمودہ 19 / مئی 2012ء بمقام نن سپیٹ، ہالینڈ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ-
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

اللہ تعالیٰ نے ایک مومن مرد اور مومن عورت کو جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے یا جو خصوصیات ایک مومنہ یا مومن کی ہونی چاہئیں، اُن کا کچھ بیان ان آیات میں ہوا جو شروع میں آپ کے سامنے تلاوت کی گئی تھیں۔ ان باتوں کی مختصر وضاحت آخر میں کروں گا۔ پہلے مَیں قرآنِ کریم کے حوالے سے ہی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قرآنِ کریم میں اور بھی کئی جگہ نیکیوں کے کرنے کا حکم دے کر، اُن کی طرف توجہ دلا کر، اعمالِ صالحہ بجا لانے کی تلقین کر کے پھر فرمایا ہے کہ جو اس کے مطابق اپنی زندگی گزارے گا وہ اس دنیا میں بھی اور اُخروی زندگی میں بھی، مرنے کے بعد بھی خدا تعالیٰ کے انعامات کا حقدار ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انسان کے ہر عمل کی جزا ضرور دیتا ہے لیکن بعض آیات میں یہ تنبیہ بھی کر دی کہ برے اعمال اور نافرمانیوں کی سزا بھی ملتی ہے۔ جس طرح جزا اور انعام ملنے میں کسی مرد اور عورت کی تخصیص نہیں ہے، کوئی فرق نہیں ہے، اسی طرح سزا ملنے میں بھی کوئی تخصیص نہیں ہوگی، کوئی فرق نہیں ہوگا۔ جو کوئی جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔

پس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام جہاں ایک مومنہ اور مومن کیلئے خوشی اور راحت کا سامان پیدا کرتا ہے وہاں خوف پیدا کرنے والا بھی ہے اور خوف پیدا کرنے والا ہونا چاہئے کہ جہاں یہ جزا ہے، انعامات ہیں، وہاں سزا بھی ہے تا کہ ایک مومن، انسان ہر وقت اپنے عمل پر نظر رکھے اور ایسے عمل کرے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا باعث بنے۔ اور ایک احمدی عورت اور مرد کے لئے تو اور بھی زیادہ توجہ کا مقام ہے کہ ہم اس زمانے کے امام کو ماننے والے ہیں جس نے کھول کھول کر ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے اور ہم نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر یہ عہدِ بیعت کیا ہے کہ ہم قرآنِ کریم کی تعلیم پر ہمیشہ عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ جو شرائطِ بیعت ہیں اُن کی چھٹی شرط یہ ہے کہ قرآنِ کریم کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریں گے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159، اشتہار ''تکمیل تبلیغ''، اشتہار نمبر 51)

اب یہ عہد جس طرح مَردوں نے کیا ہے احمدی عورتوں نے بھی کیا ہے۔ قرآنِ کریم کی حکومت صرف اس طرح تو قبول نہیں ہوگی کہ ہم کہہ دیں کہ الحمد للہ! ہم قرآنِ کریم کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں۔ ہم نے اپنے بچوں کو قرآنِ کریم پڑھا دیا۔ ایک دفعہ آمین کروالی ہے۔ ہم یہ اللہ تعالیٰ کا کلام سمجھتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور جو آخری شرعی کتاب ہے اور اس کے بعد ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اسکے بعد اور کوئی شرعی کتاب نازل نہیں ہوسکتی کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرما دیا ہے اس شرعی کتاب کے نازل ہونے کے بعد دین کامل ہوگیا اور تمام روحانی نعمتیں اور دینی تعلیمات اپنی تمام تر خوبصورتی کے ساتھ اس قرآنِ کریم میں بتا دی گئیں۔ یقیناً اس بات پر یقین کرنا اور یہ اعتقاد رکھنا ہر ایک مومنہ اور مومن کیلئے ضروری ہے لیکن قرآنِ کریم کی حکومت اُس وقت ہم میں سے ہر ایک چاہے وہ مرد ہے یا عورت اپنے سر پر قبول کرنے والا بنے گا، جب قرآنِ کریم کے احکامات کو تلاش کر کے اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جو قرآنِ کریم کے سات سو حکموں پر عمل نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(ماخوذ از کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

آپ نے فرمایا بیشک تم بیعت میں تو شامل ہو گئے ہو، تم نے یہ بھی مان لیا کہ جو مسیح و مہدی آنے والا تھا وہ آ گیا ہے۔ بیشک یہ بھی مان لیا کہ اس مسیح و مہدی کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ارشاد میں نبی کا قرار دیا ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں (اُس کا خلاصہ یہ ہے) کہ میری جماعت کا معیار اللہ تعالیٰ نے بہت اونچا رکھا ہے اور وہ اونچا معیار جیسا کہ بیان ہوا ہے، یہ ہے کہ قرآنِ کریم کے تمام حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود کے ذریعے ایسی جماعت قائم کرنا چاہتا ہے جس کا اوڑھنا بچھونا خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہر عورت کو بھی اور ہر مرد کو بھی، ہر جوان کو بھی اور ہر بوڑھے کو بھی کہ وہ کس حد تک اپنے اعمال کو اُس معیار کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہا ہے جو ایک مومنہ اور مومن کے ہونے چاہئیں۔ کس حد تک ہم اُن اعمالِ صالحہ کو بجا لانے کی کوشش کر رہے ہیں جن کا ذکر قرآنِ کریم میں ہوا ہے۔

پس ہر احمدی عورت اور ہر احمدی مرد کو اس اہم بات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ احمدی ہونے کے بعد ہماری ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف دیکھیں کہ وہ ہمیں کیا بنانا چاہتے ہیں۔ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ دین کے ساتھ دنیا جمع نہیں ہوسکتی۔ ہاں خدمتگار کے طور پر تو بیشک ہوسکتی ہے لیکن بطور شریک کے ہرگز نہیں ہوسکتی۔ یہ کبھی نہیں سنا گیا کہ جس کا تعلق صافی اللہ تعالیٰ سے ہو وہ ٹکڑے مانگتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی اولاد پر بھی رحم کرتا ہے''۔ پھر آپ نے فرمایا کہ: ''ہماری جماعت میں وہی شریک سمجھنے چاہئیں جو بیعت کے موافق دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہیں۔ جب کوئی شخص اس عہد کی رعایت رکھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف حرکت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو طاقت دے دیتا ہے۔'' پھر فرماتے ہیں کہ: ''صحابہؓ کی حالت کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے ان کو پاک صاف کر دیا''۔ فرمایا کہ ''خوب یاد رکھو کہ جس جماعت کا قدم خدا کے لیے نہیں اس سے کیا فائدہ؟''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 320، ایڈیشن 2003ء، مطبوعہ ربوہ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ جیسی پاکی اور صفائی ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ صرف مرد صحابہ نے یہ پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا نہیں کیں بلکہ صحابیات نے بھی یہ پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کیں۔ ایک انقلاب اپنے اندر پیدا کیا۔ اپنی عبادتوں کے معیار ایسے بلند کئے کہ راتیں گھنٹوں عبادت میں گزارنے لگیں۔ جب دیکھا کہ مردوں کو جہاد کا ثواب ہم سے زیادہ مل رہا ہے، اُن کے قدم ہم سے بڑھ رہے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہ ہم اپنے مردوں کے گھروں کی حفاظت کرتی ہیں، اُن کے بچوں کی نگہداشت کرتی ہیں، کیا ہمارے فعل ہمیں مَردوں کے برابر کھڑا کر سکیں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ کیوں نہیں! یقیناً تمہیں بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ جن کاموں کیلئے تم بنائی گئی ہو یا جو ذمہ داریاں تم پر ڈالی گئی ہیں اُنکا حق ادا کرنے، اُنکو خوبصورتی سے سرانجام دینے پر تم اُتنا ہی ثواب کا حقدار ٹھہرو گی جتنا ایک جہاد کرنے والا مرد۔

(الجامع لشعب الایمان للبیہقی باب الستون من شعب الایمان وھواب فی حقوق الاولاد والاہلین...... جلد 11 صفحہ 178-177 حدیث 8369 مطبوعہ مکتبۃ الرشد ناشرون ریاض 2004ء)

پس یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور اس زمانے میں تو جہاد کی صورت بھی بدل گئی ہے۔ اب تو ہر عورت اُس جہاد میں شامل ہوسکتی ہے جو مرد بھی کرتے ہیں اور وہ ہے تبلیغ کا جہاد جو باہر رہ کر کرنا ہے۔ جو نفس کا جہاد ہے وہ تو ہر ایک نے کرنا ہی ہے۔ ایک تبلیغ کا جہاد ہے جو ہر ایک اپنے اپنے ماحول میں کر سکتا ہے۔ عورتیں بھی تبلیغ کر سکتی ہیں تا کہ اسلام کی تبلیغ کر کے دنیا میں زیادہ سے زیادہ اسلام کا پیغام پہنچائیں۔

پس اللہ تعالیٰ تو ہر ایک کو جو بھی کوئی نیک کام کرے گا یہ ثواب دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی بغیر جزا کے نہیں چھوڑتا لیکن اسکا حق ادا کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نفس کی قربانی اور اعمالِ صالحہ کو ضروری قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی ۔ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی (النّٰزعٰت: 42-41) یعنی اور جس نے اپنے رب کی شان سے خوف کیا اور اپنے نفس کو گری ہوئی خواہشات سے روکا۔ پس یقیناً جنت اُسکا ٹھکانہ ہوگی۔ یہ آیات بیان فرما کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہشتی زندگی اور جنت جو ہے اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد چہارم صفحہ 320، ایڈیشن 2003ء، مطبوعہ ربوہ)

پس ہمارے ہر عمل اور قول کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہونا چاہئے تا کہ اس دنیا سے ہی یہ جنت کی زندگی شروع ہو جائے۔ یاد رکھیں یہ جنت کی زندگی جو

ہے یہ دنیا میں پڑنے سے نہیں ہوتی بلکہ دین کے ساتھ وابستہ رہنے سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دنیا تمہاری خدمتگار کے طور پر ہو۔ دنیا تمہاری نوکر ہو۔ دنیا تم پر حاوی نہ ہو بلکہ تم دنیا پر حاوی ہو جاؤ۔ تم دنیا کو اپنے پیچھے چلانے والی بنو، نہ کہ خود دنیا کے پیچھے چلنے والی بن جاؤ۔

یہی اصول تھا جسے صحابہ نے اور صحابیات نے اپنے سامنے رکھا۔ اُن کے سامنے بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی صورت میں ہر قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرنے اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھنے کا ایک عملی نمونہ تھا جس کا اعلیٰ ترین معیار ہونے کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ان الفاظ میں اعلان فرمایا ہے اور ہمیں تلقین کی ہے کہ اس کو اپناؤ کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (سورۃ الاحزاب:22) تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول میں ایک کامل نمونہ ہے۔ وہ جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت کے ملنے کی امید رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرتے ہیں۔ پس اس نمونے کی پیروی کرو۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ صحابہ کے سامنے یہ نمونہ تھا جو آپ کی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی صورت میں تھا اور انہوں نے اس کی پیروی کی اور نفس کی خواہشات کو مٹا دیا اور دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ وہ تاجر بھی تھے لیکن خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے تھے۔ وہ غلام بھی تھے، لونڈیاں بھی تھیں لیکن اُن میں خدا تعالیٰ کا خوف اپنے دنیاوی آقاؤں سے زیادہ تھا۔ وہ دنیا کے دوسرے کاموں میں بھی مصروف ہوتے تھے لیکن خدا تعالیٰ کو نہیں بھولتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی صحابیات بھی ویسی ہی کوشش کرتی تھیں جیسی صحابہ کرتے تھے۔ اور یہ کوشش اور قرآنِ کریم کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرنے کا نتیجہ ہی تھا کہ حضرت عائشہؓ نے وہ مقام حاصل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’آدھا دین عائشہ سے سیکھو۔‘‘ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح کتاب المناقب باب مناقب ازواج النبیؐ ...... الفصل الثالث جلد 11 صفحہ 338 دارالکتب العلمیہ بیروت 2001ء) اور آپ مردوں کیلئے نمونہ بن گئیں۔ اس طرح کئی صحابیات نے ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو مردوں سے آگے نکل جانے والا فرمایا۔ آج بیشک وہ انسانِ کامل تو ہم میں موجود نہیں ہے جنہوں نے مُردوں کو زندہ کر دیا تھا اور اپنے عملی نمونے اور قوتِ قدسی سے ایک انقلاب برپا کر دیا تھا لیکن وہ آخری شرعی کتاب، وہ کامل و مکمل شریعت قرآنِ کریم کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ اور سنّت ہمارے سامنے موجود ہے۔ آپ اب تا قیامت زندہ رسول ہیں۔ چاہے جن کو بشری تقاضے کے تحت اللہ تعالیٰ نے وفات دے دی لیکن پھر بھی آپ کا جو اُسوہ ہے ہمارے سامنے موجود ہے اور اب یہ تا قیامت ہمارے سامنے موجود رہنا ہے۔ پس اس نمونے پر چلنے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر خُلق ہی قرآنِ کریم کی عملی تصویر تھا۔ (مسند الامام احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 144 مسند عائشۃ حدیث 25108 عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس ہمارے لئے حضرت عائشہ نے یہی فرمایا جب اُن سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتائیں تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر خُلق قرآنِ کریم کی عملی تصویر تھی۔

پس ہمارے لئے کوئی بہانہ نہیں رہ گیا، کوئی راہِ فرار نہیں ہے کہ ہم کس طرح اُس اسوہ پر عمل کریں جو زندہ صورت میں ہم میں موجود نہیں ہے۔ اور پھر اس زمانے میں یہ دیکھیں کہ قرآنِ کریم کی حکومت ہمارے سروں پر قائم کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجا ہے اور یہ تمام احکام اس طرح کھول کر آپ نے ہمارے سامنے رکھ دیئے ہیں کہ اس کے سوا اب اور کوئی چارہ نہیں کہ مسیح موعود کی جماعت سے منسوب ہو کر ہم ان قرآنی احکامات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں اور نہ صرف اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔ اس اسوہ کو جاری رکھیں بلکہ اپنی نسلوں میں بھی جاری کرنے کی کوشش کریں کیونکہ نسلوں کی ذمہ داری عورت پر ڈالی گئی ہے۔

مائیں جب اپنے بچوں کو اپنا مقام قرآن و حدیث کے حوالے سے بتاتی ہیں تو اُس کا حق ادا کرنے والا بھی بننا ہوگا۔ عورت کے قدموں کے نیچے جب جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ تو ہر عورت اس جنت کی ضامن نہیں بن گئی۔ جنت کی ضمانت دینے والی عورت دنیاوی کھیل کود میں پڑنے والی عورت نہیں ہے۔ دنیاوی اور ذاتی خواہشات کی تکمیل کرنے والی عورت نہیں ہے بلکہ وہ عورتیں وہ ہیں جو قرآنی احکامات پر عمل کرنے والی ہوں۔ وہ بھی تو عورت تھی جس کی زبان اُسکے بیٹے نے اس لئے کاٹ لی تھی کہ اگر یہ میری صحیح تربیت کرتی، بچپن سے ہی میرے ہر برے کام کو ماں کی ممتا کا نام دے کر لاڈ پیار سے ٹال نہ دیتی تو آج یہ بیٹا برے کام سیکھ کر ڈاکو اور قاتل نہ بن جاتا اور پھانسی کے تختے پر نہ پہنچتا۔ پس جو مائیں اپنے بچوں کی تربیت نہیں کرتیں، اگر اُن کے بچے اُن کی زبان کاٹ کر دنیا کو یہ نہیں بھی بتاتے کہ میرا گناہ کی طرف اُٹھنے والا ہر قدم جو ہے وہ میری ماں کی بری تربیت کا نتیجہ ہے تب بھی زمانے کو، دنیا کو ایسے بچوں کی حرکتوں کا پتہ لگ جاتا ہے۔ دین سے دور جانے کی وجہ سے پتہ لگ جاتا ہے۔ ماں باپ کا ادب اور احترام نہ کرنے کی وجہ سے پتہ لگ جاتا ہے۔ غلط قسم کے لوگوں میں بیٹھنے کی وجہ سے پتا لگ جاتا ہے کہ ان بچوں کی اس تربیت پر عموماً گھر کے ماحول کا اثر ہے، ماں کی تربیت کی کمی کا اثر ہے۔ زیادہ لاڈ پیار کا اثر ہے۔ پس احمدی مائیں جو اس ماحول میں رہ رہی ہیں بچپن سے ہی اپنے بچوں کیلئے وہ ماں بن کر دکھائیں جو اُنہیں ہر برے بھلے کی تمیز کر کے دکھانے والی ہو۔ اُنہیں دین سے جوڑنے والی ہو۔ اُن کے دلوں میں خلافت سے محبت اور احترام کا تعلق پیدا کرنے والی ہو۔ اُن میں سچائی کے اعلیٰ ترین معیار قائم کرنے والی ہو۔ ہم میں سے اکثر اچھے اخلاق سیکھنے سکھانے کی باتیں کرتے ہیں۔ قرآنِ کریم کے حکم قولِ سدید یعنی ایسا سچ جو اعلیٰ ترین معیار کا سچ ہو جس میں کوئی ایچ پیچ نہ ہو وہ اپنانے کی باتیں کرتے ہیں، اُس نیک بچے کی مثال تو دیتے ہیں جس نے ماں کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ڈاکوؤں کو سچائی سے کام لیتے ہوئے اپنی چھپی ہوئی اشرفیوں کے بارے میں بتا دیا تھا اور اپنے نقصان کی کچھ بھی پرواہ نہیں کی تھی اور سچائی کو دنیا کی ہر دولت پر ترجیح دی تھی۔ (ماخوذ از غنیۃ الطالبین اردو، مترجم مولانا سید عبدالدائم صفحہ 12 سوانح حیات حضور محبوب سبحانی، ایک غیبی واقعہ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی) لیکن اپنے جائزے لیں اور دیکھیں کہ کتنی مائیں ایسی ہیں جو وقت آنے پر خود بھی سچ کے اس معیار پر عمل کرنے والی ہیں۔ یہ عذر نہیں ہونے چاہئیں کہ آپ ہمیں نصیحت کرتے ہیں لیکن فلاں عہدیدار کی سچائی کا معیار بھی ایسا نہیں ہے۔ میں اگر کوئی بات کہتا ہوں تو ہر ایک کے لئے کہتا ہوں۔ دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہنا کہ تمہارے جھوٹ کو میں اس لئے معاف کر دیتا ہوں کہ فلاں عہدیدار بھی جھوٹا ہے یا جھوٹی ہے۔ ہر ایک نے اپنا حساب خود دینا ہے۔ نہ ہی کبھی یہ دنیا میں ہوا ہے اور نہ کسی نے دیکھا ہے کہ بچے کی غلط تربیت کے بد نتائج اس لئے نہ نکلیں کہ فلاں عہدیدار نے یا فلاں شخص نے بھی اپنے بچے کی اچھی تربیت نہیں کی۔ یا کسی دوسرے نے اگر اچھی تربیت کی ہے تو اُس کا اثر آپ کے بچوں کی تربیت پر نہیں پڑے گا۔

پس ہمارے لئے اسوہ حسنہ کوئی دوسرا شخص نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور پھر جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کے صحابہ اور صحابیات ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ اور صحابیات وہ ستارے ہیں جو ہمیں راستہ دکھانے والے ہیں۔

(جامع الاصول فی احادیث الرسولؐ لابن الاثیر جزری جلد 8 صفحہ 422 الباب الرابع فی فضائل الصحابۃ، الفصل الاول فی فضائلہم مجملا...... حدیث نمبر 6369 دارالکتب العلمیۃ بیروت 2009ء)

اور پھر اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق و عاشقِ صادق کی وہ ذات ہیں جو ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ پس ہم نے ان لوگوں کے پیچھے چلنا ہے۔ پھر خلافت کا جاری نظام ہے جو رہنمائی کرنے والا ہے۔ پس کسی دوسرے شخص کو ہم نے نہیں دیکھنا۔ ان چیزوں کو ہم نے دیکھنا ہے اور اسکے مطابق اپنی زندگیوں کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی ہے۔ پس ہر عورت کی ان باتوں کی طرف نظر ہونی چاہئے۔ جب یہ ہوگا تو پھر یقیناً آپ میں سے ہر ایک وہ ماں ہوگی جس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے جو اپنے بچوں کی جنت کی ضمانت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ’’اس زمانے کا حصنِ حصین میں ہوں۔‘‘

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 34)

یعنی وہ مضبوط قلعہ ہوں جس کے ساتھ تعلق جوڑ کر تم اپنے آپ کو محفوظ کر سکتے ہو اور یہ تعلق اُسی صورت میں جُڑ سکتا ہے یعنی حقیقی تعلق جو ہمیں تمام آفات سے بچا سکتا ہے جب ہم دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے آپ کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں گے۔ یہ بدقسمتی ہے اُن لوگوں کی جو کہتے ہیں کہ ہم احمدی تو ہیں لیکن ہم اپنی مرضی کریں گے یا کریں گی۔ اگر اپنی مرضی کرنی ہے تو پھر اس مضبوط قلعے میں داخل ہونے والی نہیں سمجھی جائیں گی۔ پس اگر آپ اپنے آپ کو محفوظ رکھنا چاہتی ہیں، اپنی اولاد کو محفوظ رکھنا چاہتی ہیں، اپنے گھروں کو محفوظ رکھنا چاہتی ہیں تو اُن تمام باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں، اور جن کو اس زمانے میں کھول کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم تک پہنچایا ہے۔ اس مضبوط قلعے میں داخل ہونے کیلئے اپنے نفس کی قربانی دینی ہوگی۔

ان ملکوں میں آ کر سب سے پہلا بد اثر جو عورتوں پر پڑتا ہے وہ عموماً پردوں کا اُترنا دیکھا ہے۔ پردہ قرآنی حکم ہے۔ یہ کوئی ایسا حکم نہیں ہے جس کے بارے میں عورتوں کو یہ چھوٹ دے دی گئی ہو کہ کرنا ہے تو کرو، نہیں کرنا تو نہ کرو۔ بلکہ بڑا واضح حکم ہے کہ اپنے سر کو ڈھانکو، اپنے چہرے کو ڈھانکو، اپنے سینے کو ڈھانکو۔ پس جو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ قرآنِ کریم کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ یہ احساسِ کمتری ہے ہر اُس عورت میں جو سمجھتی ہے کہ میں نے پردہ کیا تو میں اس ماحول میں سموئی ہوئی نہیں لگوں گی، اس میں جذب نہیں ہو سکوں گی۔ مجھے لوگ کیا کہیں گے؟ لوگ میرا مذاق اُڑائیں گے۔ اگر ایک حقیقی احمدی عورت بننا ہے تو اس احساس کمتری کی چادر کو اُتارنا ہوگا جو آپ کی حیا کو ننگا کر رہی ہے، جو آپ کے تقویٰ کا لباس آپ سے اتار رہی ہے۔ اور اُس چادر کو اوڑھیں جو تقویٰ کی چادر ہے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہے، جو آپ کی حیا کی حفاظت کرنے والی ہے، جو آپ کی ایک حیثیت دنیا میں قائم کرنے والی ہے اور دنیا کے سامنے رکھنے والی ہے۔ پس یہ سوچ لیں کہ آپ نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے یا دنیا کو راضی کرنا ہے۔ دو باتوں میں سے ایک فیصلہ کرنا ہو

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا

تم جہاں بھی رہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور بدی کے بعد نیکی کرو، نیکی بدی کے اثر کو مٹا دیتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبلؒ، مسند الانصار، حدیث ابی ذرؓ الغفاری)

طالب دعا : اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

جب تمہاری طرف کوئی ایسا شخص رشتہ بھیجے جس کے دین اور اخلاق تم کو پسند ہوں تو اس رشتہ کو قبول کر لیا کرو، اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو جائے گا۔ (ترمذی، کتاب النکاح)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

گا۔ اگر دنیا والوں کو راضی کرنا ہے تو پھر اس زمانے کے حصنِ حصین سے تو آپ باہر آ گئیں، اُس مضبوط قلعے سے آپ باہر آ گئیں۔ اور جب باہر آ گئی ہیں تو پھر آپ نہ اپنے دین کی حفاظت کی ضامن ہیں، نہ اپنے بچوں کے دین کی حفاظت کی ضامن ہیں۔ جیسا کہ میں نے ابھی کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اپنی جماعت میں اُن کو شامل کیا ہے جو قرآنِ کریم کے تمام حکموں پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔ پس اس کیلئے اس تلاوت کے الفاظ پر غور کریں جو آپ کے سامنے کی گئی ہے۔

اب مَیں اس کی مختصر وضاحت کر دیتا ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ نے وہ تمام خصوصیات بیان فرمائی ہیں جو اس تلاوت میں بیان ہوئی ہیں کہ اگر یہ خصوصیات ہوں گی تو آخر میں پھر فرمایا کہ ایسی عورتوں اور مردوں سے مغفرت کا سلوک کیا جائے گا۔ اگر ہم میں سے ہر ایک کوشش کر کے ان خصوصیات کو اپنانے کیلئے کوشاں ہو گا تو بشری تقاضے کے تحت جو غلطیاں اور کوتاہیاں اور کمیاں ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اُنہیں معاف کر دے گا اور اُن کے بدنتائج سے محفوظ رکھے گا۔ اگر اپنی پوری کوشش سے خود بھی دین پر قائم ہیں اور اپنے بچوں کو بھی قائم رکھنے کی کوشش کر رہی ہیں تو اللہ تعالیٰ باقی سامان خود کر دے گا اور اس نیک نیتی کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ زمانے کے بداثرات سے آپ کو بھی محفوظ رکھے گا اور آپ کی اولاد کو بھی محفوظ رکھے گا اور نہ صرف محفوظ رکھے گا بلکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بھی ایسے مومن مرد اور عورتیں ہوں گی۔ یہ دس خصوصیات جو ایک مومنہ اور مومن میں ہونی چاہئیں جن کا حامل تمام نیکیوں کو اپنانے والا بن جاتا ہے اور تمام برائیوں سے بچنے والا ہو جاتا ہے، اُن کا مختصر بیان جیسا کہ مَیں نے کہا تھا مَیں کرتا ہوں۔

پہلی بات جو بیان کی گئی ہے اسلام قبول کرنے کی ہے، کیونکہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے جو انسان کی نجات کا ذریعہ بن سکے۔ پس روحانی ترقی کا پہلا قدم، پہلا زینہ مسلمین اور مسلمات میں شامل ہونا ہے۔ یعنی دماغی اور ذہنی طور پر مان لینا کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ اس کو قبول کرنا اللہ تعالیٰ تک لے جا سکتا ہے۔ پھر جب ایک مسلمان عورت اور مرد نے، ایک اسلام لانے والے نے اس بات کو تسلیم کر لیا تو پھر اگلا قدم مومنین اور مومنات میں شمار ہونا ہو گا۔ یعنی پھر ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ اسلام اس لئے قبول نہیں کیا کہ مذہب ایسا لگتا ہے جس میں عقل کی باتیں نظر آتی ہیں یا خاوند نے یا کسی رشتہ دار نے اسلام قبول کر لیا ہے یا احمدی ہو گیا ہے تو ہم بھی ساتھ ہو گئیں۔ نہیں صرف اتنا کافی نہیں بلکہ ذاتی تجربات کی وجہ سے ایمان میں ترقی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، آپ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا ہو۔ اور جب یہ تعلق ہو گا تو پھر ایک مسلمان قانتین اور قانتات میں یعنی مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرنے والا شمار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کیا ہیں؟ وہی جو قرآنِ کریم میں بیان ہوئے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ قرآنِ کریم کی حکومت کو بکلی طور پر قبول کرنا، اُس کے ہر حکم کو ماننا۔

کل مَیں نے خطبے میں بیان کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایک آدھ خُلق نہیں اپنانا، ایک آدھ حکم پر عمل نہیں کرنا بلکہ حقیقی متقی وہ ہوتا ہے جو ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور یہ قبول کرنا جو ہے یہ صرف مجبوری کی وجہ سے نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے ہو۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 680، ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پھر اگلی حالت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ صادق بنو۔ اُن لوگوں میں شمار ہو جو صادقین اور صادقات کہلاتے ہیں۔ یہ حالت کن کی ہوتی ہے؟ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو سچائی پر قائم ہوتے ہیں اور سچائی کی خاطر ہر قربانی کیلئے تیار ہوتے ہیں اور نہ صرف تیار ہوتے ہیں بلکہ جب مشکلات کا دور آئے تو سچوں کی طرح ان مشکلات سے سرخرو ہو کر نکلتے ہیں۔ کوئی منافقت اُن میں نہیں ہوتی، اُن کا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہوتا ہے۔ آپ نوجوان بچیاں بھی اور عورتیں بھی یہاں مسجد میں آتی ہیں۔ جس طرح کا حیادار لباس اور پردہ آپ کا یہاں ہوتا ہے، یہ دیکھیں کہ کیا بازاروں میں، سڑکوں پر پھرتے ہوئے بھی یہی معیار آپ نے اپنایا ہوا ہے یا جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں، دنیا کا پیار یا دنیا کی نظر آپ کو اس سچائی کے اظہار سے روک تو نہیں رہے؟ اگر تو یہ روک رہے ہیں، اگر دنیا کے مقابلے میں کسی بھی اسلامی حکم کو آپ پیچھے کر رہی ہیں تو پھر صادقات میں شمار نہیں ہوتا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان خصوصیات کی حامل کو صبر کا بھی مظاہرہ کرنا چاہئے۔ صبر سے ہی استقامت پیدا ہوتی ہے اور ایمان اور یقین میں انسان ترقی کرتا ہے۔ یہ دیکھیں کہ آپ کے اس صبر کا ہی نتیجہ ہے جو آپ میں سے اکثر نے پاکستان میں دکھایا ہوا ہے اور اپنے ایمان کی حفاظت کی تھی کہ آپ آج یہاں آزادی سے بیٹھی ہیں اور دین پر جس طرح چاہیں عمل کر سکتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی قدر کریں اور اس دنیا داری کے ماحول میں دین کے معاملہ میں کسی دنیا دار کی بات کو اہمیت نہ دیں اور صبر سے اپنی روایات اور تعلیمات پر قائم رہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ملنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو صبر کرتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے اندر عاجزی پیدا کرو۔ یہ ایک ایسا خلق ہے جس کا اظہار معمولی چیز نہیں ہے۔ کسی بات کا فخر اور اَنا عاجزی کے خلق کو کھا جاتی ہے۔ پس کبھی کوئی فخر اور اَنا نہیں ہونی چاہئے۔ ایمان میں کامل ہونے کیلئے عاجزی ہونا بہت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ ”تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں۔“
(تذکرہ صفحہ 595 ایڈیشن چہارم 2004ء، مطبوعہ ربوہ)

پس اگر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے تو عاجزی کی راہ اختیار کرنی ہوگی۔

پھر اسکے بعد صدقہ کا ذکر ہے۔ اس خصوصیت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے بہت سے مرد اور عورتیں قائم رکھے ہوئے ہیں لیکن پھر بھی اس طرف توجہ کریں۔ ان ملکوں میں رہنے والے جن کی مالی حالت اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بہتر کر دی ہے، اپنے غریب بھائیوں کی ضرورت کا خیال رکھیں۔ جماعتی طور پر بھی یتامیٰ اور طلباء اور مریضوں کا خیال رکھا جاتا ہے اس کیلئے مدد کرنی چاہئے۔ وہاں آپ لوگوں کو چندہ دینا چاہئے۔

پھر روزہ رکھنے والوں کا ذکر ہے۔ یہ بھی ایک ایسا کام ہے جو روحانی ترقی کیلئے ضروری ہے۔ میں نے نفلی روزوں کی جو تحریک کی تھی تو نفلی روزوں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ اس طرف اپنے گھروں میں توجہ دیں۔ اپنے خاوندوں کو توجہ دلائیں۔ اپنے جوان بچوں کو توجہ دلائیں اور خاص طور پر پاکستان اور اُن ملکوں میں جہاں جماعت کے افراد پر تنگیاں وارد کی جاتی ہیں اُن کیلئے بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ نے جو آپ کیلئے سکون کے سامان پیدا فرمائے ہیں تو اُن لوگوں کیلئے بھی یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں بھی امن و سکون نصیب فرمائے۔

پھر فرمایا حَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ
یعنی ہر ایسی چیز جس سے گناہ کا خیال دماغ میں آنے کا احتمال ہو اور جو گناہ کی طرف راغب کرے اُس سے اپنی حفاظت کرنے والے وہی ہیں جو حقیقی مومن ہو سکتے ہیں۔ اس سے مراد صرف ظاہری زنا نہیں ہے کہ اس سے بچو بلکہ کان، آنکھ، منہ جن سے بری باتیں ایک انسان سنتا اور دیکھتا اور کرتا ہے، جن سے ذہن میں بیہودہ اور لغو خیالات پیدا ہو جاتے ہیں یا لغو خیالات پیدا کرنے والا بن سکتا ہے، اس سے بچنے کا حکم ہے۔

پس آجکل جو بیہودہ ٹی وی پروگرام بھی ہوتے ہیں، خاص طور پر ان ملکوں میں تو کھلے عام ہے یا انٹرنیٹ پر جو لغویات آتی ہیں، یا خود بعض فیس بک (facebook) کے ذریعہ سے لغویات میں ملوث ہو جاتے ہیں یا چیٹنگ (Chating) وغیرہ کے ذریعے سے اپنے رابطے کرتے ہیں یا کرتی ہیں خاص طور پر نوجوان لڑکے اور لڑکیاں، اُن کو اپنی حفاظت کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ بلکہ کئی شادی شدہ گھر بھی اس لئے برباد ہوتے ہیں کہ مردوں کو یا عورتوں کو ان پروگراموں میں دلچسپی ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ گھریلو سکون برباد کرتی ہے۔ میاں بیوی کی ناچاقیاں ہوتی ہیں۔ پھر اولاد پر اس کا اثر پڑتا ہے اور نہ صرف یہ کہ گھر ٹوٹتے ہیں بلکہ نسلیں برباد ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے ہی بتا دیا ہے کہ ان چیزوں سے اپنی حفاظت کرو اور ان لغویات میں پڑنے کی بجائے اُس عظیم مقصد کو حاصل کرو جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھو۔ اُس کی عبادت کرو۔ ذاکرین اور ذاکرات میں اپنے آپ کو شامل کرو تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث تم بنتے چلے جاؤ گے۔ پس ہر احمدی مرد اور عورت کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اپنے آپ کو وارث بنا رہے ہیں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ عورت بھی اپنے دائرے میں گھر کی نگران ہے اور مرد بھی اُس سے زیادہ وسیع دائرے میں گھر کا نگران ہے اور نگرانی کے فرائض کا حق ادا نہ کرنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ پوچھے گا۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ ہر احمدی عورت اور مرد کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ خوش فہمی کے جائزے نہ لیں۔ دوسروں کی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے جائزے نہ لیں کہ فلاں سے میں بہتر ہوں۔ فلاں میں یہ کمزوری ہے اور مجھ میں نہیں ہے۔ قرآنِ کریم کے احکامات کو سامنے رکھتے ہوئے جائزے لیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے، تبھی حقیقی مومنات کہلا سکیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ”خدا تعالیٰ نے اس وقت ایک صادق کو بھیج کر چاہا ہے کہ ایسی جماعت تیار کرے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 402، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ محبت اسی وقت ہوگی جب ہم اللہ تعالیٰ کے کلام کو پڑھ کر اُس پر عمل کر کے اُسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”جماعت کو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے۔“ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 6، ایڈیشن 2003ء، مطبوعہ ربوہ)

پس اس بات پر ہمیشہ غور کرتے رہیں کہ کس قسم کا نمونہ ہم نے بننا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت اور مرد کو اسکی توفیق عطا فرمائے کہ اُسکے مطابق چلنے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے، جو اُس کا رسول ہم سے چاہتا ہے، جو اس زمانے کا امام ہم سے چاہتا ہے اور ہم میں سے ہر ایک اسلام کی حقیقی تصویر بن کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلانے والا بن جائے۔ ہم دنیا کو اپنے اوپر حاوی کرنے والے نہ ہوں، بلکہ دنیا ہماری خادم اور غلام بن جائے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اب دعا کر لیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن 8/فروری 2013)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہے شکر ربِّ عزّوجل خارج از بیان — جس کی کلام سے ہمیں اُس کا ملا نشاں

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں — ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

صف دشمن کو کیا ہم نے بہ حُجّت پامال — سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

نور دِکھلا کے تِرا سب کو کیا ملزم و خوار — سب کا دل آتش سوزاں میں جلایا ہم نے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں نہیں، لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کے دل خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیر دیئے ہیں اور ایسے ایسے تائیدی نشان ظاہر ہو رہے ہیں کہ جو جہاں اُن لوگوں کے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتے ہیں جن کے ساتھ یہ نشانات کے واقعات ہوتے ہیں، وہاں دوسروں کیلئے بھی ایمان میں اضافے کا باعث بنتے ہیں

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیر معمولی ایمانی حالت اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات کا نہایت ایمان افروز تذکرہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ ہالینڈ کے موقع پر اختتامی خطاب فرمودہ 20 / مئی 2012ء بمقام نن سپیٹ، ہالینڈ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’ہزار ہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے اور ہزار ہا لوگوں میں بعد بیعت مَیں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے ہرگز ایسا صاف نہیں ہوسکتا اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزار ہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد اُن میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ اُن کی فطرت میں پہلے ہی سے ایک مادہ رشد اور سعادت کا مخفی تھا مگر وہ کھلے طور پر ظاہر نہیں ہوا جب تک انہوں نے بیعت نہیں کی۔ غرض خدا کی شہادت سے ثابت ہے کہ پہلے میں اکیلا تھا اور میرے ساتھ کوئی جماعت نہ تھی اور اب کوئی مخالف اس بات کو چھپا نہیں سکتا کہ اب ہزار ہا لوگ میرے ساتھ ہیں۔ پس خدا کی پیشگوئیاں اس قسم کی ہوتی ہیں جن کے ساتھ نصرت اور تائیدِ الٰہی ہوتی ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 249)

آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں نہیں، لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کے دل خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیر دیئے ہیں اور ایسے ایسے تائیدی نشان ظاہر ہو رہے ہیں کہ جو جہاں اُن لوگوں کے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتے ہیں جن کے ساتھ یہ نشانات کے واقعات ہوتے ہیں، وہاں دوسروں کیلئے بھی ایمان میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

اس وقت مَیں آج کے واقعات بیان نہیں کروں گا۔ وہ واقعات، تائیدی نشانات بیان نہیں کروں گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ آج بھی ہو رہے ہیں بلکہ اُس زمانے میں اور اُن لوگوں میں مَیں آپ کو لے جانا چاہتا ہوں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے براہِ راست فیض پایا اور وہ زمانہ دیکھا۔ کیسے کیسے انہوں نے نشان دیکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پر کس طرح اُنہیں یقین تھا۔ وہ جانتے تھے کہ خدا کے مسیح کے الفاظ ہیں جو ان کو کہے گئے ہیں اور وہ ضرور بالضرور پورے ہوں گے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مختلف اوقات میں اُن کی رہنمائی فرمائی۔ مخالفین سے واسطہ پڑا تو اَن پڑھوں نے بھی ایسے ایسے جواب دیئے کہ صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اُن کے ساتھ شامل ہے۔ کیا ایمانی حالت تھی اور کس طرح اُن کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت تھی۔ ان واقعات سے یہ سب پتہ لگتا ہے۔ اور پھر یہ تائید و نصرت اُن کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی تھی۔

انہی واقعات میں سے جو پہلا واقعہ، پہلی روایت صحابہ کی مَیں نے لی ہے وہ حضرت محمد حسین صاحبؓ ولد میاں محمد بخش صاحب کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ غالباً 1902ء میں یا 1903ء کے شروع میں حضرت اقدس کی ایک اپیل منظور ہو کر جرمانے کا روپیہ واپس آیا تھا۔ (یہ غالباً کرم دین جہلمی والے مقدمہ کی بابت تھا) تو میرے والد صاحب دو روپے کے بتاشے لے کر اور مجھے ساتھ لے کر مسجد مبارک میں پہنچے۔ (اس زمانے میں بتاشے میٹھے کے طور پر استعمال ہوتے تھے) تو ہر ایک کو جتنی جتنی توفیق تھی اور ان کا اخلاص تھا وہ دو روپے کے بتاشے لے کر مسجد میں پہنچے اور ساتھ اپنے بچے کو لے گئے اور دو روپے بڑی رقم تھی۔ کہتے ہیں کہ مسجد چونکہ اس وقت بہت چھوٹی تھی، چند بزرگ آدمی وہاں پر موجود تھے۔ حضرت اقدس بھی تشریف فرما ہوئے۔ نماز ادا کی گئی۔ بعد نماز حضور کے سامنے وہ بتاشے میرے والد صاحب نے پیش کئے اور عرض کیا کہ حضور! مقدمے میں فتح کی خوشی میں یہ لایا ہوں۔ حضور نے خوشی کا اظہار فرمایا اور حکم دیا کہ تقسیم کر دو۔ میرے والد صاحب نے عرض کیا کہ جب تک حضور نہ کھائیں گے اُس وقت تک مَیں تقسیم نہ کروں گا۔ یہ سُن کر حضور مسکرائے اور مٹھی ہاتھ میں لے کر اور اُن میں سے ایک منہ میں ڈال کر یا دو تین کھائے ہوں گے، نصف کے قریب اندر بھیج دیئے اور باقی تقسیم کرنے کے بعد میرے والد صاحب نے حضور کے سامنے بیٹھ کر یہ باتیں سنائیں کہ حضرت جی! (اُن کا اپنا انداز تھا ایک بے تکلفی کا) مَیں تو درحقیقت اُسی دن احمدی ہو گیا تھا جس دن مارٹن کلارک کے مقدمے کا فیصلہ ہوا تھا۔ کیونکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جو اپنی مسجد کا امام مولوی امام الدین مقرر کیا ہوا تھا، اُس نے اس مقدمے کے شروع ہونے پر ہی کہنا شروع کر دیا تھا کہ محمد حسین شیر کے منہ میں (یعنی محمد حسین بٹالوی کو شیر کہتا تھا) اب مرزا صاحب بکرا آیا ہے۔ (نعوذ باللہ) اب یہ زندہ نہیں جا سکتا۔ مگر جب نتیجہ میں نے دیکھا تو مولوی امام الدین سے مَیں نے کہا کہ میاں جی! (مولوی کو میاں جی کہتے تھے) یہ تو الٹا ہی کام ہو گیا۔ بکرے نے شیر کا وہ حال کیا ہے کہ منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔ اس پر حضرت صاحب بہت ہنسے اور کچھ فرمایا بھی جو مجھ کو یاد نہیں رہا۔ پھر کہتے ہیں میرے والد نے کہا کہ میاں ایسا شرمندہ ہوا کہ حضرت جی! وہ میرے سامنے سے اب نہیں گزرتا۔ خیر مَیں نے تو بیعت کر لی۔ جب مولوی محمد حسین کو معلوم ہوا تو میرے پاس ایندھن خریدنے کیلئے آیا (ان کا ٹال تھا، لکڑی کا کاروبار تھا) کہتے ہیں پہلے مَیں اُس سے بہت تعظیم سے پیش آیا کرتا تھا، مگر اس واقعہ کے بعد پھر مجھ کو اُن کی شکل دیکھنے سے نفرت ہو گئی۔ (بٹالے کے دہلی دروازے کے باہر ہی ہمارا لکڑی کا ٹال تھا) اس لئے مَیں اپنے تخت پوش پر ہی بیٹھا رہا۔ (جب وہ مولوی آیا، تو وہاں جو تخت پوش بچھا ہوا تھا وہیں اپنے اڈّے پر بیٹھے رہے) مولوی کو ناگوار گزرا اور بولے کہ میاں محمد بخش! کیا محمد اکبر کی طرح تم بھی پھر گئے ہو۔ میں نے کہا مولوی صاحب! جب کوئی کام ہو پھر آتے ہیں ورنہ اپنے اڈّے پر بیٹھتے ہیں۔ (کام ہو، ضرورت ہو تو آتے ہیں۔ نہیں تو ملازم ہیں وہ آپ کی ضرورت پوری کر رہے ہیں) مولوی نے کہا میرا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ محمد اکبر تو مرزائی ہو گیا تھا کیا تم بھی ہو گئے ہو۔ تو حضرت جی! (حضرت مسیح موعود کو کہتے ہیں کہ) مَیں نے جواب دیا کہ مولوی صاحب! پہلے آپ پھرے تھے بعد میں ہم پھرے۔ مولوی محمد حسین صاحب کہنے لگے یہ کس طرح؟ کہتے ہیں مَیں نے کہا کہ آپ کے پیچھے ہم ہمیشہ جمعہ پڑھتے رہے اور آپ نے کئی بار خطبہ میں فرمایا تھا کہ مرزا صاحب نے جو کچھ براہین میں لکھا ہے (یعنی براہین احمدیہ میں) وہ سب سچ ہے اور مرزا صاحب بہت بڑے بزرگ ہیں۔ یہ باتیں آپ کی سن کر ہم نے بھی اُن کو بزرگ مان لیا تو ہمارا کیا قصور۔ مولوی صاحب (مولوی محمد حسین صاحب) بولے کہ اُس وقت وہ سچے تھے۔ مَیں نے کہا مولوی صاحب! بڑے تعجب کی بات ہے، کبھی وہ بھی جوہری کہلانے کا حقدار کہلا سکتا ہے جو جواہر کی شناخت تو پورے طور پر نہ کرے اور یونہی کھرا کھوٹا کہہ دے۔ اُس پر مولوی صاحب خاموش ہو کر واپس چلے گئے اور آج تک کبھی کوئی بات نہیں کی۔ (کہ پہلے آپ اُن کو سچا کہتے تھے اچھے آپ جوہری ہیں۔ اپنے آپ کو بڑا عالم سمجھتے ہیں، ایسا عالم جس کو پہچان ہی کوئی نہیں) کہتے ہیں اس پر حضرت اقدس نے فرمایا (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا) کیا پیارا خدا ہے جس نے اپنے اَن پڑھ بندے کو القاء کر کے اتنے بڑے مولوی کو لاجواب کر دیا۔ یہ خدا کی نصرت ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 7 صفحہ 95 تا 97 روایت حضرت محمد حسین صاحبؓ ولد میاں محمد بخش صاحب)

پھر ایک روایت حضرت اللہ دتہ صاحب ہیڈ ماسٹر ولد عبد الستار صاحب کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ’’خاکسار قوم حُر بنی اسرائیل سے ہے۔ ہمارے آبائی پیر کشمیر سے آتے تھے۔ میرے احمدی ہونے پر وہ بگڑ گئے اور کہا کہ ہم اس کے سارے کام بند کر دیں گے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھا۔ حضور کی طرف سے جواب آیا کہ یہ لوگ خود تباہ ہوں گے، تمہارا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے بڑے فضل ہوئے اور اُس پیر کی نسل بند ہو گئی اور خود نابینا ہو گیا۔ (رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 7 صفحہ 119 روایت حضرت اللہ دتہ صاحبؓ)

اس کی مزید تفصیل آگے ایک روایت میں بیان کرتے ہیں۔ اُسی پیر کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے احمدی ہونے پر جب میرا پہلا کشمیر کا پیر حیدر شاہ بگڑ کر کہنے لگا، مَیں قمر شاہ کا بیٹا نہیں اگر اس کے کام سب بند نہ کئے۔ (یعنی تم احمدی ہو گئے ہو، تمہارے سب کام بند نہ کر دیئے تو) مَیں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں لکھا۔ حضور نے تسلی فرمائی کہ یہ لوگ خود تباہ ہوں گے، تمہارا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پیر صاحب کے ہاں ایک لڑکی تھی۔ اولاد کی خاطر ایک روز نکاح کیا تو وہ لڑکی بھی مر گئی اور آپ نابینا ہو گیا اور مَیں جو دس روپے کا ملازم تھا اور کوئی اولاد اُس وقت نہ تھی ضلع بھر کا سینئر ہیڈ ماسٹر ہو گیا اور بیٹے، پوتے اور نواسے ہو گئے۔ میرا چپڑاسی ہی اس وقت سولہ روپے تنخواہ لیتا ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 7 صفحہ 400-401 روایت حضرت اللہ دتہ صاحبؓ)

پھر آگے کہتے ہیں کہ آج سے چھتیس سال پہلے رمضان المبارک میں خاکسار قادیان میں تھا، مسجد مبارک میں تہجد ادا کر کے بیٹھا تھا کہ مَیں نے دیکھا۔ (یعنی تہجد کے بعد بیٹھے تھے کہ نظارہ دیکھا، یا خواب کی صورت تھی) کہ جامن کے درخت پر بڑے موٹے سیاہ جامن لگے ہوئے ہیں۔ مَیں سیڑھی لگا کر چڑھ گیا اور ایک ہاتھ مار کر بہت سے جامن نگل گیا۔ مجھے اس نظارے سے فکر پیدا ہوئی کہ کہیں مجھے پلیگ نہ ہو جائے (طاعون نہ ہو جائے) تو الہام ہوا اس سے یہ مراد ہے کہ تیرے دشمن برباد ہوں گے۔ (جب یہ فکر پیدا ہوئی، ساتھ ہی الہام بھی ہو گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تیرے دشمن تباہ ہوں گے۔) چنانچہ ہمیشہ میرے دشمن برباد ہوتے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی حضور علیہ السلام نے مجھے خوشبودار صابن کی ٹکیہ اور ایک جائے نماز دیا۔ یہ بھی ایک نظارہ دیکھا یا خواب دیکھی۔ جب دیا ہے تو حضور علیہ السلام نے خواب میں ہی فرمایا کہ صابن اپنے پاس رکھو اور جائے نماز امیر کابل کو دے دو۔ جب حضور علیہ السلام سیر سے تشریف لائے تو مَیں نے ایک کاغذ پر یہ دونوں خواب لکھ کر حضور کی خدمت میں اندر بھیج دیئے۔ حضور کو اس قدر پسند آئے کہ خلافِ معمول کاغذ ہاتھ میں لئے باہر تشریف لے آئے۔ اور مجھے فرمایا یہ آپ کے خواب ہیں۔ مَیں نے عرض کیا ہاں حضور! فرمایا کہ بڑے مبارک خواب ہیں۔ پہلے کی تعبیر تو وہی ہے جو خواب میں بتائی گئی ہے (یعنی دشمن برباد ہوں گے) اور جو صابن آپ کو دیا گیا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے گناہ کی میل دھو دے گا۔ اور جائے نماز امیرِ کابل کو دینے سے یہ مراد ہے کہ اللہ آپ کے ذریعے کچھ دنیا داروں کو ہدایت دے گا۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 7 صفحہ 119 روایت حضرت اللہ دتہ صاحبؓ)

پھر حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ فرماتے ہیں کہ قریباً ستائیس سال ملازمت سرکاری اور پندرہ روپیہ ماہوار سے دوسو روپیہ ماہوار تک تنخواہ ملی بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ ہر مشکل اور تکلیف میں جہاں کوئی دوست کام نہ

آیا وہاں صرف اللہ تعالیٰ ہی کام آتا رہا۔ اور میرے سب کام اُس کے فضل وکرم سے ہوئے۔ بڑے بڑے ابتلاء آئے اور آسانی سے گزر گئے۔ بیگانوں نے تو یہ سلوک (بدسلوکی) کرنا ہی تھا خود اپنوں نے میرے ساتھ سالہا سال برادرانِ یوسف کا سا سلوک روا رکھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ہر معاند و حاسد کو اُس کے حسد وفساد میں ناکام رکھا۔ خدا تعالیٰ نے ہمیشہ میری دعائیں سنیں۔ اللہ ہی کے حق میں میرا خیر مدنظر تھا۔ کہتے ہیں کہ اہلِ لاہور نے توہینِ رسالت کا ایک بہتان میرے ذمہ باندھا اور احرارِ سرحد نے میرے قتل کے واسطے ایک بے گناہ شخص کو میرے سرِ بازار قتل پر آمادہ کیا۔

خدا تعالیٰ نے میری بریت کے واسطے پستول میں گولی ٹیڑھی کر دی اور پستول چل نہ سکا۔ قاتل کو ارباب محمد عجیب خان صاحب احمدی نے گرفتار کیا اور حوالہ پولیس ہوا اور گورنمنٹ سرحد نے اُس کو نو سال کے واسطے جیل میں بند کر دیا۔ دشمن ناکام ہوئے۔ خدا ہمارے ساتھ تھا اور اب بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام پورا ہوا کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 7 صفحہ 199-200 روایت حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ)

پھر ایک روایت ہے، حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کی روایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بیان کیا میرے سامنے حضرت مولوی سرور شاہ صاحبؓ نے کہ دیوبند سے فارغ التحصیل ہو کر مَیں نے (مولوی سرور شاہ صاحب نے) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بغرض تحقیق سب کتابیں پڑھیں۔ مجھ پر صداقت کھل گئی۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھا کہ حضور! اجازت دیں تو میں اپنے ایمان کو مخفی رکھوں کیونکہ یہاں پر مَیں جامع مسجد کا امام ہوں اور قاضی بھی ہوں۔ ایک گزارے کی صورت بنی ہوئی ہے۔ حضرت صاحب نے جواب میں لکھا کہ مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ سچائی کو چھپائے بلکہ مومن پر جب کوئی سچائی کھل جاتی ہے تو وہ اُس کو دوسروں پر ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے مَیں آپ کو اپنا ایمان چھپانے کی اجازت نہیں دیتا۔ تب میں نے ارادہ کر لیا کہ جب ظاہر ہی کرنا ہے تو اچھی طرح کروں۔ چنانچہ اُس کیلئے میں نے جمعہ کا دن تجویز کیا جبکہ ارد گرد کے دیہات کے لوگ بھی جمع ہو جاتے تھے۔ مَیں نے خطبہ کے بعد اعلان کیا (وہاں مسجد میں نمازِ جمعہ پڑھاتے تھے) کہ نماز کے بعد سب بھائی تھوڑی دیر کیلئے ٹھہر جائیں، مَیں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کے متعلق اپنی دو تین برس کی تحقیق کے حالات بیان کئے اور آخر میں کہا کہ مجھ پر اُن کی سچائی کھل گئی ہے اور مَیں نے اُن کو قبول کر لیا ہے۔ اتنے میں ایک بڈھا شخص کھڑا ہوا اور کہا بھائیو! ذرا ٹھہرو مَیں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ لوگوں نے کہا کہو۔ اُس نے کہا مَیں ایسے نہیں کہتا۔ پہلے میرے ہاتھ میں قرآن دو۔ لوگ قرآن لائے۔ اُس نے وہ قرآن واپس کر دیا اور کہا کہ جو سب سے بڑا قرآن ہے وہ لاؤ۔ لوگ بڑی تقطیع کا قرآن مسجد سے اُٹھا لائے۔ (بڑا بھاری قسم کا، موٹا موٹا لکھا ہوا) اُس نے قرآن اپنے سر پر رکھا اور کہا بھائیو! تم جانتے ہو کہ مَیں حاجی ہوں۔ پھر اس وقت باوضو اور قبلہ رُخ جامع مسجد میں کھڑا ہوں۔ پھر بڈھا ہوں۔ قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں اور سب سے بڑا قرآن سر پر رکھا ہوا ہے۔ مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مولوی صاحب نے جو کچھ بھی کہا ہے وہ سب غلط ہے۔ مَیں خود قادیان گیا ہوں، مَیں نے مرزا صاحب کو دیکھا ہے کہ وہ رات کے وقت مکان کی چھت پر ننگے ہو کر نعوذ باللہ تاروں کی پوجا کرتے ہیں۔ کہتے ہیں مَیں تو اس بڈھے کی جھوٹی گواہی سُن کر گھبرا گیا کہ معلوم نہیں لوگ اب میرا کیا حال کریں گے کہ اتنا جھوٹ بول رہا ہے۔ (یعنی حاجی بھی، یہ تو حاجیوں کا حال یہی ہے اور قرآن کو بھی بڑا نہیں سمجھتے کہ یہ کونسی بھاری چیز ہے اُٹھا لیتے ہیں۔ بلکہ آج کل تو جو نام نہاد علماء ہیں، یا حاجی وہ اس سے بڑے الزام لگاتے ہیں) کہتے ہیں کہ مَیں اسی بات پر گھبرایا ہوا تھا کہ لوگ میرا کیا حشر کرتے ہیں۔ یہ بہت جھوٹ بول چکا ہے۔ اتنے میں ایک اور شخص کھڑا ہوا اور کہا بھائیو! ذرا ٹھہر جاؤ مَیں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اب تو مَیں اور بھی گھبرایا۔ کیونکہ پہلا بڈھا تو جاہل تھا، مگر یہ شخص مولوی تھا اور اس علاقے میں سب جگہ پھر کر وعظ کیا کرتا تھا۔ مَیں نے خیال کیا کہ اس نے اگر کوئی فتویٰ جڑ دیا تو میرے لئے اپنی جان بچانا مشکل ہو جائے گا بلکہ ناممکن ہو جائے گا۔ غرض اس شخص نے کہا کہ اس بڈھے سے قرآن لے کر مجھے دو۔ اُس نے قرآن ہاتھ میں لے کر لوگوں سے کہا کہ تم مجھے جانتے ہو۔ مَیں مرزا صاحب کا مرید نہیں بلکہ میں گولڑہ والے پیر صاحب کا مرید ہوں مگر مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس بڈھے نے جو کچھ بھی کہا وہ سب کا سب جھوٹ ہے۔ یہ قادیان ہرگز نہیں گیا لیکن مَیں قادیان گیا ہوں۔ کیونکہ وہاں پر نورالدین بڑا لائق حکیم ہے۔ مَیں اپنے بھائی کے علاج کیلئے اُن کے پاس قادیان گیا تھا۔ مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہاں قرآن حدیث کے سوا کوئی چرچا نہیں اور رات دن ان کو اسلام کی ترقی کا فکر ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ہمارا بعض مسئلوں میں اُن کے ساتھ اختلاف ہے مگر اُن پر اتنا جھوٹ باندھ کر اُن کو بدنام کرنا یہ میں ہرگز جائز نہیں سمجھتا۔ تو سرور شاہ صاحب کہتے ہیں کہ اس مولوی کے اس بیان سے میری جان میں جان آئی۔ آخر مَیں اس علاقے سے پشاور چلا گیا۔ وہاں خدا نے میرے لئے اور بہتر راہ نکال دی۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 7 صفحہ 394-395 روایت حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ)

اللہ تعالیٰ نے اُس جھوٹے کا جو جھوٹ تھا وہ بھی غیر از جماعت کے ذریعے سے ظاہر کیا۔

پھر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ بیان کرتے ہیں کہ جب پہلی دفعہ طاعون کی وبا پڑی اور ہمارے گاؤں میں بھی چوہے مرنے لگے، اور بعض آدمی مبتلائے وبا ہو گئے تو بعض غیر احمدی جو ہمارے سخت مخالف تھے انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اگر ان مرزائیوں میں سے کوئی طاعون سے مرے تو ان کی کوئی شخص قبر نہ کھودے اور نہ ہی کفن دفن میں کوئی ان کی مدد کرے۔ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خط لکھا اور دعا کی درخواست کی۔ اس پر رات کو مَیں نے خواب دیکھا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے مکان کی چھت پر کھڑے ہیں۔ اس کے بعد مَیں بیدار ہو گیا۔ اس کے بعد جب تک طاعون کا سلسلہ قائم رہا غیر احمدی ہلاک ہوتے رہے لیکن حضرت اقدس کی برکت سے ہمارے گھر میں ایک چوہا تک بھی نہ مرا۔ اور جب بہت سے مخالف طاعون سے ہلاک ہو گئے تو اب اُن کی کچھ سمجھ میں آیا کہ مخالف مُلّاں تو یہ کہتے ہیں کہ طاعون کی وبا مرزا اور مرزائیوں کی وجہ سے پھیلی ہے لیکن مرزائی تو سب کے سب محفوظ ہیں اور ایک چوہا بھی ان کے گھر نہیں مرا۔ اور ہم لوگ جو اپنے آپ کو پکا مومن اور مسلمان سمجھ رہے ہیں ہم ہلاک ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد بعض آدمی ہمارے گھر میں آ کر ہم سے دعا کی درخواست کرتے اور پانی دَم کرانے کیلئے کہتے۔ یہ اس خیال سے کہ شاید یہ لوگ مرزا صاحب کے دعویٰ کی تصدیق میں اور آپ پر ایمان لانے میں صادق ہی ہوں اور ساتھ ہی طاعون کے خوف سے دل میں اس قدر ڈر محسوس ہوتا تھا کہ جس کی وجہ سے آ کر کہتے کہ ہم جناب مرزا صاحب کو ہرگز برا نہیں کہیں گے اس لئے ہمارے لئے دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں طاعون سے محفوظ رکھے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں طاعون سے بالکل محفوظ رکھا اور ہمارے گھر کے دس گیارہ آدمی جو خدا کے فضل سے محفوظ رہے۔ عذاب طاعون سے محفوظ رہنا مسیح موعود کا ایک نمایاں نشان تھا۔ اس پہلی دفعہ کی طاعون کے بعد بعض لوگوں نے بیعت بھی کر لی تھی جو اب فوت ہو چکے ہیں۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 10 صفحہ 63-64 روایت حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ)

پھر حضرت میاں عبدالرشید صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امرتسر کا واقعہ ہے کہ یہاں پر جنگی شوالہ کے عین سامنے ایک پہلوان عزیز نامی تھا۔ اتوار کا دن تھا۔ اُس نے میرے مکان سے مجھے بلا کر حضرت اقدس کی بہت توہین کی اور کہا کہ مرزا صاحب لاہور میں جب فوت ہوئے تو اُن کی نعش وہاں پر بہت خراب ہوئی اور اس میں کیڑے پیدا ہو گئے اور سخت عفونت پڑ گئی۔ مَیں نے اُس کو کہا کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کیونکہ بعض اوقات ایسی باتوں پر اللہ تعالیٰ گرفت کر لیتا ہے۔ ایسا واقعہ لاہور میں ہرگز کوئی نہیں ہوا۔ اور ایسی باتیں بعض اوقات زندگی میں انسان پر خود ہی وبال لے آتی ہیں اور انسان مرتا نہیں جب تک وہ اس تکلیف میں خود ہی گرفتار نہیں ہو جاتا۔ اس کے بعد اُسی رات کا یہ واقعہ ہے کہ وہ اپنے مکان کے اوپر سویا تھا۔ اُسکے مکان کے سامنے ایک پیپل کا درخت تھا اور مکان پر کوئی منڈیر نہ تھی۔ وہ رات کو کسی وجہ سے اُٹھا ہے اور پیپل کے درخت پر جس کی شاخ اُسکے کوٹھے پر پھیلی ہوئی تھی معلوم ہوتا ہے اُس نے اپنا ایک کپڑا دھو کر اوپر ڈالنا چاہا۔ اُس کا پاؤں پھسل گیا جس سے وہ بازار میں دھڑام سے نیچے گر گیا اور ایک آواز پیدا ہوئی جس کو مَیں نے سنا مگر رات کو اس کا چنداں خیال نہ کیا۔ (اس کو محسوس نہ کیا، توجہ نہ دی) یہی سمجھا کہ پٹرنگ لوگ جو بہت صبح اُٹھتے ہیں اُن کی وجہ سے کوئی آواز ہے۔ جب صبح نماز کے بعد میں مکان کے نیچے گیا تو معلوم ہوا کہ یہ تو عزیز پہلوان رات کو مکان کے اوپر سے گرا ہے۔ اُسکی حالت نہایت بری ہو چکی تھی۔ وہ مر چکا تھا اور بیشمار کیڑے اُسکے جسم پر چل رہے تھے۔ چونکہ لاش کو اُٹھانے کیلئے پولیس کا آنا ضروری تھا اس لئے وہ اسی جگہ کافی دیر تک پڑا رہا۔ اُسکی لاش پر کپڑا اڈالا ہوا تھا اور اُسکے بدن میں سخت عفونت پیدا ہو گئی تھی۔ اور چونکہ اُسکے جسم سے خون بھی کافی نکلا تھا اس لئے بہت سے کیڑے اُسکے جسم پر آ گئے تھے جس سے اُس کی لاش ڈھکی ہوئی تھی۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 11 صفحہ 35-36 روایت حضرت میاں عبدالرشید صاحبؓ)

حضرت شیخ زین العابدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں افریقہ رہتے رہتے چھ ماہ کا عرصہ گزر گیا تو وہاں ایک خطرناک بیماری مروڑوں کی پھوٹ پڑی۔ (یعنی پیٹ خراب ہونے لگ گیا) جس کو مروڑ لگتے تھے مزدور اُس کی قبر کھودنا شروع کر دیتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص کی مثال بھی ایسی نہیں مل سکتی تھی کہ اُسے مروڑ لگے ہوں اور وہ بچ گیا ہو۔ جس شخص کو پہلا اجابت ہوتی، دست آتا، وہ کام چھوڑ دیتا اور اُسے یقین ہو جاتا تھا کہ اب میری وفات کا وقت بالکل قریب ہے اور مزدور اُسی وقت قبر کھودنے چلے جاتے تھے اور واپس آتے تھے تو لاش تیار ہوتی تھی۔ کہتے ہیں ایک دفعہ حافظ صاحب کام کر رہے تھے کہ اُنہیں بھی مروڑ لگ گئے۔ حافظ صاحب بہت گھبرائے اور کام چھوڑ کر ڈیرے پر آ گئے اور مجھے کہا کہ اب مَیں چند گھنٹوں کا مہمان ہوں اگر کوئی چارہ چل سکتا ہے تو چلا لو۔ میں نے کہا کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، آپ ہرگز نہیں مر سکتے۔ حضرت صاحب نے مجھے خود فرمایا ہے کہ تم زندہ اور فائدہ حاصل کر کے واپس آؤ گے۔ حافظ صاحب نے کہا کہ شاید ان الفاظ کا کچھ اور مطلب ہو۔ میں نے کہا آپ کے متعلق تو حضرت صاحب کا الہام بھی ہے اور ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ افریقہ میں آپ فوت ہو جائیں۔ خیر وہ بہت گھبرائے۔ میں نے کہا کیا آپ برداشت کر لیں گے کہ دو چار گھنٹے میں آپ سے جدا ہو جاؤں۔ کہنے لگے کہ اچھا جیسے آپ کی مرضی، مگر مجھے پانی دینے کے لئے کسی آدمی کے سپرد کر جاؤ۔ میں نے ایک مزدور کو کہا کہ میرے بھائی کو پانی دینا۔ مزدور نے مجھے کہا کہ کیا آپ کے بھائی کی قبر کھود دی جائے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں۔ حضرت مرزا صاحب کا الہام ہے کہ یہ زندہ واپس ہندوستان جائے گا۔ اُس کی قبر افریقہ میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اُس مزدور نے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کیلئے نہ ہو کہ وہ دین دار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے، بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے

(ملفوظات، جلد 1 صفحہ 560، ایڈیشن 1988ء)

طالبِ دُعا: سید ادریس احمد (جماعت احمدیہ ترپیور، صوبہ تامل ناڈو)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بناوے

(ملفوظات، جلد 1 صفحہ 561، ایڈیشن 1988ء)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

کہا ایشین ہی تھا کہ تم مرزائی لوگ یونہی مرزا صاحب کی کرامات بیان کرتے رہتے ہو۔ اگر یہ شخص بچ گیا تو ہم یقین کریں گے کہ تمہارا مرزا سچا ہے۔ مَیں نے کہا میرا بھائی ہرگز نہیں مرے گا۔ تم ہرگز قبر تیار نہ کرو۔ خیر مَیں وہاں سے چل پڑا۔ قرآنِ مجید میرے ہاتھ میں تھا اور میرا ارادہ تھا، جو صاحب تھا اُن کا افسر اُس سے دس دن کی چھٹی لینے کا تھا۔ صاحب کا ڈیرہ آٹھ میل کے فاصلے پر تھا۔ میں سارے راستے روتا گیا، دعا کرتا گیا۔ قرآنِ مجید پڑھتا گیا۔ رستے میں جنگلی جانور بیشمار تھے مگر مَیں نے ادھر اُدھر دیکھا ہی نہیں۔ جب وہاں پہنچا، افسر کے ڈیرے پر، تو کلرک جو کہ ہندو تھا اُس کو مَیں نے سلام کیا مگر اُس نے توجہ ہی نہ کی۔ پھر مَیں نے دو روپے اُس کو دیئے، اُس کے بغیر کام نہیں ہوتا تھا۔ اس پر وہ خاطر مدارات سے پیش آیا۔ مَیں نے دو روپے اور دے دیے اور کہا کہ صاحب سے ملا دو مَیں چھٹی لینا چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا صاحب سویا ہوا ہے۔ مگر چلو مَیں صاحب کو دبانے لگ جاؤں گا۔ (یہ ترکیب کی اُس نے کہ مَیں جاتا ہوں اور افسر کو دبانے لگ جاتا ہوں) وہ جاگ پڑے گا اور مَیں کھانسوں گا تم اندر آ جانا۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور مَیں اندر چلا گیا۔ سلام کیا اور رخصت کی درخواست کر دی۔ صاحب نے بڑا بُرا کہا کہ یہ پنجابی لوگ محض رنڈیوں اور طوائفوں کے پیچھے شہر میں جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں سرکاری راشن ملتا ہے، وردی ملتی ہے تو شہر جانے کی ،خرچ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کلرک نے کہا یہ دونوں بھائی نئے مذہب کے ہیں اور دینداری میں ان کی مثال ڈویژن میں نہیں ملتی۔ آپ ایسے الفاظ ہرگز استعمال نہ کریں۔ خیر وہ افسر شریف تھا۔ اُس نے کہا اگر ایسا ہے تو معافی چاہتا ہوں۔ مجھے کہا کہ معاف کر دو۔ مَیں نے پھر اُس سے عرض کیا کہ ہم تو غریب آدمی ہیں، رخصت لینے آیا ہوں آپ رخصت دے دیں۔ اُس نے فوراً رخصت منظور کر لی۔ مَیں واپس پہنچا اور ضروری برتن لے کر گاڑی پر اپنے بھائی سمیت سوار ہو گیا اور ممباسہ شہر میں پہنچا۔ کہاں تو یہ تھا کہ دو تین گھنٹے بھی نہیں گزرتے تھے۔ واپس آئے اور بھائی ٹھیک ٹھاک تھے، اُن کو لے کر ممباسہ چلے گئے۔ کمزوری تھی۔ وہاں تیس چالیس آدمی ہماری جماعت کے تھے۔ جب انہوں نے سنا کہ جمعدار حامد علی اور اُن کا بھائی آیا ہے تو باوجود اسکے کہ ہم غریب تھے اور وہ بڑے امیر تھے اور تمام پانچ پانچ سو کے قریب تنخواہ پانے والے تھے مگر سارے استقبال کیلئے آ گئے اور اس طرح محبت سے پیش آئے کہ سگے بھائی ہرگز محبت سے مظاہرہ نہیں کرتے۔ چنانچہ وہاں اُن کی صحت بھی ہو گئی۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 11 صفحہ 54 تا 57 روایت حضرت شیخ زین العابدین صاحبؓ)

پھر حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب شام کی نماز پڑھ کر مسجد میں لیٹ جایا کرتے تھے اور بچے حضور کو دبایا کرتے تھے۔ میرا بچہ محمد حسین بھی دبا رہا تھا۔ حضرت اقدس کی آنکھیں بند تھیں۔ ایک اور لڑکا جلال جو پٹی کا تھا اور مغل تھا، وہ بھی دبا رہا تھا۔ تو کہتے ہیں حضرت اُمّ المومنین بھی پاس بیٹھے تھے۔ یکدم حضرت صاحب نے جو آنکھ کھولی تو فرمایا کہ محمد حسین ڈپٹی کمشنر بنے گا اور جلال اُس کے گھوڑے کو چارہ ڈالا کرے گا۔ شاید اُس وقت کوئی نظارہ دیکھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے، یہ پیشگوئی فرمائی۔ یہ جو غریب آدمی ہے یہ تو ڈپٹی کمشنر بن جائے گا اور یہ مغل جو ہے یہ اُسکے گھوڑے کو چارہ ڈالے گا۔ حضرت ام المومنین نے جب یہ الفاظ سنے تو فوراً اُٹھ کر اندر گئیں اور میری بیوی کو جا کر مبارکباد دی کہ حضرت صاحب نے آپ کے لڑکے محمد حسین کو ڈپٹی کمشنر بنا دیا ہے۔ بس پھر کیا تھا ہر طرف سے مبارکباد مبارکباد کی آوازیں آنے لگیں اور سارا گھر خوشی سے بھر گیا کہ ہمارا یہ بچہ جو ہے وہ بڑا افسر بنے گا۔ خیر اُس کے بعد یوں ہوا کہ محمد حسین نے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور اول رہا۔ ڈپٹی کمشنر جہلم نے اُسے ایک تمغہ دیا چاندی دیا اور دو تمغے اور احباب کی طرف سے ملے۔ امتحان پاس کرنے کے بعد نہر کے محکمے میں پچیس روپے پر ملازم ہو گیا۔ کچھ عرصے کے بعد محمد حسین نے ڈپٹی کمشنر کو جو راولپنڈی میں تبدیل ہو کر چلا گیا تھا، چھٹی لکھی کہ میں نہر کے محکمے میں پچیس روپے پر ملازم ہوں، بتائیے آپ نے جو تمغہ مجھے دیا تھا وہ میرے کس کام کا ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے لکھا کہ آپ کو آٹھ روز کے اندر اندر بلا لیا جائے گا۔ خیر آٹھ روز کے اندر اندر ڈپٹی کمشنر نے اُسے راولپنڈی بلا لیا اور چالیس روپے ماہوار پر اپنے دفتر میں ملازم رکھ لیا۔ ایک دفعہ میں جو راولپنڈی گیا تو محمد حسین نے کہا کہ آپ کو اپنے بیٹھنے کی جگہ دکھاؤں اور میں نے کہا اگر کوئی ممانعت نہ ہو تو ضرور دکھاؤ۔ وہ مجھے دفتر لے گیا اور بتایا کہ دیکھئے یہ میز اور کرسی ڈپٹی کمشنر صاحب کی ہے اور یہ میز اور کرسی میری ہے۔ اور دونوں میزوں کے ساتھ ساتھ ایک صراحی پانی کی اور ایک ایک گلاس رکھا ہوا تھا اور باقی کلرکوں کے بیٹھنے کی جگہیں بالکل علیحدہ تھیں۔ میرے دل میں فوراً حضرت صاحب کا فرمان آ گیا اور میں نے کہا کہ میرے نزدیک تو حضرت صاحب کی بات پوری ہو گئی۔ تم ڈپٹی کمشنر بن گئے۔ پانچ چھ ماہ کے بعد وہاں ایک کلکتہ دفتر تھا اُس میں ایک ساٹھ روپے ماہوار کی آسامی نکلی۔ لوگوں نے تحریک کی کہ تم بھی اس کیلئے تیاری کرو۔ اُس نے کہا صرف آٹھ دن رہ گئے ہیں میں کیسے تیاری کر سکتا ہوں۔ مگر لوگوں کے زور دینے پر اُس نے کتابیں دیکھیں اور امتحان میں بیٹھ گیا۔ خدا کے فضل سے اور کرم سے دو تین سو لڑکوں میں اول نکلا اور پینسٹھ روپیہ پر ملازم ہو گیا۔ پھر تنخواہ بڑھ گئی۔ وہاں ہندو افسر تھے، اُن کے ساتھ اُن کی کھٹ پھٹ ہو گئی۔ رخصت لے کر رہتاس آ گیا۔ جہلم کے ڈپٹی کمشنر کو ''ہیر'' (ایک پنجابی میں جو ایک لمبی نظم ہے شعری صورت میں) کے ترجمہ کی ضرورت تھی۔ وہ کسی موزوں آدمی کی تلاش میں تھا۔ ڈپٹی کمشنر کو ایک قانون گو نے کہا (انگریز ڈپٹی کمشنر تھا) کہ راولپنڈی کے کلکتہ دفتر میں ایک یہاں کا لڑکا محمد حسین ملازم ہے، رخصت پر آیا ہوا ہے وہ شاید ترجمہ کر لے گا۔ ڈپٹی کمشنر نے محمد حسین کو بلایا۔ مَیں بھی ساتھ گیا۔ ڈپٹی کمشنر کے ساتھ باتیں کیں۔ اُس نے پوچھا تمہاری تعلیم کہاں تک ہے۔ محمد حسین نے کہا کہ میٹرک تک ہے۔ اُس کی میم بولی، (بیوی اُس کی) کہ نہیں نہیں یہ ترجمہ نہیں کر سکے گا، کہ فلاں ہیڈ ماسٹر نہیں کر سکا حالانکہ وہ بی۔اے ہے۔ فلاں بی۔اے نہیں کر سکا تو یہ میٹرک کیسے کر سکتا ہے۔ محمد حسین نے کہا آپ امتحاناً مجھے دو تین ورق دے دیں اگر پسند آئے تو کروا لینا ورنہ نہیں۔ جب یہ ان اوراق کا ترجمہ کر کے لے گیا تو اُس نے بہت پسند کیا اور ساری کتاب کا ترجمہ کرا کر دو سو روپے انعام دیا۔ پھر چونکہ راولپنڈی میں اس کی طبیعت نہیں لگتی تھی، نوکری چھوڑ کر رہتاس آ گیا۔ کسی نے کہا کہ افریقہ چلے جاؤ، افریقہ گیا تو فوراً تین سو شلنگ ماہوار پر ملازم ہو گیا۔ اُن دنوں ساغر چند ولایت میں تھا، ان کا کوئی ہندو واقف تھا، اُس نے لکھا کہ آجکل بیرسٹری کا امتحان آسان ہے دوستوں کو توجہ کرنی چاہئے۔ محمد حسین کو خیال آیا کہ افریقہ سے نوکری چھوڑ کر گھر آ گیا اور کہا میرے اس امتحان کیلئے جو امداد آپ دے سکتے ہیں، دیں۔ مَیں نے کہا کہ زمین بیچ لو اور کچھ زیور وغیرہ لے لو۔ اُس نے کچھ روپیہ اکٹھا کیا، ولایت چلا گیا۔ یہاں انگلستان آ گیا۔ ایک سال میں بیرسٹری پاس کر کے افریقہ پریکٹس شروع کر دی اور یہاں تک ترقی کی کہ بہت مشہور ہو گیا اور نیروبی کے ڈپٹی کمشنر نے غالباً چار ماہ کی رخصت لی، اُس کا قائمقام محمد حسین کو مقرر کیا گیا۔ (جو ڈپٹی کمشنر بن گیا)

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 11 صفحہ 92 تا 95 روایت حضرت ملک غلام حسین صاحبؓ مہاجر)

پھر حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ 1897ء میں ایک واعظ محمد علی بوپڑی ہوا کرتا تھا۔ وہ جماعت احمدیہ کا سخت دشمن تھا۔ جہاں جاتا سلسلہ احمدیہ کے خلاف تقریریں کرتا اور لوگوں کے جذبات کو ہمارے خلاف بھڑکاتا۔ پہلے ایام سے جب ابھی جماعت احمدیہ کی مخالفت کی طرح لوگوں میں نہیں ڈالی گئی تھی۔ (یعنی بہت زیادہ لوگوں میں جوش نہیں پیدا کیا گیا تھا) اس کا وعظ عام رنگ کا تھا اور چونکہ وہ اپنے وعظ میں اشعار کو ایک خاص طرز اور لے سے پڑھا کرتا تھا، لوگ اُسکے وعظ کو سُنا کرتے تھے اور والد صاحب مرحوم کو بھی اکثر اس خیال سے کہ وہ لوگوں کو آخر نیک امور کی طرف توجہ دلاتا ہے ان دنوں سے اُس کی مجلس میں جاتے تھے اور اُس کے ساتھ سلام دعا تھی۔ اس تعارف کا واعظ مذکور نے ناجائز فائدہ اُٹھانا چاہا۔ اُس کو یہ بھی معلوم تھا کہ والد صاحب مکرم کے دل میں سیدنا حضرت مسیح موعود کی بڑی عزت تھی لیکن اس خیال سے کہ جو کبھی کبھی اُس کی دعوت کر دیتے تھے، شاید اس کا اثر اُن کی طبیعت پر ہوگا۔ (یعنی اُس کو خیال آیا کہ میرا بھی اثر ہو گا۔) اس نے اُن کی خدمت میں عرض کیا کہ چونکہ میں نے (یعنی بیٹے نے) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی ہے وہ مجھے گھر سے نکال دیں۔ اسکے جواب میں والد صاحب نے کہا کہ افسوس آپ نے میری دعوتوں سے ناجائز فائدہ اُٹھانا چاہا ہے۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اپنے اس بچے کو مَیں اس لئے نکال دوں کہ اس نے اپنی آوارگی کو چھوڑ کر نیک صحبتیں اختیار کر لی ہیں اور بے نمازی کی عادت چھوڑ کر وہ پکا نمازی بلکہ تہجد گزار ہو گیا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کے احکام کی اتباع میں اُس نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کر لی ہیں۔ آپ بتائیں کہ آپ کے وعظ و نصائح سے لوگ کیا اثر قبول کرتے ہیں۔ مجھے تو آپ لوگوں میں ایک آدمی بھی ایسا نظر نہیں آتا جو انسان کی کایا کو اس طرح پلٹ دے جس طرح حضرت مرزا صاحب اپنی قوت قدسی سے روز مرّہ سینکڑوں انسانوں کے دلوں میں ایسی پاک تبدیلیاں پیدا کر دیتے ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 11 صفحہ 156 الف، روایت حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحبؓ)

حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جب مجھے حلقہ دمیلی میں پورے دو سال کام کرتے ہوئے گزر گئے تو اتفاقاً ایک دن میں کسی کام کیلئے تحصیل میں گیا۔ جب مَیں تحصیل کے کام سے فارغ ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے حلقہ ومیلی کا ایک گروہ میری طرف آ رہا ہے جن میں سے تین چار اشخاص پکڑ کر کہا کہ چچا اور بھتیجے کی لڑائی ہو پڑی ہے اور لڑائی میں بھتیجے سے اپنے چچا کے ضرب شدید آ گئی ہے جس کی وجہ سے پولیس نے دفعہ 325 میں چالان کر دیا تھا۔ (دو آدمیوں میں لڑائی ہوئی پولیس نے چالان کر دیا۔) اور آج اس معاملہ میں پیشی ہے اور دونوں فریق باہم راضی نامہ کرنا چاہتے ہیں مگر پولیس والے راضی نامہ نہیں ہونے دیتے۔ (اب دونوں فریقین راضی ہونا چاہتے ہیں لیکن پولیس ٹانگیں اڑا رہی تھی، اُن کی اَنا کا مسئلہ بن گیا تھا) کہتے ہیں مَیں نے سادگی سے اُنہیں کہا کہ جب ہر دو فریق راضی ہیں اور گواہ بھی راضی نامہ پر رضامند ہیں اور آپ بھی سب یہی چاہتے ہیں تو پھر راضی نامہ کو کون روک سکتا ہے؟ آپ عدالت میں لکھ کر دے دیں کہ ہم سب راضی نامہ میں رضامند ہیں۔ چنانچہ اُن سب نے عدالت میں راضی نامہ لکھ کر دے دیا۔ اس پر پولیس نے تحصیلدار کو شکایت کر دی کہ پٹواری نے ہمارا مقدمہ بگاڑ دیا ہے۔ یہ پٹواری تھے جس پر تحصیلدار صاحب نے میری تبدیلی کی رپورٹ کر دی مگر سردار گلاب سنگھ بہادر سینئر سَب جج نے جو کہ موضع ومیلی کے رہنے والے تھے اور اتفاق سے تین یوم کی رخصت پر گھر آئے ہوئے تھے۔ جب انہوں نے سنا کہ ہمارے پٹواری کی تبدیلی ہوتی ہے تو آپ میرے حلقہ کے چھ دیہات کے تمام لوگوں کو ہمراہ لے کر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے پاس ہوشیار پور جا پہنچے اور کہا کہ اگر ہمیں خوش قسمتی سے دیانتدار اور شریف پٹواری ملا تھا تو سنا ہے کہ تحصیلدار صاحب اُسے تبدیل کرا رہے ہیں۔ ہم تمام لوگ دل و جان سے چاہتے ہیں کہ ہمارا پٹواری تبدیل نہ کیا جائے۔ صاحب بہادر نے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

یاد رکھیں کہ تمام بری باتوں سے اس وقت بچا جا سکتا ہے جب دل میں خدا تعالیٰ کی خشیت ہو، اللہ تعالیٰ کا ایسا خوف ہو جس سے اس کی محبت بھی ظاہر ہوتی ہو اور یہ باتیں تب ملتی ہیں جب اس کے آگے جھکا جائے، اس سے مانگا جائے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 / مارچ 2004ء)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اگر تم نے اپنی دنیا اور عاقبت سنوارنی ہے......
تو جوانی کی عمر سے لے کر بڑھاپے کی عمر تک پہنچنے سے
پہلے پہلے اپنے خدا کے دیئے ہوئے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرو

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

بڑی خوشی سے سردار صاحب کا کہنا مان لیا۔ مگر سردار صاحب نے کہا کہ آپ نوٹ بک میں میرے سامنے یہ نوٹ لکھ لیں۔ اس پر صاحب بہادر نے نوٹ بک نکال کر اس میں عدمِ تبدیلی کا نوٹ درج کرلیا۔ مگر باوجود اس قدر سعی کے، کوشش کے خدا نے ازرُوئے ترحم نہ چاہا (یعنی اللہ تعالیٰ یہ رحم کرنا چاہتا تھا مجھ پر کہ میرے پیارے مسیح موعود کا غلام اس جگہ نہ رہے) لالہ رام داس صدر قانون گو جو غایت درجہ کا متعصب تھا (بہت زیادہ متعصب تھا مسلمانوں سے) اُس نے صاحب کے حکم بھجوانے سے پیشتر ہی اپنے کسی رشتہ دار کو میری جگہ افسر مال کے ذریعے بھجوا کر مجھے تبدیلی کا پروانہ بھجوا دیا جس پر مَیں چالیس کوس کے فاصلے پر حلقہ باواجٹّاں میں چلا گیا۔ ابھی مجھے چارج لئے چند دن ہی گزرے تھے کہ خبر ملی کہ تمہارے سابقہ حلقے میں تمہارے چلے آنے کے بعد وہاں شدت سے پلیگ پھوٹی ہے۔ (طاعون پھوٹی ہے) اس چھوٹے سے گاؤں میں دس دس بیس بیس کے قریب روزانہ موتیں ہوئیں۔ میں یہ سنتے ہی اپنے مولیٰ کے حضور سر بسجود ہو گیا کہ اُس نے کس طرح ستّاری فرما کر مجھے اس آگ سے نکال لیا۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 6 صفحہ 122 تا 124 روایت حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحبؓ)

حضرت عطا محمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ 1904ء کے اگست میں میرے مرحوم چچا مجھے اپنے ساتھ سجان پور ڈیرہ لے گئے۔ شاید فروری یا مارچ 1905ء تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اشتہار ''عَفَتِ الدِّيَارُ مَحِلُّهَا وَمَقَامُهَا'' وہاں پہنچا۔ وہ مَیں نے سکول کے باہر اور شہر میں چسپاں کیا۔ ایک سادہ کار مسلمان سنار حسن دین نامی مجھے اس حالت میں ملا اور کہنے لگا کہ احمدیوں کی صف لپیٹی جائے گی۔ مَیں نے جو جواب اُس کو دیا اُسکے اصل الفاظ تو یاد نہیں رہے لیکن مفہوم یہ تھا کہ چند روز تک معلوم ہو جائے گا کہ احمدیوں کی صف لپیٹی جاتی ہے یا تمہاری؟ اس کے بعد تین اپریل 1905ء کی شام کو ہمارے گھر دو احمدی مہمان آ گئے۔ بابو محمد اسماعیل صاحب پوسٹ ماسٹر اور منشی امام الدین صاحب، ملازم راجہ صاحب اور ایک تیسرے شخص غیر احمدی تھے جن کا نام یاد نہیں رہا۔ ہر تینوں مہمان اور میرے چچا صاحب مرحوم اُس رات کریم بخش صاحب رنگریز کے ہاں جو میرے بزرگوار چچا کے فیض صحبت سے احمدی ہوئے تھے، اُن کے ہاں دعوت پر گئے۔ وہاں سے قریباً بارہ بجے رات کے وقت واپس ہوئے۔ جس مکان میں ہم رہتے تھے وہ سکول سے جو پرانی طرز کا تھا بہت پختہ اور دو منزلہ مکان تھا، بالکل ملحق تھا۔ 4؍اپریل 1905ء کی صبح کو نہایت شدید زلزلہ آیا مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے ہمارے گھر میں بالکل کوئی نقصان نہ ہوا۔ میرے مرحوم چچا صاحب اول مکان سے باہر نکل گئے۔ بابو محمد اسماعیل صاحب اور منشی امام الدین صاحب مکان کے اندر ہی رہے مگر ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچی۔ جس جگہ میری چارپائی تھی وہاں سے تھوڑی دیوار جنوب کی طرف سے اور اُسی قدر شمال کی طرف سے اور اوپر اُسی قدر چھت بچ رہی۔ تمام مکان کی بنیادیں تک اُکھڑ گئی تھیں۔ سکول کی دوسری منزل پر بورڈنگ کے لڑکے سوئے ہوئے تھے۔ وہ بفضلہٖ تعالیٰ سب محفوظ رہے۔ سکول کے تمام طالبعلم خواہ وہ شہر کے کسی حصہ میں تھے بالکل بچ گئے۔ سکول کے تمام استاد صاحبان خواہ وہ شہر کے کسی حصہ میں تھے ہر قسم کی بدنی آزار سے محفوظ رہے۔ صرف ایک سکھ اُستاد تھے جو نئے آئے تھے اور صبح کو چارج لینا تھا، اُن کی پیشانی پر ذرا سی خراش آئی تھی۔ باقی شہر میں اس زلزلہ سے کیسی تباہی آئی اسکا حال سرکاری رپورٹوں اور اس زمانے کے اخبارات سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ بے انتہا تباہی آئی۔ (صرف یہ لوگ، اُس اسکول کے لوگ اور قریب کے لوگ ہمسائیگی کی وجہ سے بچ گئے) کہتے ہیں میرا اندازہ ہے کہ جس گھر میں دس آدمی تھے اس میں نو مر گئے تھے اور صرف ایک زندہ رہا۔ وہ سادہ کار حسن دین تو بچ رہا مگر اُس کی بیوی بچے بھائی دیگر کئی رشتہ دار اس زلزلے کی نظر ہو گئے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 6 صفحہ 294 تا 296 روایت حضرت عطا محمد صاحب صاحبؓ)

پس یہ واقعات جہاں ان صحابہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا اظہار کرتے ہیں وہاں یقیناً یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی اور صداقت کا ثبوت بھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کا اور اپنی صداقت کا ثبوت کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

''کتاب براہین احمدیہ میں اللہ تعالیٰ مجھے ایک دعا سکھاتا ہے یعنی بطور الہام فرماتا ہے کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ۔ یعنی مجھے اکیلا مت چھوڑ اور ایک جماعت بنا دے۔ پھر دوسری جگہ وعدہ دیتا۔ يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ ہر طرف سے تیرے لئے وہ زر اور سامان جو مہمانوں کیلئے ضروری ہیں اللہ تعالیٰ خود مہیا کرے گا۔ اور وہ ہر ایک راہ سے تیرے پاس آئیں گے۔ اور پھر فرمایا۔ يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ لَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ۔ ہر ایک طرف اور ہر ایک راہ سے تیرے پاس مہمان آئیں گے اور اس قدر کثرت سے آئیں گے کہ قریب ہے تُو اُن (کی کثرت) سے تھک جاوے یا بدخُلقی کرے۔'' اس لئے پہلے سے بتا دیا کہ نہ تو اُن سے تھکے اور نہ اُن سے بدخُلقی کرے۔ (ملفوظات، جلد 5 صفحہ 128، ایڈیشن 2003ء، مطبوعہ ربوہ)

آپ فرماتے ہیں کہ ''اب غور کرو جس زمانہ میں یہ پیشگوئی شائع ہوئی یا لوگوں کو بتائی گئی، اُس وقت کوئی شخص یہاں آتا تھا؟ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی مجھے جانتا بھی نہ تھا۔ اور کبھی سال بھر میں بھی ایک خط یا مہمان نہ آتا تھا۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 128، ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس آج بھی جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں، اگر سعید فطرت ہوں تو دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدی نشانات کس طرح آپ کے ساتھ ہیں، کس طرح آپ کی تبلیغ اور آپ کا نام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ چکا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے پہنچایا ہے۔ ہر ملک کے جلسے اور لوگوں کا ذوق وشوق سے آنا یہ آپ کی صداقت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپؑ کا نام قادیان کی بستی سے نکل کر تمام دنیا میں پھیل چکا ہے۔ آج اگر اسلام کے حقیقی دفاع میں کوئی جماعت کھڑی ہے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہے۔ کاش کہ عامۃ المسلمین نام نہاد علماء کے پیچھے چلنے کی بجائے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے لڑنے کی بجائے اس زمانے کے امام کو مان کر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے حاصل کرنے والے بن جائیں اور اس کا ایک حصہ بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی توفیق دے کہ صرف پہلوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک پر راضی نہ ہو جائیں یا آج بھی جو نئے شامل ہونے والے نشانات دیکھ کر احمدیت قبول کرتے ہیں اُن کے واقعات سے حظ اُٹھانے والے نہ بن جائیں بلکہ خود بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے والے اور ترقی کرنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کو بھی جماعت کے ساتھ اس طرح جوڑنے والے ہوں کہ یہ جاگ آگے سے آگے لگتی چلی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسہ کی برکات سے حصہ لینے والا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ اور اُن برکتوں کو لے کر آپ سب اپنے گھروں کو واپس جائیں۔ ہر لحاظ سے آپ کے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھرے رہیں اور ہمیشہ اپنے گھروں میں بھی یہ حمد کے چشمے جو ہیں وہ جاری رہیں۔ اب دعا کر لیں (دعا)

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ حاضری کی رپورٹ جو انہوں نے دی ہے۔ یہ جتنے مقامی مہمان ہیں اُس سے زیادہ بیرونِ ممالک کے مہمان آئے ہوئے ہیں۔ 1004 اور 1072 بیرونی ممالک کے۔ کل 2076 اور اس میں سے خواتین مَردوں سے زیادہ ہیں۔ حالانکہ پہلے ان کا خیال تھا کہ مرد شاید زیادہ آئے ہوں۔ 1096 خواتین ہیں اور 980 مرد ہیں۔ بہر حال ان کی یہ حاضری، پچھلے گزشتہ سال سے تو کئی گنا ہوگی۔ لیکن اب ہالینڈ کی جماعت کو بھی چاہئے کہ اپنی تعداد کو بڑھائیں اور آئندہ اگر دو ہزار مہمان آتے ہیں تو چار ہزار ان کے اپنے ہونے چاہئیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن 1؍فروری 2013)

......☆......☆......☆......

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 1

ضمانت دے دی۔ جب اس نے مجھ پر اعتبار کیا تو میں اس پر کیوں اعتبار نہ کرتا۔ آخر وقت ختم ہونے کو ہوا تو لوگوں کو حضرت ابوذرؓ کی جان کا خطر پیدا ہوا۔ لیکن عین وقت پر ایک شخص دُور سے بے تحاشا گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا اور بے جان ہو کر آ گرا اور حضرت ابوذرؓ سے معذرت کی کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے وہ بمشکل عین وقت پر پہنچ سکا ہے اور ان کی تشویش کا موجب ہوا ہے...... ایک طرف ابوذرؓ کے ایثار کی اور دوسری طرف اس شخص کے ایفاء عہد کی مثال دوسری قوموں میں کہاں ملتی ہے۔ اس واقعہ کو انگریزوں نے اپنی کہانیوں اور نظموں میں بھی درج کیا ہے۔ ایسی ہی ایک اور مثال ہے۔ شام کے فتح ہو جانے کے بعد ایک دفعہ عیسائی لشکر عارضی طور پر غالب ہو گیا اور اسلامی لشکر کو کچھ علاقہ چھوڑنا پڑا۔ اس وقت حضرت عمرؓ کے حکم کے ماتحت مسلمانوں نے اس علاقہ کے سب وصول شدہ ٹیکس واپس کر دیئے کہ جب ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے تو ہم تمہارا ٹیکس اپنے پاس نہیں رکھ سکتے۔ یہ علاقہ بھی عیسائیوں سے آباد تھا۔ لیکن باوجود اس کے کہ ان کے ہم مذہب فتح پا کر آ رہے تھے وہ مسلمانوں کی اس نیک نفسی سے اس قدر متاثر ہوئے کہ زن و مرد روتے ہوئے شہر کے باہر تک اُنہیں چھوڑنے آئے اور کہتے جاتے تھے کہ اگر عیسائی لشکر آپ کی جگہ ہوتا تو ٹیکس کی واپسی کی جگہ جاتے ہوئے جو کچھ ہمارا تھا وہ بھی لوٹ کر لے جاتا اور دعائیں کرتے جاتے تھے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو پھر واپس لائے۔

افسوس کجا وہ زمانہ تھا اور کجا اب مسلمان سب سے زیادہ بے اعتبار سمجھا جاتا ہے۔ علماء نے غیر مذاہب کو لوٹ لینے کا فتویٰ دیا ہوا ہے۔ غیر مذہب کی حکومت سے غداری کو دین کا جزو قرار دیا ہوا ہے۔ غیر مسلموں کے قتل کو ثواب کا موجب بتلاتے ہیں۔ غرض ہر وہ نیکی جس پر مسلمان کو فخر تھا آج ان میں سے مفقود ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ کاش جماعت احمدیہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور اسلام کے کھوئے ہوئے متاع کو پھر واپس لائے۔ اور پھر وہی اخلاق محمد رسول اللہ صلعم کے غلاموں میں دنیا دیکھے جنہیں دیکھ کر انسان کو خدا تعالیٰ نظر آ جاتا ہے۔ وہ امین ہوں اور ایسے امین کہ خود بھوکے مر جائیں، بیوی بچے بھوکے مر جائیں، لیکن دوسرے کی امانت میں خیانت نہ ہو۔ وہ سچے ہوں اور ایسے سچے کہ جان جائے مال و دولت جائے، عہدہ جائے لیکن جھوٹ کا ایک لفظ زبان پر نہ آئے اور نہ آئے۔ وعدہ کریں تو جان کے ساتھ نباہیں اور ارادہ کریں تو سر ہتھیلی پر رکھ کر اسے پورا کریں۔

(تفسیر کبیر، جلد 3، صفحہ 440، مطبوعہ 2010 قادیان)

......☆......☆......☆......

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

یقیناً فرشتے عثمانؓ سے اسی طرح حیا کرتے ہیں جیسے وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے حیا کرتے ہیں

اَے اللہ! عثمان کو بہت عطا فرما، اے اللہ! عثمان پر اپنا فضل وکرم نازل فرما

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 2/اپریل 2021 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عثمانؓ کے اندر عفت اور حیا کے متعلق کونسی روایت بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکرؓ ہیں۔ اللہ کے دین میں ان سب سے زیادہ مضبوط عمرؓ ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ حقیقی حیا والے عثمانؓ ہیں۔

سوال: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اُمّت کا امین کس کو قرار دیا؟

جواب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو ہر اُمّت کیلئے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعُبیدہ بن جرّاحؓ ہیں۔

سوال: حضرت عثمانؓ کی حیا کے بارے میں حضور انور نے حضرت عائشہؓ کی کونسی روایت بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ آپؐ کی حیا کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں اپنی رانوں یا پنڈلیوں سے کپڑا ہٹائے ہوئے لیٹے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ نے اجازت مانگی تو آپؐ نے اسی حالت میں انہیں اجازت دی۔ پھر حضرت عمرؓ نے اجازت مانگی تو آپؐ نے اسی حالت میں انہیں بھی اجازت دے دی۔ پھر جب حضرت عثمانؓ نے اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنے کپڑوں کو ٹھیک کیا۔ جب حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ صرف حضرت عثمانؓ کیلئے آپؐ نے یہ ایسا خاص اہتمام کیوں کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں اس سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں! اس ذات کی قَسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! یقیناً فرشتے عثمانؓ سے اسی طرح حیا کرتے ہیں جیسے وہ فرشتے اللہ اور اس کے رسولؐ سے حیا کرتے ہیں۔

سوال: حضرت عثمانؓ کی تواضع اور سادگی کے متعلق حضور انور نے کونسی روایت بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: عبداللہ رومی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ رات کے وضو کا خود انتظام کرتے تھے۔ آپؓ سے عرض کی گئی کہ اگر آپؓ کسی خادم کو حکم دیں تو وہ آپؓ کیلئے انتظام کردیا کرے۔ اس پر آپؓ نے فرمایا: نہیں، رات تو ان لوگوں کی ہے جس میں یہ آرام کرتے ہیں۔

سوال: ایک جنگ کے موقع پر حضرت عثمانؓ نے کس طرح لوگوں کے کھانے کا انتظام کیا؟

جواب: ایک جنگ کے موقع پر مسلمانوں کی بھوک کی کیفیت کو دیکھ کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم! سورج غروب نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے رزق کے سامان فرمادے گا۔ جب حضرت عثمانؓ کو اس بات کی خبر ہوئی تو آپؓ نے فرمایا: اللہ اور اسکا رسول بالکل سچ فرماتے ہیں۔ چنانچہ آپؓ نے چودہ اونٹ غلّہ سمیت خریدے اور ان میں سے نو نبی ﷺ کی خدمت میں بھجوا دیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ حضرت عثمانؓ نے یہ آپؐ کی طرف ہدیۃً ارسال کیے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر خوشی اور مسرت پھیل گئی اور منافقوں کے چہروں پر بے چینی اور پریشانی چھا گئی۔

سوال: حضرت عثمانؓ کے اس فعل پر رسول کریم ﷺ نے ان کیلئے کیا دعا فرمائی؟

جواب: رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمانؓ کے لیے دعا کی اَللّٰھُمَّ أَعْطِ عُثْمَانَ، اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِعُثْمَانَ۔ اے اللہ! عثمان کو بہت عطا فرما۔ اے اللہ! عثمان پر اپنا فضل وکرم نازل فرما۔ حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو کسی اَور کے حق میں ایسی دعا کرتے ہوئے نہ پہلے کبھی سنا اور نہ بعد میں۔

سوال: حضرت عثمانؓ کی فیاضی اور انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق حضور انور نے کونسی روایات بیان فرمائیں؟

جواب: محمد بن ہلال اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی دادی حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھیں جبکہ آپؓ فسادیوں کے ذریعہ اپنے گھر میں محصور کر دیے گئے تھے۔ جب ایک روز حضرت عثمانؓ کو معلوم ہوا کہ ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے۔ تو انہوں نے ان کی طرف پچاس درہم اور ایک بڑی چادر میں سے ٹکڑا بھجوایا اور فرمایا تیرے بیٹے کا وظیفہ ہے اور یہ اس کے پہننے کے لیے کپڑا ہے۔ جب اسکی عمر ایک سال ہوجائے گی تو ہم اس کا وظیفہ بڑھا کر سو درہم کر دیں گے۔ ابن جریر روایت کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ حضرت عثمانؓ سے اس وقت ملے جبکہ آپ مسجد کی طرف جارہے تھے۔ حضرت طلحہ نے کہا آپؓ کے پچاس ہزار درہم جو میرے ذمہ تھے وہ اب میسر آگئے ہیں۔ آپ انہیں وصول کرنے کیلئے کسی شخص کو میری طرف بھیج دیں۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے ان سے فرمایا کہ آپ کی مروت کی وجہ سے وہ ہم نے آپ کو ھبہ کردیے ہیں۔

سوال: کتابتِ وحی کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عثمانؓ کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپ کو کتابتِ وحی کا بھی موقع ملا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس گھر میں ایک شدید گرم رات میں دیکھا جبکہ نبی ﷺ پر حضرت جبرئیل وحی نازل کر رہے تھے۔ حضرت عثمانؓ نبی ﷺ کے سامنے بیٹھے لکھتے جارہے تھے اور آپؐ فرما رہے تھے اے عثمانؓ! لکھ۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ کا ایسا قرب کسی نہایت معزز و مکرم شخص کو ہی عطا فرماتا ہے۔

سوال: قرآن کریم کے محفوظ ہونے کے متعلق حضور انور نے معاندین اسلام کی کونسی شہادات پیش کیں؟

جواب: سر ولیم میور اپنی کتاب 'دی قران' (القرآن) میں لکھتے ہیں۔ ''وہ قرآن جسے ہم آج پڑھتے ہیں لفظاً لفظاً وہی ہے جسے نبی (ﷺ) نے لوگوں کو پڑھ کر سنایا تھا۔'' پھر نولڈکے جرمن مستشرق لکھتا ہے کہ: جو قرآن عثمانؓ نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا اسکا مضمون وہی ہے جو محمد (ﷺ) نے پیش کیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ یورپین علماء کی یہ کوششیں کہ وہ ثابت کریں کہ قرآن میں بعد کے زمانہ میں بھی کوئی تبدیلی ہوئی بالکل ناکام ثابت ہوئی ہیں۔

سوال: حضرت عثمانؓ کے حجازی قرات جاری رکھنے اور باقی تمام قرات کو منسوخ کرنے کے فیصلے پر حضرت مصلح موعودؓ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: گو ابتدا میں تو لوگوں کو قرآن کریم کی زبان سمجھنے میں دقتیں پیش آتی ہوں گی مگر مدینہ کے دارالحکومت بننے کے بعد جب تمام عرب کا مرکز مدینہ منورہ بن گیا اور قبائل اور اقوام نے بار بار وہاں آنا شروع کردیا تو پھر اس اختلاف کا کوئی امکان نہ رہا۔ کیونکہ اس وقت تمام علمی مذاق کے لوگ قرآنی زبان سے پوری طرح واقف ہو چکے تھے۔ چنانچہ جب لوگ اچھی طرح واقف ہوگئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ آئندہ صرف حجازی قراءت پڑھی جائے اور کوئی قراءت پڑھنے کی اجازت نہیں۔ آپؓ کے اس حکم کا مطلب یہی تھا کہ اب لوگ حجازی زبان کو عام طور پر جاننے لگ گئے ہیں اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ انہیں حجازی عربی کے الفاظ کا بدل استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔

سوال: خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے کونسی ویب سائٹ لانچ کرنے کا اعلان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: نماز جمعہ کے بعد میں ویب سائٹ بھی لانچ کروں گا جو چینی ڈیسک کی ویب سائٹ ہے اور مرکزی آئی ٹی ٹیم کے تعاون سے یہ ویب سائٹ بنائی گئی ہے جس سے لوگوں کو چینی زبان میں اسلام اور احمدیت کے متعلق تفصیلی معلومات مل سکیں گی۔ اس میں مختلف عناوین کے تحت مواد ڈالا گیا ہے۔ قرآن کریم کے چینی ترجمہ کا نیا ایڈیشن ڈالا گیا ہے۔ اسکے علاوہ 23 دیگر کتب اور پمفلٹس دیئے گئے ہیں۔ سوال وجواب کے تحت مختلف سوالوں کے جواب دیئے گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان کے تحت حضور اقدس علیہ السلام اور خلفاء کا تعارف دیا گیا ہے۔ پہلے صفحہ پر جماعت کی دیگر چھ ویب سائٹس کے لنک دیئے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ رابطے کیلئے فون، فیکس اور ای میل وغیرہ کی تفصیل دی گئی ہے۔ خدا کرے کہ یہ ویب سائٹ چینی عوام کیلئے ہدایت کا موجب ہو اور اسلام اور احمدیت کیلئے ان کے دل کھلیں۔

......☆......☆......☆......

سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کا ہر عمل اور ہر مشورہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہو

شوریٰ میں جب شامل ہوں تو محض للہ شامل ہوں،
خالی الذھن ہوکر دعا کرتے ہوئے شامل ہوں، ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیں، اپنی رائے منوانے کی نیت نہ ہو،
رائے دیں اور بیٹھ جائیں، اپنی رائے کو کبھی اس طرح نہ سمجھیں کہ یہ بات مضبوط ہے اور کبھی غلط نہیں ہوسکتی

مجلس شوریٰ کی اہمیت اس کے تقدس اور آداب سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطبہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 12/مارچ 2004 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: خطبہ جمعہ کے ابتداء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کس آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب: خطبہ جمعہ کے ابتداء میں حضور انور نے آیت: وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (سورۃ شوری آیت 39) کی تلاوت فرمائی۔

سوال: مجلس شوریٰ کے قیام کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود نے جہاں اپنی گہری فراست سے جماعت کے مختلف اداروں کو منظم کیا وہاں شوریٰ کے نظام کو بھی انتہائی مضبوط بنیادوں پر جماعت میں قائم فرمایا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر اس ملک میں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے یہ شوریٰ کا نظام قائم ہے اور بڑی اہمیت اختیار کرچکا ہے۔ لیکن اس کے بعض پہلو بعض دفعہ نمائندگان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں اس لئے چند بنیادی باتیں میں پیش کروں گا۔

سوال: مشورہ دینے کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا مشورے بھی سوچ سمجھ کر غور کرکے دیئے جائیں تو تب ہی یہ فائدہ مند ہوسکتے ہیں۔ اس لئے جہاں بھی مشورے ہوں اس سوچ کے ساتھ ہوں کہ ہر پہلو کو بغور دیکھ کر پھر رائے دی جائے۔

سوال: آیت: وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْ...... شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کی وضاحت کرتے ہوئے حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ یہ لوگ نماز قائم کرنے والے ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں، اس کے عبادت گزار ہیں اور پھر یہ کہ تمام قومی معاملات میں آپس میں مشورہ کرتے ہیں، بات کو غور سے دیکھتے ہیں، اس کے

برے بھلے کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر مشورہ دیتے ہیں اور جب پھر ایک فیصلہ پر پہنچ جاتے ہیں تو جو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی ہے، جو بھی استعدادیں دی ہیں ان کے مطابق وہ خرچ کرتے ہیں۔ مشورہ دینے کے بعد دوڑ نہیں جاتے بلکہ پھر عملدرآمد کروانے کے لئے اپنی پوری طاقتوں کو خرچ کرتے ہیں۔

سوال مشورہ دینے کے بعد کس اہم ذمہ داری کی طرف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں کہ مومن کا یہ فرض ہے کہ ایک تو خوب غور کر کے مشورہ دیں جب بھی مشورہ مانگا جائے اور پھر مشورے کے بعد ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے جن کے بارے میں مشورہ دیا گیا تھا مکمل تعاون کریں بلکہ ممبران شوریٰ کا یہ بھی فرض ہے کہ اس کے ذمہ وار بنیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشورہ کی اہمیت کے متعلق کونسی احادیث بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابو مسعودؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے یا اسے امین ہونا چاہئے۔ ایک اور روایت میں ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے اس کے مسلمان بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا اور اس نے بغیر رُشد کے مشورہ دیا تو اس نے اس سے خیانت کی ہے۔

سوال ممبرانِ شوریٰ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب مجلس شوریٰ میں جب بھی مشورے کیلئے بلایا جاتا ہے تو ایک بہت بڑی ذمہ داری ممبران شوریٰ پر ڈالی جاتی ہے ایک مقدس ادارے کا اسے ممبر بنایا جاتا ہے کیونکہ نظام خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ جماعت میں شوریٰ کا ادارہ ہی ہے۔ جب احباب جماعت لوگوں کو اپنے میں سے منتخب کر کے اس لئے بھیج رہے ہوں کہ جاؤ اللہ تعالیٰ کی تعلیم دنیا میں پھیلانے، جماعت کی تربیت اور دوسرے مسائل حل کرنے اور خدمت انسانیت کرنے کے لئے خلیفہ وقت نے مشوروں کیلئے بلایا ہے اس کو مشورے دو تو کس قدر ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ خلیفہ وقت یہ حسن ظن رکھتا ہے کہ ممبران نے بڑے غور سے سوچ سمجھ کر کسی معاملے میں رائے قائم کی ہو گی اور عموماً مجلس شوریٰ کی رائے کو اس وجہ سے من وعن قبول کر لیا جاتا ہے۔ سوائے بعض ایسے معاملات کے جہاں خلیفہ وقت کو معین علم ہو کہ شوریٰ کا یہ فیصلہ ماننے پر جماعت کو نقصان ہوسکتا ہے۔

سوال حضور انور نے شوریٰ کے انعقاد کے متعلق قرآن کریم کی کون سی آیت بیان کی؟

جواب وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ (سورۃ ال عمران آیت 160) یعنی اور ہر اہم معاملے میں ان سے مشورہ کر پس جب تو کوئی فیصلہ کر لے تو پھر اللہ پر توکل کر۔

سوال اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس حکم کے تابع آنحضرت ﷺ بھی مشورہ کیا کرتے تھے بلکہ اس حد تک مشورہ کیا کرتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے زیادہ کسی کو اپنے اصحاب سے مشورہ کرتے نہیں دیکھا اور اس حکم کی وجہ سے جماعت میں بھی شوریٰ کا نظام جاری ہے۔

سوال مشورے کی اہمیت کے متعلق حضور انور نے کونسی روایت بیان فرمائی؟

جواب حضرت علی بن ابو طالبؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے بعد اگر ہمیں کوئی ایسا امر درپیش ہوا جس کے بارے میں وحی قرآن نازل نہیں ہوئی اور نہ ہی ہم نے آپ سے کچھ سنا تو ہم کیا کریں گے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا ایسے معاملے کو حل کرنے کیلئے مومنوں میں سے علماء کو یا عبادت گزار لوگوں کو جمع کرنا اور اس معاملے کے بارے میں ان سے مشورہ کرنا اور ایسے معاملے کے بارے میں فرد واحد کی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔

سوال حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ حضرت مسیح موعودؑ کے احباب جماعت سے مشورہ طلب کرنے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بعض امور جب پیش آتے تو آپؑ سال میں دو تین چار بار بھی اپنے خدام کو بلا لیتے کہ مشورہ کرنا ہے۔ کسی جلسے کی تجویز ہوتی تو یاد فرما لیتے، کوئی اشتہار شائع کرنا ہوتا تو مشورہ کیلئے طلب کر لیتے۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ مجلس شوریٰ میں خلیفہ کی حیثیت کے متعلق کیا بیان فرماتے ہیں؟

جواب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجلس شوریٰ میں خلیفہ وقت کی حیثیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مجلس شوریٰ ہو یا صدر انجمن احمدیہ، خلیفہ کا مقام بہرحال دونوں کی سرداری ہے انتظامی لحاظ سے وہ صدر انجمن احمدیہ کا رہنما ہے اور آئین سازی اور بحث کی تعیین کے لحاظ سے وہ مجلس شوریٰ کے نمائندوں کیلئے بھی صدر اور رہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔ نیز فرمایا: خلیفہ نے اپنے کام کے دو حصے کئے ہوئے ہیں، ایک حصہ انتظامی ہے، اسکے عہدیدار مقرر کرنا خلیفہ کا کام ہے۔ دوسرا حصہ خلیفہ کا کام اصولی ہے اس کیلئے وہ مجلس شوریٰ کا مشورہ لیتا ہے۔ پس مجلس شوریٰ اصولی کاموں میں خلیفہ کی جانشین ہے۔

سوال حضور انور نے نمائندگان شوریٰ کیلئے کن کن اہم باتوں کا ذکر کیا جنہیں ہمیشہ مدِّنظر رکھنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ شوریٰ میں جب شامل ہوں تو محض للہ شامل ہوں۔ جب رائے دیں تو یہ سوچ کر دیں کہ ہم نے اپنی آراء اللہ تعالیٰ کی خاطر دینی ہیں۔ خالی الذہن ہو کر دعا کرتے ہوئے شامل ہوں۔ ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیں، اور اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے شوریٰ کے اجلاس کے دوران بھی دعاؤں میں مصروف رہیں۔ اپنی رائے منوانے کی نیت نہ ہو۔ رائے دیں اور بیٹھ جائیں۔ پھر یہ ہے کہ کسی کی خاطر رائے نہ دیں۔ کسی رائے سے صرف اس لئے اتفاق نہ کریں کہ یہ میرے دوست یا عزیز نے رائے دی ہے یا میری جماعت کے فلاں فرد نے یہ رائے دی ہے۔ آزادانہ رائے ہونی چاہئے، کسی حکمت کے تحت کبھی کوئی رائے نہ دیں بلکہ یہ مدنظر ہو کہ جو سوال درپیش ہے اس کیلئے کون سی بات مفید ہے، یہ نہیں کہ فلاں حکمت حاصل کرنی ہے۔ پھر یہ ہے کہ سچی بات تسلیم کرنے سے پرہیز نہ کریں اپنی رائے کو کبھی اس طرح نہ سمجھیں کہ یہ بہت مضبوط ہے اور کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ پھر یہ ہے کہ رائے دیتے وقت احساسات کی پیروی نہیں ہونی چاہئے۔ وہ بات کریں جس میں دینی فائدہ ہو۔ آخر پہ سب سے اہم بات یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ کا ہر عمل اور ہر مشورہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہو۔

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

محمد حسین بٹالوی کو مباہلہ کی دعوت، کیونکہ اس نے مباہلہ کی درخواست کی تھی

آپؑ نے فرمایا : اگر یہ لوگ باوجود پہنچنے ہمارے رجسٹری شدہ اشتہارات کے حاضر میدان مباہلہ نہ ہوئے تو یہی ایک پختہ دلیل اس بات پر ہوگی کہ وہ درحقیقت اپنے عقیدہ تکفیر میں اپنے تئیں کاذب اور ظالم اور ناحق پر سمجھتے ہیں بالخصوص سب سے پہلے شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنۃ کا فرض ہے کہ میدان میں مباہلہ کیلئے تاریخ مقررہ پر امرتسر میں آ جاوے کیونکہ اس نے مباہلہ کے لئے خود درخواست بھی کر دی ہے اور یاد رہے کہ ہم بار بار مباہلہ کرنا نہیں چاہتے کہ مباہلہ کوئی ہنسی کھیل نہیں ابھی تمام مکفّرین کا فیصلہ ہو جانا چاہئے پس جو شخص اب ہمارے اشتہار کے شائع ہونے کے بعد گریز کرے گا اور تاریخ مقررہ پر حاضر نہیں ہوگا آئندہ اس کا کوئی حق نہیں رہے گا کہ پھر کبھی مباہلہ کی درخواست کرے اور پھر ترک حیا میں داخل ہوگا کہ غائبانہ کافر کہتا رہے اتمام حجت کے لئے رجسٹری کرا کر یہ اشتہار بھیجے جاتے ہیں تا اس کے بعد مکفّرین کو کوئی عذر باقی نہ رہے اگر بعد اس کے مکفّرین نے مباہلہ نہ کیا اور نہ تکفیر سے باز آئے تو ہماری طرف سے ان پر حجت پوری ہوگئی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ مباہلہ سے پہلے ہمارا حق ہوگا کہ ہم مکفّرین کے سامنے جلسہ عام میں اپنے اسلام کے وجوہات پیش کریں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

اس کے بعد سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "اِتمام حجت" کے عنوان سے لکھا کہ :

اگر شیخ محمد حسین بٹالوی دہم ذیقعد 1310 کو مباہلہ کے لئے حاضر نہ ہوا تو اُسی روز سے سمجھا جائے گا کہ وہ پیشگوئی جو اس کے حق میں چھپوائی گئی تھی کہ وہ کافر کہنے سے توبہ کرے گا پوری ہوگئی۔ بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ اَے خداوند قدیر اس ظالم اور سرکش اور فتّان پر لعنت کر اور ذلّت کی مار اُس پر ڈال جواب اِس دعوت مباہلہ اور تقرّری شہر اور مقام اور وقت کے بعد مباہلہ کے لئے میرے مقابل پر میدان میں نہ آوے اور نہ کافر کافر کہنے اور سب اور شتم سے باز آوے۔ آمین ثم آمین۔ (ایضاً صفحہ 447) (سچائی کا اظہار رُوحانی خزائن جلد 6 صفحہ 81)

27 مئی 1893 کو بمقام عیدگاہ امرتسر مباہلہ کے انعقاد کا اعلان

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 10 ذی قعدہ 1310 ہجری کو ہونے والے مباھلہ کی اطلاع کیلئے ایک روز قبل یعنی 9 ذی قعدہ (26 مئی 1893) کو اعلان عام کے عنوان سے مندرجہ ذیل اشتہار شائع فرمایا:

اَے برادران اہل اسلام کل دہم ذیقعدہ روز شنبہ کو...... میاں عبدالحق غزنوی اور بعض دیگر علماء جیسا کہ انہوں نے وعدہ کیا ہے اس عاجز سے اس بات پر مباہلہ کریں گے کہ وہ لوگ اس عاجز کو کافر اور دجال اور بے دین اور دشمن اللہ جلّشانہ اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سمجھتے ہیں اور اس عاجز کی کتابوں کو مجموعہ کفریات خیال کرتے ہیں اور اس طرف یہ عاجز نہ صرف اپنے تئیں مسلمان جانتا ہے بلکہ اپنے وجود کو اللہ اور رسُول کی راہ میں فدا کئے بیٹھا ہے لہٰذا ان لوگوں کی درخواست پر یہ مباہلہ تاریخ مذکورہ بالا میں قرار پایا ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ مباہلہ کی بددُعا کرنے کے وقت بعض اور مسلمان بھی حاضر ہو جائیں کیونکہ میں یہ دُعا کروں گا کہ جس قدر میری تالیفات ہیں، اُن میں سے کوئی بھی خدا اور رسُول کے فرمودہ کے مخالف نہیں ہیں اور نہ میں کافر ہوں اور اگر میری کتابیں خدا اور رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ سے مخالف اور کُفر سے بھری ہوئی ہیں تو خدا تعالیٰ وہ لعنت اور عذاب میرے پر نازل کرے جو ابتدائے دُنیا سے آج تک کسی کافر بے ایمان پر نہ کی ہو اور آپ لوگ آمین کہیں۔ کیونکہ اگر میں کافر ہوں اور نعوذ باللہ دین اسلام سے مُرتد اور بے ایمان تو نہایت بُرے عذاب سے میرا مرنا ہی بہتر ہے اور میں ایسی زندگی سے بہ ہزار دل بیزار ہوں اور اگر ایسا نہیں تو خدا تعالیٰ اپنی طرف سے سچا فیصلہ کر دے گا۔ وہ میرے دل کو بھی دیکھ رہا ہے اور میرے مخالفوں کے دل کو بھی۔ بڑے ثواب کی بات ہوگی اگر آپ صاحبان کل دہم ذیقعدہ کو دو بجے کے وقت عیدگاہ میں مباھلہ پر آمین کہنے کے لئے تشریف لائیں۔ (ایضاً صفحہ 452)

آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی عبدالحق غزنوی کے درمیان امرتسر میں ہونے والے مباہلہ کی رُوداد بیان کریں گے۔ (منصور احمد مسرور) ......☆......☆......

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

ملکی رپورٹیں

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

برّہ پورہ : جماعت احمدیہ برہ پورہ صوبہ بہار میں مورخہ 20/فروری 2021 کو زیر صدارت مکرم سید عبدالباقی صاحب امیر ضلع بھاگلپور جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ نظم مکرم سید عبدالنقی صاحب نے پڑھی۔ بعدہ عزیزم نعیم الحق نے متن پیشگوئی مصلح موعودؓ پڑھ کر سنایا بعدہ مکرم ذوالفقار علی صاحب اور مکرم ابوطاہر صاحب نے سوانح حضرت مصلح موعودؓ پر تقریر کی بعدہ مکرم سید ابوالفضل صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھکر سنائی اور اسکے بعد مکرم محمد اشرف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ نے تقریر کی اور صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(دیدارالحق، معلم سلسلہ، جماعت احمدیہ برہ پورہ صوبہ بہار)

بسنہ : جماعت احمدیہ بسنہ صوبہ چھتیس گڑھ میں مورخہ 20/فروری 2021 بروز سنیچر جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم سید قمرالدین شاہ صاحب نائب صدر جماعت نے کی۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار سید محمد ارشد مبلغ سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم سید تبشیر احمد شاہ صاحب نے پڑھی۔ متن پیشگوئی مکرم سید لقمان احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ پہلی تقریر مکرم رزاق منڈل صاحب نے کی، دوسری تقریر خاکسار نے کی، تیسری تقریر مکرم قمرالدین صاحب صدر جلسہ نے کی۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید محمد ارشد، مبلغ سلسلہ، جماعت احمدیہ بسنہ، ضلع مہاسمند، صوبہ چھتیس گڑھ)

پردہ : مورخہ 20/فروری 2021 کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ پردہ صوبہ چھتیس گڑھ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم عطاء النصیر دانی صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار شہادت خان معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم شاکر احمد دانی صاحب نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم شکیل احمد دانی صاحب نے کی۔ اس کے بعد ایک نظم مکرم طاہر احمد دانی صاحب نے پڑھی۔ دوسری تقریر خاکسار نے کی۔ آخر میں صدر صاحب کے اختتامی خطاب کے بعد جلسہ دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ (شہادت خان، معلم سلسلہ جماعت احمدیہ پردہ، ضلع مہاسمند، صوبہ چھتیس گڑھ)

سرسہ والا: مورخہ 24/فروری 2021 کو جماعت احمدیہ سرسہ والا میں صبح 11:30 بجے ضلعی سطح پر جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں مرکز قادیان سے مکرم سلطان احمد ظفر صاحب ناظم وقف جدید ارشاد اور مکرم واحد صدیقی صاحب نے شرکت کی۔ مکرم سلطان احمد ظفر صاحب ناظم وقف جدید ارشاد کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم محمد نصیر صاحب معلم سلسلہ نے تلاوت کی۔ مکرم شوکت عزیز صاحب نے اس کا ترجمہ پیش کیا۔ مکرم ساجد احمد صاحب نے متن پیشگوئی مصلح موعودؓ پڑھ کر احباب جماعت کو سنایا۔ اس کے بعد مکرم اقبال احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے چند تربیتی امور پر تقریر فرمائی۔ اسکے بعد دوسری تقریر مکرم واحد صدیقی صاحب نے کی، آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے آپؓ کی جاری کردہ تحریکات پر روشنی ڈالی۔ اسکے بعد مکرم سلطان احمد ظفر صاحب ناظم وقف جدید ارشاد نے صدارتی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ اس جلسہ میں ضلع مانسا صوبہ پنجاب کی جماعت داتے واس، بریٹھ، منڈیر، کوٹرا لیل، روشن والا، پپے کلاں، ستی کے، سرسہ والا، عالم پور کی جماعتوں سے احباب نے شرکت کی۔

(ستپال احمد، معلم سلسلہ جماعت احمدیہ سرسہ والا، ضلع مانسا صوبہ پنجاب)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

وِشاکھاپٹنم : الحمدللہ مورخہ 23/مارچ 2021 بروز منگل بعد نماز ظہر وعصر نماز سینٹر جماعت احمدیہ وشاکھاپٹنم میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام زیر صدارت محترم شیخ میرا صاحب زعیم انصاراللہ وشاکھاپٹنم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم شیخ غالب نواز صاحب نے کی بعد ازاں مکرم شیخ مجیب الدین صاحب، مکرم عنایت اللہ صاحب، مکرم شیخ غالب نواز صاحب نے یوم مسیح موعود کے حوالے سے مختلف عناوین پر تقاریر کیں۔ بعد ازاں خاکسار نے ''23/مارچ کی اہمیت اور شرائط بیعت'' کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازاں صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (نورالحق خان، مبلغ سلسلہ وِشاکھاپٹنم، صوبہ آندھراپردیش)

بھونیشور : الحمدللہ جماعت احمدیہ بھونیشور میں یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مناسبت سے مورخہ 23/مارچ 2021 کو باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا بعد نماز فجر درس ہوا اور اجتماعی تلاوت قرآن مجید کی گئی۔ بعد نماز مغرب وعشاء مسجد حمد میں زیر صدارت مکرم محمد نورالدین امین صاحب امیر جماعت احمدیہ بھونیشور جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حسن فراز صاحب نے کی، اردو نظم مکرم بشیر احمد صاحب نے پیش کی۔ پہلی تقریر بزبان اڑیہ مکرم مبارک احمد صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ نے ''یوم البیعت اور ہماری ذمہ داریاں'' کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی جاوید احمد صاحب داعی خصوصی نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیدا کردہ انقلاب'' کے عنوان پر کی۔ بعدہ عزیزہ عطیۃ الاسلام نے ایک نظم پیش کی۔ بعدہ تیسری تقریر مکرم مولوی عبدالحلیم خان صاحب نے ''حضرت مسیح موعودؑ کا غیروں کے ساتھ حسن سلوک'' کے موضوع پر کی۔ بعدہ مکرم شیخ عبدالحکیم صاحب سیکرٹری امور عامہ نے ''ظہور امام مہدی علیہ السلام'' کے بارہ میں بزبان اڑیہ تقریر کی۔ بعدہ ایک نظم مکرم مولوی جاوید احمد صاحب داعی خصوصی نے نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ آخری تقریر خاکسار نے ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کے عنوان پر کی۔ آخر میں صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

یوم مسیح موعود کی مناسبت سے خاکسار نے ایک مضمون بعنوان ''امن کا شہزادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام'' 6 اخبارات میں شائع کروایا۔ یہ مضمون بعض احباب میں تبلیغ کا ذریعہ بنا، چنانچہ کچھ ہندوؤں نے کہا کہ ہم تو اب تک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جانتے تھے لیکن آپ کے مضمون سے معلوم ہوا کہ ایک اور بھی نبی حضرت احمد علیہ السلام آئے ہیں۔ جلسہ یوم مسیح موعود کی کارروائی کی رپورٹ بھی 5 اخبارات میں شائع ہوئی۔

(فضل حق خان، مبلغ انچارج بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

وڈگاؤں کاٹی : احمدیہ مسلم جماعت وڈگاؤں کاٹی نے مورخہ 23/مارچ 2021 کو یوم مسیح موعود کا جلسہ منعقد کیا۔ خاکسار نے سورۃ الجمعہ کی تلاوت کی۔ تلاوت کے بعد ایک نظم ہوئی اسکے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ آخر پر دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(قاضی آصف ابن رشید، جماعت احمدیہ وڈگاؤں کاٹی)

دیوُدرگ : مورخہ 23/مارچ 2021 کو جماعت احمدیہ دیودرگ صوبہ کرناٹک میں جلسہ یوم مسیح موعود زیر صدارت مکرم محمد اقبال صاحب صدر جماعت احمدیہ دیودرگ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عبدالمجید استاد صاحب نے کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعدہ مکرم یونس محمد صاحب مبلغ سلسلہ نے خوش الحانی سے ایک نظم پیش کی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم معراج احمد صاحب نے کی اور شرائط بیعت پڑھ کر سنایا۔ دوسری تقریر مکرم سعادت احمد صاحب امیر ضلع رائچور کرناٹک نے کی۔ بعدہ ایک نظم عزیزم سفیان احمد نے خوش الحانی سے سنائی۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم یونس محمد صاحب مبلغ سلسلہ نے کی اور چوتھی اور آخری تقریر خاکسار نے کی۔ خاکسار نے 23/مارچ کے دن کی اہمیت کے بارے میں بتایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقرر کردہ دس شرائط بیعت پر اختصار سے روشنی ڈالی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کا مقصد اور آپ کی پاکیزہ زندگی کے حوالہ سے چند واقعات بھی بتائے۔ خاکسار کی تقریر سے پہلے امیر ضلع رائچور مکرم سعادت احمد مستقیم صاحب نے ایک نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہ صدر اجلاس نے صدارتی خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعدہ تمام حاضرین جلسہ نے کھانا تناول فرمایا۔ (طیب احمد خان، مبلغ انچارج ضلع رائچور، صوبہ کرناٹک)

تمڑپلّی : مورخہ 23 مارچ 2021 کو جماعت احمدیہ تمڑپلّی صوبہ آندھرا میں جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد ہوا۔ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ تمڑپلی نے جلسہ کی صدارت کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد نظم مکرم ولی پاشا صاحب نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم سلیم صاحب ضلع قائد نے کی آپ نے جلسہ کی اہمیت اور غرض وغایت بیان فرمائی۔ بعدہ مکرم محمد بشیر صاحب لوکل قائد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت بیان فرمائی، اسکے بعد ناصرات نے ایک ترانہ پیش کیا۔ آخری تقری خاکسار نے کی، جس میں خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض اور آپ کی اسلامی خدمات پر روشنی ڈالی۔ آخر پر صدر صاحب نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد مظفر پاشا، معلم سلسلہ جماعت احمدیہ تمڑپلّی، ضلع ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

ملم بلی : مورخہ 23/مارچ 2021 کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ ملم بلی میں مکرم فرید احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم اوصاف نے کی جبکہ نظم عزیزہ امتہ الوکیل نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اسکے بعد خاکسار نے یوم مسیح موعود کے عنوان پر تقریر کی۔ اسکے بعد صدر جلسہ نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد مصطفیٰ، معلم سلسلہ جماعت ملم بلی، ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ)

نلاّبلّی : اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 23/مارچ 2021 کو بعد نماز مغرب جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم محمد سرور میاں صاحب صدر جماعت نلاّبلّی نے کی۔ تلاوت عزیزہ طیبہ نے کی، نظم عزیزہ ثمیرا بیگم نے پڑھی۔ پہلی تقریر خاکسار معلم سلسلہ نے کی، دوسری تقریر صدر جلسہ مکرم محمد سرور میاں صاحب نے کی۔ خاکسار نے یوم مسیح موعود کے بارے میں تفصیل سے بتایا اور صدر جلسہ نے نماز کی اہمیت کے بارے میں تقریر کی اور دعا کرا کر جلسہ کا اختتام کیا۔

(بشیر احمد، معلم سلسلہ، جماعت احمدیہ نلاّبلّی، ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ)

سیرہ کنڑہ : مورخہ 23/مارچ 2021 کو جماعت احمدیہ سیرہ کنڑہ میں جلسہ یوم مسیح موعود بعد نماز مغرب وعشاء منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم محمد اکبر صاحب نے کی۔ سب سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت کی گئی جو مکرم محمد یوسف صاحب نے کی، نظم مکرم سید سمیر احمد نے پڑھی۔ خاکسار نے یوم مسیح موعود کے بارے میں تقریر کی، دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد یعقوب پاشاہ، معلم سلسلہ، سیرہ کنڑہ، ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ)

وینکٹاپور : مورخہ 26/مارچ 2021 کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ وینکٹا پور میں جلسہ یوم مسیح موعود منانے کی توفیق ملی۔ مکرم محبوب علی صاحب نائب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم محمد ملا رصاحب نے کی، نظم مکرم محمد عمران صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ تقریر اول مکرم محمد عثمان پاشا صاحب نے کی۔ اس کے بعد ایک نظم مکرم محمد صباح الدین صاحب نے پڑھی۔ دوسری تقریر خاکسار نے کی۔ آخر پر صدر جلسہ نے دعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد نورالدین، معلم سلسلہ وینکٹا پور، ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ)

سنتوش پور: اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 25 مارچ 2021 بروز جمعرات احمدیہ مسلم جماعت سنتوش پور میں بعد نماز مغرب جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوکر بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا، الحمدللہ۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد 23 مارچ یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مناسبت سے مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دو احباب نے اپنے احمدی ہونے کے واقعات بھی بتائے کہ کس طرح اور کن حالات میں اللہ تعالیٰ نے اُن کی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف رہنمائی فرمائی۔

(رشید احمد خان، معلم سلسلہ جماعت احمدیہ سنتوش پور، ضلع 24 پرگنہ، صوبہ بنگال)

بھگوان گولہ : جماعت احمدیہ بھگوان گولہ ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال میں مورخہ 26/مارچ 2021 کو بعد نماز جمعہ مکرم محمد مقدم حسین صاحب صدر جماعت بھگوان گولہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ غلام رسول صاحب معلم سلسلہ بھگوان گولہ نے کی۔ نظم مکرم محمد دلاور حسین صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم سیف الاسلام صاحب جماعت احمدیہ باگ ڈانگا، مکرم ابوطاہر منڈل صاحب مبلغ انچارج برہمپور (مرشدآباد) اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں اور 23 مارچ کی اہمیت پر باری باری تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ آخر پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(محمد ناصر احمد، مبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ بھگوان گولہ، ضلع مرشدآباد، صوبہ بنگال)

کنڈور : مورخہ 26/مارچ 2021 کو بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ کنڈور میں جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت صدر جماعت احمدیہ کنڈور نے کی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار نے تیلگو زبان میں تقریر کی۔ جس میں خاکسار نے یوم مسیح موعود کی اہمیت کے بارے میں روشنی ڈالی۔ آخر میں صدر صاحب نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد مستان، معلم سلسلہ، جماعت احمدیہ کنڈور، ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ)

آمدہ رپورٹ کے مطابق جلسوں میں احباب جماعت نے تمام سرکاری احکامات مثلاً ماسک لگا کر رکھنا اور شوشل ڈسٹنسنگ وغیرہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور ان پر عمل کرتے ہوئے جلسہ کی کارروائی سنی۔

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر10306: مَیں عائشہ صدیقہ زوجہ مکرم امتیاز احمد ظہیر آبادقوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت عمر48 سال پیدائشی احمدی، ساکن نزد مکہ مسجد ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2019وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے: زیورطلائی: دوکنگن 1.5 تولہ، نکلیس 1.5 تولہ، چین 1.75 تولہ، ہار 1 تولہ(تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر:-/21,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/15,000 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل محمد سوداگر الامۃ: عائشہ صدیقہ گواہ: زبیر احمد شخنہ

مسل نمبر10307: مَیں رفیق احمد گلبرگی ولد مکرم محمود احمد گلبرگی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت عمر 43 سال پیدائشی احمدی، ساکن: ہاؤس نمبر 57-8-1 شاپور پیٹ ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2019وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/10,000 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل محمد سوداگر العبد: رفیق احمد گلبرگی گواہ: فرید احمد گلبرگی

مسل نمبر10308: مَیں صائمہ عمیر زوجہ مکرم اسلم احمد گلبرگی صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن: ہاؤس نمبر 95-9-1 کھاری باؤلی ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2019وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے: حق مہر بصورت طلائی زیوارات وزن 1.7 تولہ، طلائی زیورات: 8 انگوٹھیاں، نیکلس، 2 کان کی بالیاں، منگل سوتر، چین (کل وزن 5 تولہ) تمام زیورات 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل محمد سوداگر الامۃ: صائمہ عمیر گواہ: وسیم احمد گلبرگی

مسل نمبر10309: مَیں سفیر الدین چنہ کھار ولد مکرم محمود حسین چنہ کھار صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ تجارت عمر25 سال پیدائشی احمدی، ساکن: محلہ مسلم پورہ ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ 26/جون 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار-/3000 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل محمد سوداگر العبد: سفیر الدین چنہ کھار گواہ: بلال احمد گلبرگی

مسل نمبر10310: مَیں کلیم الدین پٹیل ولد مکرم مسیح الدین پٹیل صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت عمر26 سال پیدائشی احمدی، ساکن: پٹیل واڑی (ہاؤس نمبر 88-7-2) ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ 15/مارچ 2020وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/10,000 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل محمد سوداگر العبد: کلیم الدین پٹیل گواہ: محمد رستم احمدی

مسل نمبر10311: مَیں ارشاد احمد ٹھوکر ولد مکرم عبد الحفیظ ٹھوکر صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت عمر46 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور تحصیل دمحال ہانجی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ 1/مئی 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/7300 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید عبد الشکور العبد: ارشاد احمد ٹھوکر گواہ: بلال احمد ڈار

مسل نمبر10312: مَیں زاہدہ رعنا زوجہ مکرم منیر احمد وانی صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت عمر51 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 31، فیض آباد کالونی نایک باغ نوگام ضلع سرینگر صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ 18/اپریل 2021وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے: زمین 9 مرلہ بمقام ارم لین بڈشاہ نگرنٹی پورہ سرینگر، زمین 11 مرلہ بمقام ترکھانا والہ محلہ قادیان، زمین 30 مرلہ بمقام ننگل باغبانہ قادیان (نصف حصہ)، دومنزلہ مکان 4 مرلہ زمین پر مشتمل بمقام ننگل باغبانہ قادیان (نصف حصہ)، حق مہر-/50,000 روپئے وصول شد، زیور طلائی: 200 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 70 گرام۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/60,000 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خورشید احمد وانی الامۃ: زاہدہ رعنا گواہ: ڈاکٹر ممتاز الدین وانی

مسل نمبر10313: مَیں تابش منیر وانی ولد مکرم منیر احمد وانی صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر20 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 31، فیض آباد کالونی نایک باغ نوگام ضلع سرینگر صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ 18/اپریل 2021وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خورشید احمد وانی العبد: تابش منیر وانی گواہ: ڈاکٹر ممتاز الدین وانی

مسل نمبر10314: مَیں حسیب ثاقب وانی ولد مکرم منیر احمد وانی صاحب، قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر22 سال پیدائشی احمدی، ہاؤس نمبر 31، فیض آباد کالونی نایک باغ نوگام ضلع سرینگر صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ 18/اپریل 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خورشید احمد وانی العبد: حسیب ثاقب وانی گواہ: ڈاکٹر ممتاز الدین وانی

مسل نمبر10315: مَیں منیر احمد وانی ولد مکرم شمس الدین وانی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت عمر51 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 31، فیض آباد کالونی نایک باغ نوگام ضلع سرینگر صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ 18/اپریل 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے: ترکہ پورہ بانڈی پورہ کشمیر میں 10 کنال وراثتی زمین مع مکان میں خاکسار کا حصہ 3 کنال زمین، فیض آباد کالونی نایک باغ نوگام سرینگر میں 10 مرلہ زمین مع مکان، زمین 30 مرلہ بمقام ننگل باغبانہ قادیان (نصف حصہ)، دومنزلہ مکان 4 مرلہ زمین پر مشتمل بمقام ننگل باغبانہ قادیان (نصف حصہ)۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/69,180 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خورشید احمد وانی العبد: منیر احمد وانی گواہ: ڈاکٹر ممتاز الدین وانی

مسل نمبر10316: مَیں محمد حکیم پاشاہ ولد مکرم محمد رجب علی صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت عمر 37 سال تاریخ بیعت 2005، ساکن روی نگر ڈاکخانہ پیداپور ضلع جئے شنکر صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ 7/نومبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/15,000 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حافظ محمد شریف العبد: محمد حکیم پاشاہ گواہ: یعقوب ولد محمد راج محمد

مسل نمبر10317: مَیں عطیہ نور زوجہ ناظم الدین ملّا صاحب، قوم احمدی مسلمان، پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: اَبھے پوری ضلع بونگائی گاؤں، مستقل پتا: گاؤں نارارویٹا، تھانہ میرر چار ضلع بونگائی گاؤں صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر اکراہ آج بتاریخ 23/مئی 2021وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے: زیور نقرئی: 46.4 گرام، زیور طلائی: 8 گرام، حق مہر-/72,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپئے ہے۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناظم الدین الامۃ: عطیہ نور گواہ: عبد الاول مُلّا

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 70 Thursday 17 - June - 2021 Issue. 24

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.800/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ جو شخص حضرت سیدنا محمد مصطفی ﷺ کی نسبت یہ کلمہ منہ پر لائیگا کہ وہ مر گئے ہیں تو میں اس کو قتل کردوں گا

خدا تعالیٰ ہزارہا نیک اجر حضرت ابوبکر کو بخشے کہ جلد تر انہوں نے اس فتنہ کو فرو کیا اور نص صریح کو پیش کر کے بتلا دیا کہ گزشتہ تمام نبی مر گئے ہیں

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور دوسرے خلیفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 ؍جون 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے صلح حدیبیہ کا بھی ذکر ہوا تھا۔ قریش نے جب صلح حدیبیہ کی شرائط کی خلاف ورزی کی تو ابوسفیان مدینہ میں آیا اور صلح حدیبیہ کے معاہدہ کی تجدید چاہی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا لیکن آپ نے اسکی کسی بات کا جواب نہیں دیا۔ پھر وہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر حضرت عمر کے پاس آیا اور ان سے بات کی حضرت عمر نے ابوسفیان کو جواب دیا کہ کیا میں رسول اللہ کے پاس تیری سفارش کروں۔ خدا کی قسم اگر میرے پاس ایک تنکا بھی ہو تب بھی اسکے ساتھ تم لوگوں سے جنگ کروں گا۔

فتح مکہ کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس ؓ کے ساتھ ابوسفیان کو دیکھا تو کہا ابوسفیان اللہ کا دشمن۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے بغیر کسی عہد و پیمان کے تجھ پر غلبہ عطا فرمایا ہے۔ پھر حضرت عباس ابوسفیان کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عمر بھی آپ ؐ کے پاس داخل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن ماردوں۔ حضرت عباس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اس کو پناہ دی ہے۔

شعبان 7 ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب کو ایک سریہ میں تیس آدمیوں کے ساتھ تربہ میں قبیلہ ہوازن کی ایک شاخ کی طرف روانہ فرمایا۔ جب آنحضرت ﷺ خیبر میں تشریف فرما ہوئے تو اس موقع پر پہلے آپ نے حضرت ابوبکر کو اپنا پرچم عطا فرمایا پھر وہی پرچم حضرت عمر کو عطا فرمایا اس روز شدید لڑائی ہوئی تاہم مسلمان قلعہ فتح نہ کر سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا چنانچہ اگلے روز وہ پرچم آنحضرت ﷺ نے حضرت علی کو عطا فرمایا جن کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔

حضرت عمر کو جب معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جزیرہ عرب میں دو دین اکٹھے نہ رہیں گے تو حضرت عمر نے اسکی تحقیق کی اور جب یہ بات ثابت ہو گئی تب انہوں نے خیبر کے یہود کو لکھا کہ اللہ عزوجل نے تمہاری جلاوطنی کے بارے میں حکم دیا ہے۔ پس یہود میں سے جس کے پاس رسول اللہ ﷺ کا کوئی عہد ہے تو وہ اسے لے کر میرے پاس آئے تاکہ میں اس کیلئے اسے نافذ کر دوں اور جس کے پاس رسول اللہ ﷺ کا کوئی عہد نہیں وہ جلاوطنی کیلئے تیاری کر لے۔ پھر حضرت عمر نے لوگوں سے خطاب فرمایا کہ اے لوگو رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے اس شرط پر معاملہ کیا تھا کہ جب ہم چاہیں گے ان کو نکال دیں گے۔ پس جس کا خیبر میں کوئی مال ہے تو وہ اسے سنبھال لے کیونکہ میں یہود کو نکالنے والا ہوں اور آپ نے انہیں نکال دیا۔

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ جب ہم حنین سے لوٹے تو حضرت عمر نے نبی کریم ﷺ سے ایک نذر کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے جاہلیت میں مانی ہوئی تھی یعنی اعتکاف بیٹھنے کی۔ نبی کریم ﷺ نے وہ نذر پوری کرنے کا ارشاد فرمایا کہ چاہے وہ جاہلیت کے زمانے کی تھی اسے پورا کرو۔

غزوہ تبوک کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے چندے کی خاص تحریک ہوئی اسکے متعلق حضرت عمر اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ اس وقت میرے پاس مال تھا میں نے کہا اگر میں کسی دن حضرت ابوبکر سے سبقت لے جا سکا تو آج لے جاؤں گا تو میں اپنا نصف مال لایا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے اہل کیلئے کیا باقی چھوڑ آئے ہو۔ میں نے کہا اتنا ہی جتنا لے کے آیا ہوں۔ اور حضرت ابوبکر سب کچھ جو ان کے پاس تھا لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے بھی پوچھا اپنے اہل کیلئے کیا چھوڑ آئے ہو تو انہوں نے کہا میں ان کیلئے اللہ اور اسکا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر کہتے ہیں میں نے سوچا کہ میں حضرت ابوبکر سے کسی چیز میں بھی سبقت نہیں لے جا سکوں گا۔

جب نبی ﷺ پر آپ کی بیماری نے سخت حملہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس کوئی لکھنے کا سامان لاؤ تا میں تمہیں ایک ایسی تحریر لکھ دوں کہ جس کے بعد تم گمراہ نہیں ہوگے۔ حضرت عمر نے کہا نبی ﷺ پر بیماری نے غلبہ کیا ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب ہے یعنی قرآن کریم ہے جو ہمارے لئے کافی ہے اس لئے آنحضرت ﷺ کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر سن کر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے۔ اللہ آپ کو ضرور ضرور اٹھائے گا تا آپ ؐ منافقین کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیں۔ اتنے میں حضرت ابوبکر آ گئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا۔ آپ کو بوسہ دیا کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی میں بھی اور موت کے وقت بھی پاک وصاف ہیں۔ اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ آپ کو کبھی دو موتیں نہیں چکھائے گا یہ کہہ کر حضرت ابوبکر باہر لوگوں کے پاس گئے اور آپ ؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور کہا کہ اَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ کہ دیکھو جو محمد ﷺ کو پوجتا تھا سن لے کہ محمد ﷺ تو یقیناً فوت ہو گئے ہیں اور جو اللہ کو پوجتا تھا تو اسے یاد رہے کہ اللہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اور حضرت ابوبکر نے یہ آیت پڑھی۔ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ کہ تم بھی مرنے والے ہو اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاْئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ کہ محمد صرف اللہ کے رسول ہیں آپ سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں تو پھر کیا اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل کئے جائیں تو تم اپنی ایڑھیوں کے بل پھر جاؤ گے اور جو کوئی اپنی ایڑھیوں کے بل پھر جائے تو وہ اللہ کو ہرگز نقصان نہ پہنچا سکے گا اور عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو بدلہ دے گا۔ سلیمان کہتے تھے یہ سن کر لوگ اتنے روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ایسا معلوم ہوا کہ گویا لوگ اس وقت تک کہ حضرت ابوبکر نے وہ آیت پڑھی جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ نے یہ آیت بھی نازل کی تھی گویا تمام لوگوں نے ان سے یہ آیت سیکھی پھر لوگوں میں سے جس آدمی کو بھی میں نے سنا یہی آیت پڑھ رہا تھا۔ زہری کہتے تھے سعید بن مسیب نے مجھے بتایا کہ حضرت عمر نے کہا اللہ کی قسم جونہی کہ میں نے ابوبکر کو یہ آیت پڑھتے سنا میں اس قدر گھبرایا کہ دہشت کے مارے میرے پاؤں مجھے سنبھال نہ سکے اور میں زمین پر گر گیا۔ جب میں نے حضرت ابوبکر کو یہ آیت پڑھتے سنا میں نے جان لیا کہ نبی ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ جو شخص حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ کلمہ منہ پر لائے گا کہ وہ مر گئے ہیں تو میں اس کو اپنی اسی تلوار سے اس کو قتل کردوں گا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر کو اپنے کسی خیال کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کی زندگی پر بہت غلو ہو گیا تھا اور وہ اس کلمہ کو کہ آنحضرت ﷺ فوت ہو گئے کلمہ کفر اور ارتداد سمجھتے تھے۔ خدا تعالیٰ ہزارہا نیک اجر حضرت ابوبکر کو بخشے کہ جلد تر انہوں نے اس فتنہ کو فرو کیا اور نص صریح کو پیش کر کے بتلا دیا کہ گزشتہ تمام نبی مر گئے ہیں۔

حضور انور نے اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد اقتباسات پیش کرنے کے بعد فرمایا: بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے مختلف جگہوں پر تاکہ وہ لوگ جو حضرت عیسیٰ کو زندہ آسمان پر بیٹھا تصور کرتے ہیں ان کے دماغ سے یہ خیال نکالا جائے کہ کوئی بشر بھی زندہ آسمان پر نہیں گیا اور نہ جا سکتا ہے اور اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی وفات پا چکے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد انصار بنی ساعدہ کے گھر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح ان کے پاس گئے۔ حضرت عمر بولنے لگے تو حضرت ابوبکر نے انہیں خاموش کیا۔ حضرت عمر کہتے تھے کہ اللہ کی قسم میں نے جو بولنا چاہا تھا اس لئے کہ میں نے ایسی تقریر تیار کی تھی جو مجھے بہت پسند آتی تھی مجھے ڈر تھا کہ حضرت ابوبکر ویسا نہیں بول سکیں گے پھر اس کے بعد حضرت ابوبکر نے تقریر کی اور ایسی تقریر کی جو بلاغت میں تمام لوگوں کی تقریروں سے بڑھ کر تھی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم امیر ہیں اور تم وزیر ہو۔ حباب بن منذر نے یہ سن کر کہا ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم ہرگز نہیں بخدا ہم ایسا نہیں کریں گے ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر آپ میں سے۔ حضرت ابوبکر نے کہا نہیں یہ قریش لوگ بلحاظ نسب تمام عربوں سے اعلیٰ ہیں اور بلحاظ حسب وہ قدیمی عرب ہیں اس لئے عمر یا ابوعبیدہ کی بیعت کرو۔ حضرت عمر نے کہا نہیں بلکہ ہم حضرت ابوبکر کی بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہمارے سردار ہیں اور ہم میں سے بہتر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو ہم میں سے زیادہ پیارے ہیں۔ یہ کہہ کر حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بیعت کی اور دوسرے لوگوں نے بھی ان سے بیعت کی۔

حضرت اسامہ بن زید کے لشکر کی روانگی کے وقت حضرت ابوبکر نے حضرت اسامہ سے فرمایا اگر تم مناسب سمجھو تو عمر کے ذریعہ میری مدد کرو یعنی حضرت اسامہ سے عمر کو اپنے پاس روکنے کی اجازت چاہی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اس لشکر میں شامل فرمایا تھا تو حضرت اسامہ نے آپ کو اس کی اجازت دے دی۔

حضرت ابوبکر کے دور میں جنگ یمامہ میں ستر حفاظ قرآن شہید ہوئے تو آپ ؓ نے حضرت زید بن ثابت انصاری کو بلا بھیجا اور اس وقت ان کے پاس حضرت عمر تھے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا عمر میرے پاس آئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ یمامہ کی جنگ میں لوگ بہت شہید ہو گئے ہیں اور مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں اور لڑائیوں میں بھی قاری نہ مارے جائیں اور اس طرح قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہو جائے گا۔ سوائے اس کے کہ تم قرآن کو ایک جگہ جمع کر دو اور میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کو ایک جگہ جمع کریں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا میں نے عمر سے کہا کہ میں ایسی بات کیسے کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی۔ عمر نے کہا اللہ کی قسم آپ کا یہ کام اچھا ہے۔ عمر مجھے بار بار یہی کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے اس کے لئے میرا سینہ کھول دیا اور اب میں بھی وہی مناسب سمجھتا ہوں جو عمر نے مناسب سمجھا۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: ابھی یہ ذکر چل رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ذکر ہوگا۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad